ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ
نومبر 2019ء

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جشنِ ولادت مبارک ہو

اے عاشقانِ رسول! خوب علمِ دین حاصل کیجئے کہ بہت سارے گناہ معلومات کی کمی کے باعث ہوتے ہیں۔

معاشرتی اِصلاح کے لئے سیرتِ رسول کا مطالعہ کیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

کسی بھی معاشرے (Society) کو پُر امن بنانے اور اس میں سنتوں کی بہار لانے کے لئے اس کے افراد کی درست تربیت (Training) بے حد ضروری ہے کیونکہ فرد سے معاشرہ بنتا ہے۔ جس معاشرے میں فرد کی تربیت صحیح انداز سے نہ ہو تو اس کے مجموعے سے تشکیل پانے والا معاشرہ بھی خستہ حالی کا شکار رہتا ہے۔ اگر ہم اپنے اردگرد کا ماحول اسلامی اقدار کے مطابق بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دیگر لوگوں کی تربیت بھی کرنی ہوگی۔ اگر تربیت کی اس اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت برتتے رہے تو معاشرے کا بگاڑ بڑھتا چلا جائے گا جس کا کسی حد تک مشاہدہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

تربیتِ مصطفےٰ: ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی وقتاً فوقتاً تربیت فرماتے رہتے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لوگوں کے مزاج و عادات اور نفسیات کی شناخت میں کمال حاصل تھا۔ ہر ایک سے اس کے مرتبے کے لائق سلوک فرماتے اور اس طریقے سے سامنے والے کی تربیت فرماتے کہ بات اس کے دل میں اُتر جاتی۔ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو ان کی وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ میں دوزخ کا انگارا لینا چاہتا ہے؟ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس تربیت کا اُن صحابی رضی اللہ عنہ پر ایسا اثر ہوا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لے جانے کے بعد ان سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی لے لو اس سے کوئی اور نفع اٹھالو، لیکن انہوں نے کہا: نہیں! خدا کی قسم! جس انگوٹھی کو اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھینک دیا میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔ (مسلم، ص891، حدیث:2090)

فرمانِ رسول پر عمل کا جذبہ: پیارے اسلامی بھائیو! اگر وہ صحابیِ رسول چاہتے تو انگوٹھی فروخت کرکے اس کی قیمت سے فائدہ اٹھالیتے یا کسی کو تحفے میں دے دیتے یا پھر اُسے دے دیتے جس کے لئے اسے پہننا جائز ہے

بقیہ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ربیع الاول ۱۴۴۱ھ | جلد: 3
نومبر 2019ء | شمارہ: 12

[illegible] امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

[illegible] امام احمد رضا خان

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:

سادہ: 480 رنگین: 720

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

OnlySms / Whatsapp: +923131139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp: +923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

https://www.dawateislami.net/magazine

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:

یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

مجھ پر دُرُودشریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔

(فردوس الاخبار، 1/422، حدیث: 3149)

مُناجات

اللہ عطا ہو مجھے دیدارِ مدینہ
ہوجاؤں میں پھر حاضرِ دربارِ مدینہ

آنکھیں مِری محروم ہیں مدّت سے الٰہی
عرصہ ہوا دیکھا نہیں گلزارِ مدینہ

پھر دیکھ لوں صحرائے مدینہ کی بہاریں
پھر پیشِ نظر کاش! ہو کُہسارِ مدینہ

پھر گنبدِ خضرا کے نظارے ہوں مُیسّر
اللہ دِکھا دے مجھے انوارِ مدینہ

رِحلت کی گھڑی ہے مِرے اللہ دِکھا دے
صِرف ایک جھلک جلوۂ سرکارِ مدینہ

اللہ مجھے بخش، نہ ہو حشر میں پُرسِش
کر لطف و کرم از پئے سرکارِ مدینہ

یارب دلِ عطّاؔر پہ چھائی ہے اُداسی
کر شاد دِکھا کر کے گلزارِ مدینہ

وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص360
از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

نعت

وہ سرکارِ عالی وقار آرہا ہے
شہنشاہِ ذی اقتدار آرہا ہے

جو باعث ہے تخلیقِ ارض و سَما کا
وہ محبوبِ پروردگار آرہا ہے

ہے جس کی اِطاعت خدا کی اِطاعت
وہ آقائے بااختیار آرہا ہے

لباسِ بَشر میں وہ نورِ مُجسّم
بصد شانِ عزّ و وقار آرہا ہے

زمین و فلک جس کے زیرِ نگیں ہیں
خدائی کا وہ تاج دار آرہا ہے

چمکنے لگے ہیں یتیموں کے چہرے
یتیمی کا اِک غم گُسار آرہا ہے

صلاۃ و سلام اُس کی خدمت میں بُرہاںؔ
جو محبوبِ پروردگار آرہا ہے

جذباتِ بُرہان، ص111
از خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا بُرہانُ الحق جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ

سورۂ کوثر اور شانِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی محمد قاسم عطاری*

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْؕ(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳)﴾ (پ30، الکوثر:1تا3)

ترجمہ: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کسی شہزادے کے انتقال پر ابولہب، عقبہ بن معیط، عاص بن وائل وغیرہا کفار دل آزار جملے کہنے لگے، کسی نے کہا: محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جڑ کٹ گئی۔ کسی نے کہا کہ محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بات نہ کرو وہ تو ایسا آدمی ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے، اس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے، جب فوت ہو گا تو اس کا نام مٹ جائے گا۔ ان کفار کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تسلی کے لئے یہ سورت نازل فرمائی کہ اے حبیب! ان لوگوں کی باتوں پر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ ہمارے فضل و کرم پر نظر رکھیں کہ ہم نے تمہیں بے شمار خوبیوں اور نعمتوں سے نوازا ہے لہٰذا تم ان کے شکرانے میں نماز پڑھو اور قربانی کرو اور جہاں تک تمہارے دشمنوں کا تعلق ہے تو ان ہی کی جڑ کٹی ہوئی ہے اور بھی ہر خیر سے محروم ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ رہتی دنیا تک رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے والا ہر شخص خیر سے محروم اور اس آیت کے تحت داخل ہے۔

یہ سورت نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ خداوندی میں عظمت و وجاہت اور اللہ ربُّ العزت کی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کی بہت پیاری دلیل ہے کیونکہ کفار نے جب آپ کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سے خود جواب دیا کہ تمہارا دشمن ہی ابتر (خیر سے محروم) ہے اور یہ محبت کی علامت ہوتی ہے کہ اگر کوئی محبوب پر اعتراض کرے تو محب اس کا جواب دیتا ہے۔ یہ انداز قرآن مجید میں دیگر کئی جگہوں پر بھی ہے، مثلاً: جب ولید بن مغیرہ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیوانہ، مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے ولید کی مذمت میں اس کی نو (9) خامیاں بیان کیں اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرمایا کہ تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو۔ (پ29، القلم:2) اسی طرح ابولہب نے ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت میں پوری سورت اتاری اور فرمایا: ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں اور وہ ہلاک ہو ہی گیا۔ (پ30، اللھب:1)

آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کوثر یعنی بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ کوثر کا لفظ کثرت سے نکلا ہے اور مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے: بہت ہی زیادہ، بے انتہا کثرت، کسی چیز کا اتنا کثیر ہونا کہ لوگ اندازہ نہ لگا سکیں، وہ کثرت تعداد میں ہو یا مقدار و مرتبہ و معیار میں یا کسی اور اعتبار سے۔ گویا یہ فرمایا جا رہا ہے کہ تمہارے دشمن تو یہ سمجھ رہے ہیں کہ تمہارے پاس کچھ نہیں حتی کہ بیٹا بھی فوت ہو گیا مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں اتنا دیا ہے جس کا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔

لفظِ کوثر میں بہت کچھ داخل ہے۔ ایک قوی قول یہ ہے کہ کوثر سے مراد جنت کی ایک نہر ہے چنانچہ ابوداؤد میں ہے کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی آنکھ لگ گئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر

* دارالافتاء اہلِ سنت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

اٹھایا اور فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے سورۂ کوثر آخر تک پڑھی اور فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، 4/313، حدیث:4747ملتقطاً) ایک حدیث میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں جنت میں چلا جا رہا تھا تو اچانک ایک نہر آگئی جس کے کنارے کھوکھلے موتیوں کے قبے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ پھر دیکھا تو اس کی خوشبو یا مٹی مہکنے والی کستوری کی طرح تھی۔ (بخاری، 4/268، حدیث:6581) کوثر کے متعلق دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد حوضِ کوثر ہے چنانچہ حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، اچانک آپ کو اونگھ آگئی پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سرِ اقدس بلند کیا اور فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر آپ نے سورۂ کوثر تلاوت کی اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا: یہ وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس میں خیرِ کثیر ہے اور یہ وہ حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت پینے کے لئے آئے گی۔

(مسلم، ص169، حدیث:894)

نہرِ کوثر جنت میں ہے اور حوضِ کوثر محشر کے میدان میں ہوگا، اس میں بھی جنت کے دو پرنالوں سے پانی گر رہا ہوگا۔ گویا حوض کی اصل بھی جنت والی نہرِ کوثر ہے۔ (فتح الباری، 12/398، تحت:1) حوضِ کوثر کی شان میں مسلم شریف کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے برتن تاریک رات میں صاف روشن آسمان پر چمکنے والے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔ جو اس سے آبِ کوثر پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے، جتنا عمان سے ایلہ تک فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ (مسلم، ص969، حدیث:5989)

نہرِ کوثر اور حوضِ کوثر بظاہر دو قول ہیں لیکن حقیقت میں یہ سب ایک ہی قول کا حصہ ہیں اور وہ ہے "خیرِ کثیر" چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا قول ہے کہ کوثر سے مراد وہ خیر ہے جو اللہ نے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عطا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا کہ لوگ تو کہتے ہیں: وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ اس پر آپ نے جواب دیا کہ جنت میں جو نہر ہے وہ بھی اس خیر میں شامل ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی۔ (بخاری، 3/390، حدیث:4966)

مجموعی طور پر "کوثر" کی تفسیر میں تقریباً 30 اقوال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بے انتہا خیر عطا کی گئی جس میں سب چیزیں داخل ہیں مثلاً "خیرِ کثیر" میں قرآنِ مجید بھی یقیناً داخل ہے کہ اس سے عظیم خیر اور کیا ہوگی؟ یونہی نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اعلیٰ درجے کی حکمت بلکہ حکمتوں کے خزانے عطا کئے گئے اور حکمت کو خود قرآن نے خیرِ کثیر فرمایا ہے (پ3، البقرۃ:269) یونہی جوامعُ الکلم یعنی کثیر معانی کو چند لفظوں میں سمونے کی صلاحیت عطا کی گئی۔

الغرض فرمایا گیا کہ اے حبیب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں، تمہیں قرآن، نبوت، رسالت، اسلام، آسان شرعی احکام، حکمت، علم، معرفت اور نورِ قلب سے مشرف کیا۔ تمہارے پاکیزہ کردار کو عبادت و ریاضت اور اخلاقِ حسنہ، خصائلِ حمیدہ، شمائلِ جمیلہ سے آراستہ کیا۔ تمہیں کثیر معجزات، شفاعت، مقامِ محمود، حوضِ کوثر، نہرِ جنت اور ساری جنت عطا کی۔ تمہیں صحابۂ کرام کی پاکیزہ جماعت، امت کی کثرت، دین کا غلبہ، دشمنوں پر رعب اور فتوحات سے نوازا۔ تمہارا نسب عالی کیا اور تمہیں حسنِ ظاہر و باطن میں کامل بنایا۔ شرق و غرب، زمین و آسمان، دنیا و آخرت ہر جگہ ذکرِ حسن، تعریف و تحسین اور ثنائے جمیل کی صورت میں تمہیں رفعتِ ذکر عطا کی۔

ان تمام نعمتوں کے شکرانے میں تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ تمہیں اَبْتَر کہنے والا دشمن ہی خیر سے محروم ہے جبکہ تم تو بے انتہا خیر سے مالا مال ہو۔ سُبْحٰنَ اللہ! کس خوبصورت انداز میں رَبُّ الْعٰلَمِین نے شانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بیان فرمائی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی کو اپنے شعر میں یوں بیان فرماتے ہیں:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسولُ اللہ کی

حدیث شریف اور اس کی شرح

ایمانِ کامل کی نشانی

محمد حمزہ عطاری مدنی*

رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، 1/17، حدیث:15)

علامہ شمسُ الدّین سَفیری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 956ھ) شرح بخاری میں اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کا ایمان کامل نہیں یہاں تک کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے نزدیک اپنی اولاد اور والدین سے زیادہ محبوب نہ ہوں تو جسے حضور پُرنور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام والدین اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہوں وہ ناقص ایمان والا ہے۔ جبکہ علامہ ابنِ بَطّال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُمّتی پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حق اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ ہے، اس لئے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں دوزخ سے بچایا اور گمراہی سے ہدایت بخشی۔ (شرح بخاری سفیری، 1/405)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبّت کے بارے میں قراٰنِ پاک میں کس درجہ تاکید ہے، ملاحظہ فرمائیں، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اﰳقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠﴾

تَرجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (پ10، التوبۃ:24)

محبّت کے مختلف درجات: امام شہابُ الدّین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محبّت کی انتہا یہ ہے کہ بندہ محبوب کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دے۔ (ارشاد الساری، 1/164، تحت الحدیث:14)

حضرت ابو عبدُاللہ قُرَشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حقیقی محبت یہ ہوتی ہے کہ مُحِب اپنا سب کچھ محبوب کو پیش کر دے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھے۔

* استاذ دورۃ الحدیث جامعۃ المدینہ اوکاڑہ

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَحَبَّت کو اس لئے محبت کہتے ہیں کہ یہ محبوب کے علاوہ دل سے ہر چیز کو مٹا دیتی ہے۔

(رسالہ قشیریہ، ص351)

بخاری شریف کی ذِکْر کردہ حدیث پاک میں والد، اولاد اور تمام لوگوں کا ذکر ہے، مگر اس میں بندے کی اپنی ذات بھی شامل ہے، لہٰذا اس حدیث سے مراد یہ نہیں کہ والد اور اولاد سے بڑھ کر تو محبت کرے لیکن اپنی ذات کو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ محبوب سمجھے، اگر ایسا ہوگا تو بھی ایمان اپنے کمال کو نہ پہنچا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں سوائے اپنی جان کے آپ سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کرتا ہوں۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے عمر! جب تک میں تجھے تجھ سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (تب تک ایمان کامل نہیں ہوگا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حُضور آپ مجھے مجھ سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے ہیں۔ فرمایا: اے عمر! اب (تیرا ایمان کامل ہو گیا)۔

(بخاری، 4/283، حدیث:6632، عمدۃ القاری، 1/222، تحت الحدیث:14)

مَحَبَّت کا تقاضا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی مبارک سنّت کو اپنایا جائے، آپ کے دین کی مدد کی جائے، آپ کے اقوال و افعال کی اِتّباع کی جائے، جن باتوں کا حکم دیا ان کو بقصدِ شوق بجالایا جائے اور جن باتوں سے منع فرمایا ان سے باز رہا جائے۔

مَحَبَّت کرنے والوں کے تذکرے: 1 حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ ایک دن حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان کا رنگ مُتَغَیَّر (یعنی بدلا ہوا) تھا اور رنج و ملال ان کے چہرے سے نُمایاں تھا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پریشانی کا سبب پوچھا۔ عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے دَرد ہے نہ بیماری مگر جس وقت آپ کو نہیں دیکھتا بے تاب ہو جاتا ہوں، قیامت کے دن اگر جنّت میں بھی جاؤں گا تو (اپنے اعمال کے مطابق مقام و مرتبہ پاؤں گا،) آپ تو انبیاء کرام علیہم السَّلام کے ساتھ اعلیٰ مقام پر ہوں گے، حُضور میں وہاں کس طرح پہنچوں گا اور آپ کی زیارت کیسے کروں گا؟ ان کی تسلی کے لئے قراٰن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ-وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا﴾

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(تفسیر بغوی، پ5، النسآء، تحت الآیۃ:69، 1/358 ملخصاً)

2 امام سُفیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: مجھے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبر کی زیارت کرا دیجئے، اُسے قبر شریف دکھائی تو وہ عورت اس قدر بے تاب ہوئی کہ روتے روتے (اس کا) انتقال ہو گیا۔ (شرح بخاری للسفیری، 1/408)

3 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت اَیُّوب سَخْتِیانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب وہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک ذِکر سنتے تو اس قدر روتے کہ مجھے ان پر رحم آجاتا۔

4 امام ابنِ شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کیا جاتا تو آپ ایسے ہو جاتے گویا کہ نہ ہم ان کو جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتے ہیں۔

5 حضرت عامر بن عبدُاللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہم کے پاس جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکر کیا جاتا تو وہ اس قدر روتے کہ آنکھوں میں آنسو باقی نہ رہتے۔

6 حضرت صَفْوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر ہوتا تو رو پڑتے اور اتنی دیر تک روتے رہتے کہ لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے جاتے۔ (الشفاء، 2/41تا43 ملتقطاً)

مَحبّتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُصول کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہے کہ جس سے منسلک ہونے والے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جام بھر بھر کر پیا کرتے ہیں۔

سرشار مجھے کردے اِک جامِ لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

اللہ کریم اپنے محبوب کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں جینا اور مرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
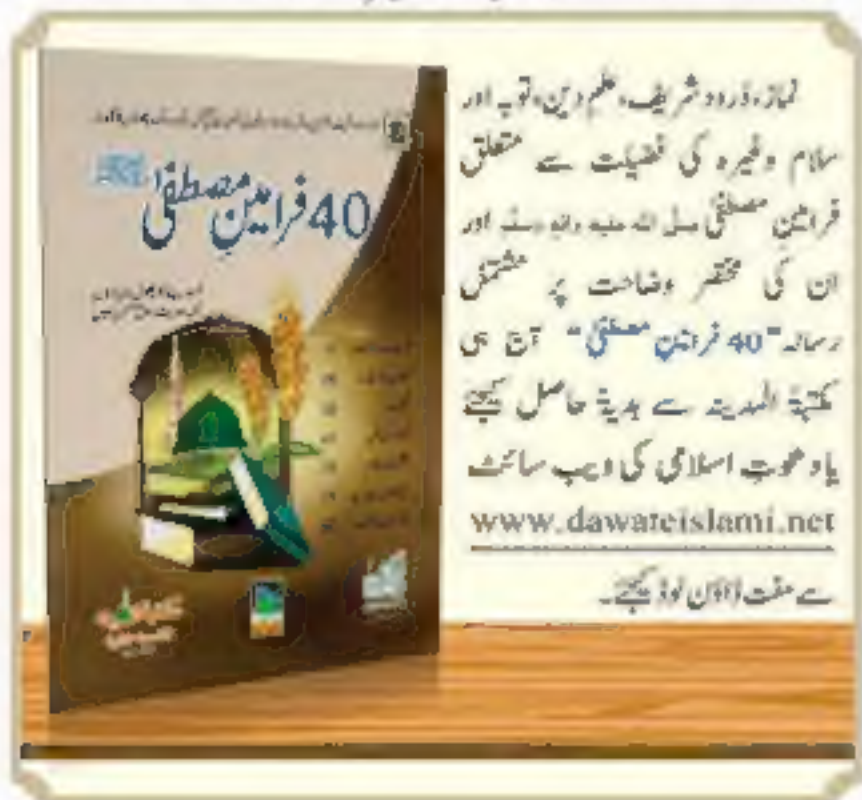
جشنِ ولادت اور بزرگانِ دین

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

صدیوں پہلے کائنات میں ایک ایسا بے مثال پھول کھلا کہ جس کی پاکیزہ خوشبو نے زمانے میں پھیلی کفر و شرک اور ظلم و زیادتی کی بدبو کو ایمان و اسلام اور اَمن و سلامتی سے تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ اس گُل کی خوشبو صدیاں گزرنے سے کم نہیں بلکہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی، وہ بے مثال گُل سیدہ آمنہ کے پھول، والدِ سیدہ بتول یعنی ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عُلَما و صُلَحا اور مُحدِّثین و مُفسِّرین آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ولادت کے وقت اور مہینے کی عظمت و رِفعت کا خطبہ مختلف انداز میں پڑھتے آئے ہیں جیسا کہ تقریباً750 سال پہلے کے امام حضرت علّامہ زَکَرِیا بن محمد بن محمود قزوینی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 682ھ) فرماتے ہیں: هُوَ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَتَحَ اللهُ فِيهِ اَبْوَابَ الْخَيْرَاتِ وَاَبْوَابَ السَّعَادَاتِ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ بِوُجُوْدِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالثَّانِيْ عَشَرَ مِنْهُ مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم یعنی (ربیعُ الاول) وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے سیّدُ الْمُرسَلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وجودِ مسعود کے صدقے سارے جہان والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت ہوئی۔ (عجائب المخلوقات، ص70)

کیسی شان والی ہے وہ گھڑی جس میں رسولِ خدا، بے سہاروں کے آسرا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور اس ساعت کو قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے دُعا کی قبولیت کا وقت بنا دیا جیسا کہ حضرت سیّدُنا شیخ عبدُالعزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس مبارک گھڑی میں حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا میں تشریف لائے وہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ اس ساعت کی مقبولیت کا وصف قیامت تک رہے گا۔ اس گھڑی میں رُوئے زمین کے غوث و قُطب اور دیگر اولیائے کِرام غارِ حرا کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ جس کی دُعا اُن (اولیائے کرام) کی دُعا کے موافق ہو جائے اللہ پاک اُس کی دعا کو قبول فرماتا اور اس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ حضرت شیخ عبدُالعزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدوں کو اس مبارک وقت میں قیام کی ترغیب ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

(الابریز، 1/311 ملخصاً)

اسی لئے عاشقانِ رسول اس رات کو عبادات و نوافل اور ذِکر و اَذکار میں گزارتے اور صبحِ صادق کے وقت دُعا کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ مکان بڑی برکتوں کا خزینہ ہے کہ جہاں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا میں جلوہ گر ہوئے، اسی لئے عُلَما و مُحدِّثین یہاں حاضری دیتے اور برکات پاتے ہیں جیسا

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

کہ تقریباً 826 سال پہلے کے بزرگ حضرت علامہ ابوالحسین محمد بن احمد جُبیر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:614ھ) اس مکانِ اقدس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ مقدس جگہ جہاں ایک ایسی سعادت والی بابرکت گھڑی میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت ہوئی جنہیں اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنادیا، اس بابرکت جگہ پر چاندی چڑھائی گئی (یہ جگہ یوں تھی ہے) جیسے پانی کا چھوٹا سا حوض ہو جس کی سطح چاندی کی ہو۔ اس مٹی کی کیا بات ہے جسے اللہ پاک نے سب سے پاکیزہ جسم والے خیرُ الانام صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جائے ولادت ہونے کا شرف بخشا۔ یہ مبارک مکان ربیعُ الاوّل میں پیر کے دن کھولا جاتا ہے کیونکہ ربیعُ الاوّل حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کا مہینا اور پیر ولادت کا دن ہے، لوگ اس مکان میں برکتیں لینے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ مکۂ مکرمہ میں یہ دن ہمیشہ سے "یومِ مشہود" ہے، یعنی اس دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔

ایک اور مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خاص وہ جگہ جہاں ولادتِ مبارک ہوئی تھی وہ تقریباً تین بالشت کا چھوٹے حوض جیسا چبوترہ ہے اور اس کے درمیان سبز رنگ کا دوتہائی بالشت برابر سنگِ مرمر کا ایک ٹکڑا ہے جس پر چاندی چڑھی ہوئی ہے اور اس چاندی سمیت اس کی لمبائی ایک بالشت ہے۔ ہم نے اس مقدس جگہ سے اپنے چہرے مَس کئے جو زمین پر پیدا ہونے والی سب سے افضل ذات کی ولادت گاہ بنی اور سب سے اشرف اور پاکیزہ نسل والی ذات سے مَس ہوئی اور ہم نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت گاہ سے برکتیں لے کر نفع حاصل کیا۔

(تذکرۃ بالاخبار عن اتفاقات الاسفار، ص87، 127 ملتقطاً)

اس مکان سے برکتیں پانے والے: اس مبارک مکان سے بہت سے لوگوں نے برکت پائی، عاشقانِ رسول یہاں حاضر ہوتے، اس کا ادب واحترام کرتے، ذِکر و اذکار کرتے، محفلِ میلاد شریف منعقد کرتے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل و کمالات بیان کرتے، خوب صلوٰۃ و سلام پڑھتے اور اللہ کریم کی رحمتوں کا مشاہدہ بھی کرتے تھے، چنانچہ:

◆ چھ سو سال پہلے کے عظیم محدث حضرت علامہ ابنِ ناصرُ الدّین دِمشقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:842ھ) فرماتے ہیں: جب میں نے 814ھ میں حج کیا تو اس مسجد میں حاضر ہوا اور جائے ولادت کی زیارت کی زُرْتُ هٰذَا الْمَكَانَ الشَّرِيْفَ بِحَمْدِ اللهِ تَعَالٰى وَالْمِنَّةِ وَتَبَرَّكْتُ بِهٖ یعنی الحمدللہ میں نے اس مکان شریف کی زیارت کی ہے اور اس سے برکت حاصل کی ہے۔

(جامع الآثار، 2/752)

◆ شیخُ المحدثین حضرت امام عبدُ الرحیم بن حسین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:806ھ) نقل فرماتے ہیں: خلیفہ ہارونُ الرشید کی والدہ خیزران نے ولادتِ مصطفےٰ والا مکان خرید کر مسجد بنائی، اس سے پہلے جو لوگ اس میں رہتے تھے اُن کا بیان ہے: اللہ پاک کی قسم اس گھر میں ہمیں نہ کوئی مصیبت آئی نہ کسی چیز کی حاجت ہوئی، جب ہم یہاں سے چلے گئے تو ہم پر زمانہ تنگ ہو گیا۔ (المورد الھنی، ص248)

◆ شارحِ بخاری حضرت سیّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 923ھ) فرماتے ہیں: ولادتِ باسعادت کے دنوں میں محفلِ میلاد کرنے کے فوائد میں سے تجربہ شدہ فائدہ ہے کہ اس سال امن و امان رہتا ہے۔ اللہ پاک اُس شخص پر رحمت نازل فرمائے جس نے ماہِ ولادت کی راتوں کو عید بنا لیا۔ (مواھب اللدنیہ، 1/78)

◆ حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1176ھ) فرماتے ہیں: میں مکۂ معظمہ میں میلاد شریف کے دن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جائے ولادت پر حاضر تھا سب لوگ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود و سلام پڑھ رہے تھے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کے وقت جو خلافِ عادت چیزیں ظاہر ہوئیں اور بعثت سے قبل جو واقعات رُونما ہوئے تھے، ان کا ذکرِ خیر کر رہے تھے تو میں نے ان انوار کو دیکھا جو یکبارگی اس محفل میں ظاہر ہوئے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ انوار میں نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے یا روح کی آنکھوں سے دیکھے! اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہرحال جو بھی معاملہ ہو جب میں نے ان انوار و تجلیات میں غور کیا تو پتا چلا کہ یہ انوار ان فرشتوں کی طرف سے ظاہر ہو رہے ہیں جو اس طرح کی نورانی اور بابرکت محافل میں شریک ہوتے ہیں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان فرشتوں سے ظاہر ہونے والے انوار، اللہ کی رحمت کے انوار سے مل رہے ہیں۔ (فیوض الحرمین، ص26)

◆ امام محمد بن جارُ اللہ ابنِ ظہیر رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 986ھ) اپنی کتاب "اَلْجَامِعُ اللَّطِیْف" کے صفحہ نمبر 285 پر لکھتے ہیں کہ ہر سال مکہ شریف میں بارہ (12) ربیعُ الاوّل کی رات کو اہلِ مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں، مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جَمِّ غفیر کے ساتھ مولد شریف (ولادت گاہ) کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں دیگر تینوں مذاہبِ فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہلِ شہر ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔

(الجامع اللطیف، ص285 ملخصاً)

مکے میں ان کی جائے ولادت پہ یاخدا
پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص90)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

1 رسولِ کریم کو نُورُ اللہ کہنا کیسا؟

سوال: کیا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ کا نُور کہہ سکتے ہیں؟

جواب: بالکل کہہ سکتے ہیں، قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (پ6، المآئدۃ: 15) کئی مفسرین(1) نے اس آیت میں نور سے مراد پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات لی ہے تو یوں اللہ پاک نے اپنے محبوب کو نور کہا، آیئے ہم بھی مل کر کہتے ہیں: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللہ۔

(مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

2 سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ گفتگو

سوال: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ گفتگو کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے؟

جواب: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر ادا لاجواب ہے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گفتگو کا انداز کھینچ کھینچ کر بولنے والا نہیں بلکہ ایسا ٹھہرا اور پیارا ہوتا تھا کہ بات سب کی سمجھ میں آجائے، آواز اتنی دھیمی کہ سامنے والا سن نہ سکے نہ اتنی اونچی کہ ناگوار گزرے، بعض اوقات اپنی بات کو تین بار دہراتے تھے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور بولنے کی رفتار ایسی تھی کہ اگر کوئی آپ کے الفاظ گننا چاہے تو گن لے۔

(مدنی مذاکرہ، 3 رجب المرجب 144ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

3 برف سے وضو کرنا کیسا؟

سوال: کیا برف باری سے جمع ہونے والی برف سے وضو کرسکتے ہیں؟

جواب: اس برف سے وضو اسی صورت میں ہوگا جب یہ پگھل کر پانی بن جائے کیونکہ وضو میں جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان اعضاء کے ہر ہر حصے پر پانی کے کم از کم دو قطرے بہ جانا ضروری ہے۔

(بحر الرائق، 1/129، ردالمحتار علی الدرالمختار، 1/217 ماخوذاً)

(مدنی مذاکرہ، ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت پڑھنے والے صحابۂ کرام

سوال: کیا حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ بھی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعتیں پڑھتے تھے؟

جواب: نعت کے معنیٰ ہیں "نبی کی تعریف"، تو یوں ہر صحابی بلکہ ہر مسلمان ہی نعت خواں ہے کیونکہ سب ہی نبی کی تعریف کرتے ہیں، البتہ اشعار کی صورت میں نعت پڑھنے والے کو عرف میں نعت خواں کہتے ہیں۔ امام ابنِ سیِّدُ النّاس رحمۃ اللہ علیہ (وفات 732ھ) نے نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پاکیزہ شان میں اشعار کی صورت میں نعت کہنے والے تقریباً دو سو (200) صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ناموں اور ان کے اشعار پر ایک مستقل کتاب بنام "مِنَحُ الْمِدَح" (یعنی بارگاہِ رسالت میں تعریفوں کے نذرانے) تحریر فرمائی ہے۔ چند صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے نام یہ ہیں: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علیُّ المرتضیٰ، حضرت امیر حمزہ، حضرت عباس، حضرت حسّان بن ثابت، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عبدُاللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن زہیر، حضرت کعب بن مالک، حضرت دحیہ کلبی، حضرت فاطمۃُ الزّہراء، حضرت اُمِّ ایمن، حضرت صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاول 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینے کی وجہ

سوال: آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر کیوں پیتے ہیں؟

جواب: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر نوش فرمایا (یعنی پیا)۔ (بخاری، 1/546، حدیث:1637)

آبِ زَم زَم کھڑے ہو کر پینا سنّت ہے اور اسے کھڑے ہو کر پینے میں حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہو کر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضاء کی طرف سرایت کر جاتا ہے اور آبِ زم زم سے بھی مقصود برکت حاصل کرنا ہے لہٰذا اس کا تمام اعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے۔

(بہارِ شریعت، 3/384 ملخصاً، مدنی مذاکرہ، یکم رجب المرجب 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت ربِّ کریم کی اطاعت ہے

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت عین اطاعتِ الٰہی ہے؟

جواب: جی ہاں! خود اللہ کریم قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَۚ ترجمۂ کنزُالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (پ5، النسآء:80)

نماز کے دوران بھی اگر نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بلائیں تو جواب دینا ہوگا اور یہ بھی قراٰنِ کریم سے ثابت ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ

ترجمۂ کنزُالعرفان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے۔ (پ9، الانفال:24)

اور اس سے نماز بھی نہیں ٹوٹے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/624، تحت الحدیث:2118، مراٰۃ المناجیح، 3/224) حدیثِ پاک میں بھی نماز میں بلانے کا ذکر موجود ہے۔[2]

(مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاول 1440ھ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(2) [illegible] فرماتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی [illegible]

یعنی اپنے گھر کی کسی عورت کو اس کا مالک بنا دیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے پھینک دیا تھا۔ شارحِ مسلم حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابیِ رسول کے اس طرح فرمانے میں نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم کی بجا آوری اور آپ کی منع کردہ باتوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام پایا جارہا ہے۔ نیز انہوں نے کمزور تاویلات کرکے انگوٹھی اٹھالینے کی رخصت پر عمل نہیں کیا اور انگوٹھی فقرا اور دیگر لوگوں کے لئے مباح کرتے ہوئے وہیں چھوڑ دی تاکہ ان میں سے جو چاہے اٹھالے تو اس وقت لوگوں کے لئے وہ انگوٹھی اٹھانا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوگیا اور اگر وہ انگوٹھی خود ہی اٹھا لیتے تو ان کا یہ اٹھانا اور اسے بیچ کر یا کسی اور طریقے سے اس کا استعمال کرنا جائز تھا کیونکہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انگوٹھی کو بالکل ہی استعمال کرنے سے منع نہیں کیا تھا بلکہ صرف اس کو پہننے سے منع فرمایا تھا۔ پہننے کے علاوہ دیگر تصرفات ان کے لئے جائز تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسے اٹھانے سے پرہیز کیا اور اس انگوٹھی کو حاجت مند پر صدقہ کرنے کی نیت کرلی۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم، جز، 14/7، 65-66)

حکمت و دانائی سے بھرا اندازِ تربیت: ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طریقۂ تربیت میں حکمت و دانائی تھی، آپ ہر کسی کو اس کی غلطی پر براہِ راست نہیں سمجھاتے تاکہ سامنے والا اپنی بے عزتی محسوس نہ کرے، اگر بعض لوگوں کی کچھ کوتاہیوں کی خبر آپ تک پہنچتی تو اکثر اجتماعی طور پر اس غلط طرزِ فکر اور نامناسب عمل کی اصلاح فرمادیتے، اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ دوسروں کو بھی راہنمائی مل جاتی۔ ابوداؤد شریف میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضورِ اکرم کو جب کسی کی بات پہنچتی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ نہ فرماتے: فلاں کا کیا معاملہ ہے کہ جو یہ کہتا ہے بلکہ فرماتے: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی بات کہتے ہیں۔ (ابوداؤد، 4/328، حدیث: 4788)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر کبھی اس بات کی ضرورت محسوس فرماتے کہ غلطی پر براہِ راست تنبیہ کی جائے تو انتہائی نرمی اور محبت بھرے انداز میں سمجھاتے تاکہ سامنے والا حق بات قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوجائے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور کونے میں جاکر پیشاب کرنے لگا، صحابۂ کرام اسے روکنے لگے تو حضور نے فرمایا: اسے نہ روکو چھوڑ دو، جب اس نے پیشاب کرلیا تو بلاکر ارشاد فرمایا: یہ مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لئے نہیں، یہ تو ذکرِ الٰہی، نماز اور تلاوتِ قرآن کے لئے ہیں۔ (صحیح مسلم، ص 33، حدیث: 661) ایک روایت میں ہے: وہ دیہاتی آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اندازِ تربیت کا یوں بیان کیا: فَقَامَ إِلَيَّ بِأَبِي وَأُمِّي، فَلَمْ يُؤَنِّبْ وَلَمْ يَسُبَّ یعنی نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میری طرف تشریف لائے، میرے ماں باپ ان پر قربان! انہوں نے نہ تو مجھے ڈانٹا اور نہ ہی بُرا بھلا کہا۔ (ابن ماجہ، 1/300، حدیث 529)

خیال رہے ان صحابی کے قبولِ اسلام کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا نیز صحبتِ نبوی سے بھی دور تھے اس لیے احکامِ شرع سے لاعلمی کی بنا پر ان سے یہ عمل سرزد ہوا ورنہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ "مسجد میں پیشاب کرنا حرام ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، 1/401 تحت الحدیث: 491، بہار شریعت، 1/645 ماخوذاً)

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے کہ آپ عملی زندگی کے خواہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں اگر اپنی اور اپنے متعلقین کی صحیح انداز سے تربیت کرنا چاہتے ہیں تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کیجئے، اس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کس طرح لوگوں کے مزاج اور نفسیات کو ملحوظ رکھ کر حکمتِ عملی کے ساتھ لوگوں کی تربیت فرماتے تھے۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی پیروی کا جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

کتا وغیرہ کاٹ لے تو!

کتا، بلی، بھیڑیا اور خرگوش جیسے جانوروں میں ایک وائرس ہوتا ہے جسے "ریبیز" (rabies) کہتے ہیں، ایسے وائرس والے جانور کے کاٹنے سے جان جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس طرح کا جانور کاٹ لے تو فوراً سانس روک کر اس کٹے ہوئے حصے کے ارد گرد انگلی گھماتے ہوئے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" سات بار پڑھ کر اس پر پھونک مار دیں، اگر زہر ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ اتر جائے گا۔

اللہ کریم ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مشورہ: ایسے موقع پر ڈاکٹر سے ضرور رجوع کیجئے۔

کتا پیچھے پڑ جائے تو!

اگر کہیں کتا بھونک رہا ہو اور اس کے کاٹنے کا اندیشہ ہو تو تین مرتبہ "یَاسَبُّوْحُ یَاقُدُّوْسُ" کہہ لیں، اللہ پاک نے چاہا تو وہ کتا چپ ہوجائے گا یا چلا جائے گا۔ اللہ کریم ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دارُالافتاء اَہلسنّت

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزاروں مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

(1) پہلا عمرہ کرنے کے بعد عمرہ کرنا افضل ہے یا طواف کرنا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر عمرے کے لئے جائیں، تو پہلا عمرہ کرنے کے بعد مزید نفلی عمرے کرنا افضل ہے یا طواف کرنا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جن اوقات میں عمرہ کرنا جائز ہے، ان میں نفلی عمرہ کرنا، نفلی طواف سے افضل ہے، کیونکہ عبادات میں سے افضل عبادت وہ ہے جس میں مشقت زیادہ ہو اور طواف کی بنسبت عمرہ کرنے میں وقت بھی زیادہ صرف ہوتا ہے اور مشقت بھی زیادہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

(2) ادھار میں بیچی ہوئی چیز کو کم قیمت میں واپس خریدنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مارکیٹ میں کچھ لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ جب کسی کو قرض لینا ہوتا ہے، تو وہ کسی دکاندار سے کہتا ہے کہ آپ کی دکان میں موجود یہ بائیک میں ادھار میں 60000 کی خریدتا ہوں اور رقم آہستہ آہستہ چھ مہینے میں آپ کو دوں گا اور پھر بائیک پر قبضہ بھی کر لیتا ہے، پھر دکاندار وہی بائیک اس آدمی سے نقد میں 45000 کی خرید لیتا ہے، تو کیا یہ عمل جائز ہے؟ دکاندار اسے بغیر پرافٹ کے قرضہ نہیں دینا چاہتا اور اس شخص کو 45000 کی ضرورت ہوتی ہے، تو یوں اسے اپنی مطلوبہ رقم مل جاتی ہے اور دکاندار کو نفع بھی مل جاتا ہے، مگر یہ طریقہ کار شرعی طور پر درست ہے یا نہیں؟ اس کی راہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں یہ طریقہ کار ناجائز و گناہ اور اس طرح نفع کمانا بھی ناجائز و حرام ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ بائع جب کوئی چیز بیچ دے، تو اس کی قیمت پر قبضہ کرنے سے پہلے پہلے، وہی چیز اسی شخص یا اس کے وکیل سے کم قیمت میں نہیں خرید سکتا، کیونکہ ابھی تک اس نے اس چیز کی اصل قیمت ادا ہی نہیں کی اور اصل قیمت کی ادائیگی سے پہلے ہی کم میں خریدنے سے دکاندار کو 15000 کا نفع ملے گا، جو بلا عوض حاصل ہو رہا ہے اور یہ سود کی ہی ایک صورت ہے، لہٰذا اس طرح خریدنا اور نفع کمانا ناجائز و حرام ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مصدق	مجیب
مفتی محمد قاسم عطاری	محمد شفیق عطاری مدنی

③ محافلِ میلاد اور جلوس میں ڈھول بجانے کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جلوسِ میلاد، محفلِ پاک یا کسی اسلامی تقریب کے موقع پر ڈھول بجانا، آتش بازی کرنا، تالیاں بجانا، بینڈ باجے کا اہتمام کرنا اور خواتین کا بے پردہ ہو کر جلوس اور ایسی تقریبات میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جلوسِ میلاد اور دینی محافل کا انعقاد کرنا بہت اچھا کام ہے لیکن اس میں ڈھول، بینڈ باجے، آتش بازی اور بے پردگی کرنا ناجائز و گناہ ہے، جس پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ولادت کی خوشی میں ان تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے انہوں نے ہی ایسے بے ہودہ کاموں سے منع فرمایا ہے، لہٰذا ایسی خرافات سے دور رہتے ہوئے ہی ایسے نیک کاموں کا انعقاد کیا جائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

④ اسکول کی پرانی کاپیاں اور کتابیں بیچنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ بچوں کے اسکول کی جو کتابیں کاپیاں فالتو ہو جائیں، ان کو بیچنا درست ہے یا پھر جلا دیا جائے؟ یونہی عربی کاغذات کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عربی کاغذات اور اسکول کی جو کاپیاں کتابیں قابلِ انتفاع (استعمال کے لائق) نہ رہی ہوں، ان میں سے آیات، احادیث، اللہ عزَّوجلَّ، فرشتوں اور انبیاء کرام کے اسمائے گرامی اور مسائلِ فقہ الگ کر کے بقیہ کو فروخت کیا جا سکتا ہے، ورنہ ان کاپیوں کتابوں کو کسی تھیلے وغیرہ میں بند کر کے گہرے دریا یا سمندر میں کوئی وزنی پتھر باندھ کر اس طرح ڈال دیا جائے کہ وہ پانی کی تہہ میں چلے جائیں، پھر باہر اسی جگہ نہ آسکیں جہاں ان کی بے ادبی کا احتمال ہو اور سب سے بہتر طریقہ انہیں پاک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دینا ہے۔ دفن کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ یا تو ان کے لئے لحد (یعنی بغلی قبر) بنائی جائے یا صندوق نما قبر کھودیں تو چھت بنا کر مٹی ڈالی جائے، جیسے میت کے لئے قبر بنائی جاتی ہے تاکہ ان پر ڈائریکٹ مٹی نہ پہنچے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

⑤ عورت فاتحہ پڑھنے کے لئے قبرستان جا سکتی ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اس رمضان شریف میں ہمارے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہمشیرہ والد صاحب کی قبر پر قبرستان جانے کا کہتی رہتی ہیں، شرعی راہنمائی فرما دیں کہ کیا عورت باپردہ ہو کر قبرستان جا سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ عزَّوجلَّ آپ کے والدِ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کے اہلِ خانہ کو صبر اور اس صبر پر اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے روضۂ مبارکہ کے علاوہ قبروں کی زیارت کے لیے جانا عورتوں کے لیے مطلقاً منع ہے، اگرچہ باپردہ ہو کر جائیں، خصوصاً جب کسی عزیز، رشتہ دار جیسے آپ کی بیان کردہ صورت میں والد صاحب کی قبر پر جائے، تو اور زیادہ ممنوع ہے، لہٰذا آپ اپنی ہمشیرہ کو سمجھائیں اور بتائیں کہ کسی عزیز کی موت پر صبر کا شیوہ اختیار کرنا ہی خدا عزَّوجلَّ کو پسند ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

میں کون سی کتاب پڑھوں؟

Which book should I read?

محمد ارشد عطاری مدنی

12 سالہ اُویس اپنی والدہ کے ساتھ آج خالہ سے ملنے اور ان کا نیا گھر دیکھنے آیا ہوا تھا۔ پانی وغیرہ پینے کے بعد اویس کی نظریں کسی کو ڈھونڈنے لگیں، خالہ جان نے اس سے پوچھا: بیٹا کسے ڈھونڈ رہے ہو؟

اویس نے بڑی بے تابی سے کہا: خالہ جان! نعمان بھائی نظر نہیں آرہے وہ کہاں ہیں؟

"نعمان کو ایک کام سے باہر بھیجا ہے، بس تھوڑی دیر میں آنے والا ہے۔" خالہ نے اُسے جواب دیا پھر اس نے نیا گھر دیکھنے کی اجازت لی اور اسے دیکھنے چل پڑا، گھر کا لان، بالکونی دیکھنے کے بعد اس کے قدم ایک کمرے کے آگے رک گئے، دراصل وہ کمرہ اسٹڈی روم (Study Room) یعنی مطالعہ کرنے کا کمرہ تھا، جس میں ایک چھوٹی لیکن دلکش لائبریری تھی جہاں عربی، اُردو اور انگلش میں چھوٹی بڑی بہت ساری Books موجود تھیں، اویس کتابوں کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک اسے سلام کی آواز سنائی دی، سلام کا جواب دیتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو نعمان بھائی موجود تھے، نعمان کو دیکھ کر اویس کا چہرہ کھل اُٹھا۔

کیسے ہیں اویس؟ نعمان نے اُویس سے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں اور آپ کیسے ہیں؟ نعمان بھائی!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال میں بھی ٹھیک ہوں، آپ کو اِسٹڈی رُوم میں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ کو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے۔

اُویس نے جواباً کہا: جی وہ تو ہے مگر نعمان بھائی! یہاں تو بہت ساری کتابیں ہیں اور مجھے چند دن آپ کے یہاں ٹھہرنا ہے، آپ بتایئے ان دنوں میں کونسی کتاب پڑھوں؟

نعمان نے کہا: اُویس! ربیعُ الاوّل کا مبارک مہینا شروع ہونے والا ہے، آپ اسی مہینے کی مناسبت سے امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل کا مطالعہ کیجئے مثلاً "نور والا چہرہ، بھیانک اونٹ، سیاہ فام غلام اور صبح بہاراں"

"نعمان بھائی! ان رسائل کے بارے میں کچھ تفصیل بھی بتایئے"، اویس نے وضاحت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

نعمان اُسے بتانے لگا: رسالہ "صبح بہاراں" نبیِّ کریم رءوف رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت پر خوشی منانے، گھروں کو سجانے اور جلوسِ میلاد وغیرہ کے بارے میں ہے، اس میں ربیعُ الاوّل (بالخصوص اجتماعِ میلاد و جلوسِ میلاد کی احتیاطوں) کے بارے میں امیرِ اہلِ سنّت کا مکتوب (Letter) بھی شامل ہے۔

جبکہ رسالہ "سیاہ فام غلام" میں رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نورانیت، بے مثال بشریت اور والدینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکر ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے رسالے "بھیانک اونٹ" میں تبلیغِ دین کی خاطر پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

ایک رسالہ "نور والا چہرہ" بھی ہے۔ اس رسالے میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپن کے ایمان افروز واقعات کے ساتھ ساتھ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ کے 8 معجزات کا دلکش بیان بھی ہے نیز ویڈیو گیمز (Video Games) کی تباہ کاریوں کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

نعمان بھائی! کیا یہ رسائل آپ کے پاس ہیں؟ اویس نے بے تابی سے کہا۔ جی ہاں! یہ لیجئے آپ ان کا باری باری مطالعہ کیجئے اور اگر کچھ پوچھنا ہو تو بے جھجک مجھ سے پوچھ لیجئے گا، نعمان نے رسائل اویس کو پیش کرتے ہوئے کہا۔

جی ٹھیک نعمان بھائی!! اِنْ شَآءَ اللہ میں ایک ایک کر کے جلد ان رسائل کو پڑھ لوں گا

* شعبہ فیضانِ قرآن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اُونٹنی کا سلام

شاہ زیب عطاری مدنی

ایک رات رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر سے باہر جانے لگے اور آپ اپنی اونٹنی کے پاس سے گزرے تو وہ اونٹنی آپ کو دیکھ کر بولی: اے ربّ کے رسول! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ۔ اس کی آواز پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا: وَعَلَیْکِ السَّلَامُ۔ وہ اونٹنی بولی: یارسولَ اللہ! پہلے میں کسی اور شخص کے پاس تھی پھر وہاں سے چلی آئی۔ راستے میں جنگل سے میرا گزر ہوا تو وہاں عجیب چیزیں دیکھنے میں آئیں۔ جب رات ہوتی تو جنگل کے درندے (یعنی خطرناک جانور) میری حفاظت کو آجاتے اور ایک دوسرے کو کہتے اسے تکلیف نہ دو کہ یہ رسولُ اللہ کی سواری ہے اور صبح کے وقت جب میں گھاس چرنا چاہتی تو ہر طرف سے مجھے آواز آتی: "اے رسولُ اللہ کی سواری! یہاں سے کھاؤ، یہاں سے کھاؤ"۔ سارا سفر یوں گزرتا رہا یہاں تک کہ میں آپ کے پاس پہنچ گئی۔ یارسولَ اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ جس طرح دنیا میں مجھے آپ کی خدمت کی توفیق ملی ہے اسی طرح جنّت میں بھی یہ سعادت مجھ کو حاصل ہوجائے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: تیری آرزو پوری ہوئی، دنیا و آخرت دونوں جہاں میں تُو میرے پاس رہے گی۔ (شرح الشفا، [illegible] ص640)

پیارے بچّو! دیکھا آپ نے کس طرح جانوروں نے رسولُ اللہ کی سواری کا ادب و احترام کیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ان تمام چیزوں کا ادب و احترام کریں جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نسبت رکھتی ہوں۔

سوال: کس زمانے کو زمانۂ فترت کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا عیسٰی علیہ السَّلام اور حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے درمیانی زمانے کو۔

(تفسیر طبری، پ6، المآئدۃ، تحت الآیۃ: 19، 4/308، رقم: 11621)

سوال: کن دو شہروں میں دَجّال داخل نہ ہوسکے گا؟

جواب: مکۂ مکرّمہ اور مدینۂ طیبہ میں۔ (مسلم، ص1204، حدیث: 7386)

سوال: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کتنے انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا؟

جواب: ایک قول کے مطابق کل 90 افراد تھے، جن میں سے 45 انصار اور 45 مہاجرین تھے۔ (سیرت حلبیہ، 2/184)

سوال: ذُوالجَناحَین (دو پروں والے) کِن کا لقب ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا جعفر طیّار رضی اللہ عنہ کا۔ (طبقات ابن سعد، 4/27)

سوال: سب سے آخر میں کس کو موت آئے گی؟

جواب: روح نکالنے والے فرشتے حضرت سیّدُنا عزرائیل علیہ السَّلام کو۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، 1/202)

سوال: حضرت سیّدُنا عیسٰی روحُ اللہ علیہ السَّلام نے بطورِ معجزہ کتنے اور کون سے بندوں کو زندہ فرمایا تھا؟

جواب: چار لوگوں کو زندہ فرمایا: (1) عازر نامی شخص (2) ایک بڑھیا کا بیٹا (3) ایک لڑکی (4) حضرت نوح علیہ السَّلام کے بیٹے حضرت سام رضی اللہ عنہ کو۔ (تفسیر خازن، پ3، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ: 49، 1/251)

بچے جشنِ ولادت کس طرح منائیں!

خوشی منانے کا طریقہ ہر مذہب، قوم اور برادری کا جدا گانہ اور مختلف ہوتا ہے، البتہ خوشی کبھی دنیاوی تو کبھی مذہبی رنگ میں رنگے ہوتے ہیں، مسلمانوں کی زندگی میں خوشی کا سماں باندھ دینے والے دنوں میں سے ایک دن 12 ربیعُ الاوّل یعنی عیدِ میلادُالنّبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بھی ہے اس دن عاشقانِ رسول اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت (پیدائش) کا دن نہایت جوش و جذبے سے مناتے اور اپنے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

محترم والدین! بچوں کے دلوں میں اس اسلامی تہوار کی اہمیت، محبت اور عظمت پیدا کرنے کے لئے آپ کیا طریقہ اپنا سکتے ہیں؟ ملاحظہ فرمایئے:

◆ اس مبارک مہینے میں گھروں میں، محلے میں بچوں کے لئے محفلِ نعت کا خصوصی اہتمام کریں اور مختلف کتب و رسائل (مثلاً سیرتِ مصطفےٰ، بہارِ شریعت اور ...) سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپن کے واقعات اور بچوں کے ساتھ شفقت و محبت کے واقعات بیان کریں لیکن ممکن ہو تو محفلِ نعت کے اختتام پر بچوں کیلئے نیاز کا بھی اہتمام کریں نیز اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ نیاز میں جس شے کا اہتمام کیا جائے وہ حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق ہو ◆ بچوں کے سامنے عیدِ میلادُالنّبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اہمیت بیان کریں تاکہ بچوں میں جشنِ ولادت کی اہمیت کا احساس پیدا ہو ◆ بچوں کو نعتیں پڑھنے کا ذہن دیں ◆ ربیعُ الاوّل میں مدنی چینل پر ہونے والے مدنی مذاکروں میں اپنی شرکت کے ساتھ ساتھ بچوں اور گھر کے تمام افراد کے لئے پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرے دیکھنے کا اہتمام کیا جائے ◆ ربیعُ الاوّل کا چاند نظر آنے پر خوشی منائیں اور اپنے عزیز و اقارب کو اس مہینے کی مبارک باد دیں، آپ کی دیکھا دیکھی یہ عمل آپ کے بچوں کی عادت کا بھی حصہ بن جائے گا ◆ اس موقع پر جھنڈے اور لائٹیں وغیرہ لگانا مسلمانوں کا اپنے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت ظاہر کرنے کا ایک اچھا طریقہ ہے مگر یہ کام بہت چھوٹے بچوں کو ہرگز نہ سونپیں کیونکہ اس طرح کوئی بھی حادثہ رونما ہو سکتا ہے ◆ بچوں کو نئے کپڑے پہنائیں ◆ نعلین پاک کے بیج (Badge) برکت کی نیت سے بچوں کے کرتے (قمیص) پر سینے کے مقام پر لگائیں مگر اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اس بیج کی پکڑ (Grip) مضبوط ہو ورنہ اس کی بے ادبی کا اندیشہ ہے ◆ کثرت سے صدقہ و خیرات کریں اور اپنے بچوں کے ہاتھ سے بھی صدقہ کروائیں تاکہ بچے بھی اللہ کریم کی راہ میں خرچ کرنے کے عادی بنیں ◆ گھر میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ غذائیں تیار کرکے بچوں کو کھلائیں ◆ 12 ربیعُ الاوّل کے دن عاشقانِ رسول اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے جلوسِ میلاد بھی نکالتے ہیں، اس میں بچوں کے ساتھ خود بھی شریک ہوں، انہیں اکیلا نہ بھیجیں ◆ اس دن بچوں میں نقشِ نعلِ پاک، گنبدِ خضرا اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے منسوب تبرکات کی ڈرائنگ (Drawing) بنانے کے مقابلے گھروں میں منعقد کریں نیز اچھی کارکردگی (Performance) پر انہیں انعامات بھی دیں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

اللہ کریم ہمیں اور ہمارے بچوں کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امی نے عادل کو کیسے سمجھایا؟

عابد رضا مدنی

اسد اور عادل دو بھائی تھے، عادل اسد سے بڑا، بہت غُصّے والا اور سخت مزاج تھا۔ ایک دن اسد اس کے کمرے میں گیا تو عادل نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا: اسد! کس سے پوچھ کر آئے ہو یہاں؟

بھائی۔۔۔ وہ میں۔۔۔ وہ۔۔۔ چپ! ایک دَم چپ ہو جاؤ اور دفع ہو جاؤ، خبردار! آئندہ میرے کمرے میں بغیر پوچھے آئے تو!

بھائی کی ڈانٹ سُن کر اسد رونے لگا اور اپنی ماں کو بتانے لگا جو کہ خود بھی عادل کے اس رویّے سے پریشان تھی اور کئی بار عادل کو سمجھا بھی چکی تھی مگر عادل پر ماں کے سمجھانے کا اثر زیادہ دیر تک نہ رہتا اور وہ بعد میں پھر اسد پر غصہ کرنے لگتا۔

اب کی بار عادل کی ماں نے اسے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمہ کے ذریعے سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا! اب تم سمجھدار ہو چکے ہو! بچپن میں لوگوں کے کئے ہوئے سُلوک بڑے ہونے کے بعد یاد آتے ہیں۔ تم اپنے چھوٹے بھائی اسد پر شفقت کیا کرو تاکہ بڑا ہونے کے بعد وہ تمہاری شفقتوں کو یاد کرکے تمہارے ساتھ رہنا پسند کرے۔

تمہیں پتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابی حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہا، آپ نے کبھی مجھے اُف تک نہ فرمایا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ ”فلاں کام تم نے کیوں کیا یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟“ (مسلم، ص972، حدیث:6010)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچّوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کہتے۔ (بخاری، 4/170، حدیث:6247)

اسی طرح رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی سفر سے واپس آتے اور بچّے آپ کا استقبال کرتے تو آپ انہیں سوار کر لیتے چنانچہ مسلمانوں کا لشکر جنگِ موتہ سے لوٹا تو اہلِ مدینہ نے استقبال کیا۔ مدینے کے بچّے بھی بھاگے اور غازیانِ اسلام سے ملاقات کی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچّوں کو دیکھا تو فرمایا: ”بچّوں کو اپنے ساتھ سوار کر لیں عبدُ اللہ بن جعفر مجھے پکڑا دیں“ عبدُ اللہ بن جعفر کو لایا گیا تو آپ نے انہیں سواری پر آگے بٹھا لیا۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، 2/324)

اس کے بعد امّی نے کہا: دیکھا بیٹا! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس طرح بچّوں پر شفقت فرماتے تھے، آپ بھی وعدہ کریں کہ آئندہ اپنے بھائی پر غصّہ نہیں کریں گے، ماں نے پیار بھرے لہجے میں عادل سے کہا۔

عادل: مگر امّی جان! اسد بھی تو میرے کمرے میں آکر میری چیزوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے!!!

امّی جان: بیٹا! اسد آپ کا چھوٹا بھائی ہے آپ کو اس کے ساتھ پیار و محبت کا برتاؤ رکھنا چاہئے۔

عادل: امّی جان! میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اسد کے ساتھ پیار و محبت سے رہوں گا اور اس پر غصہ نہیں کروں گا۔ ماں نے عادل کا ماتھا چوما اور خوب دعاؤں سے نوازا۔

پیارے بچّو! گھر میں چھوٹے بچّوں پر شفقت کیجئے کہ بچّوں پر شفقت کرنا سنّت ہے اور گھر والوں کے لئے کبھی بھی پریشانی کا سبب نہ بنیں بلکہ والدین کو خوش کرکے ان کی دعائیں لیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُسنِ اخلاق کا صدقہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جنّت کی خوش خبری

عبد الماجد نقشبندی عطاری مدنی

احادیثِ مبارکہ میں جہاں بہت سے نیک اعمال پر دنیا و آخرت میں انعام و اکرام کا تذکرہ ہے وہیں بعض ایسے اعمال بھی بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے والوں کو خصوصی طور پر جنّت میں داخلے کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔ ذیل میں پانچ احادیث ملاحظہ کیجئے جن میں مخصوص اعمال پر جنّت کی بشارت دی گئی ہے:

(1) حسنِ اخلاق ... جنّت میں لے جانے والے اعمال میں سے دو بڑے اعمال (1) اللہ پاک کا خوف اور (2) حسنِ اخلاق ہیں جیسا کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کیا چیز لوگوں کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کرے گی؟ ارشاد فرمایا: (1) تقویٰ یعنی اللہ پاک کا خوف اور (2) حسنِ اخلاق۔

(ابن ماجہ، 4/489، حدیث:4246)

(2) اچھی گفتگو ... اچھی گفتگو پر بھی جنّت کی خوش خبری دی گئی ہے چنانچہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اچھا کلام اور کھانا کھلانا تمہیں جنّت میں لے جائے گا۔ (معجم کبیر، 1/...، حدیث:1524)

ہمیں بھی چاہئے کہ جب کسی سے ملاقات ہو تو اس سے حسنِ اخلاق سے پیش آئیں اور نرم لہجہ میں بات کریں۔

(3) یتیم ... رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظیم ہے: جو شخص یتیم کے سر پر اللہ پاک کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرے ہر بال کے بدلے اس کے لئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ بھلائی کرے میں اور وہ جنّت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔

(مسند احمد، 8/277، حدیث:22215)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثواب تو خالی ہاتھ پھیرنے کا ہے جو اس پر مال خرچ کرے، اس کی خدمت کرے، اسے تعلیم و تربیت دے سوچ لو کہ اس کا ثواب کتنا ہوگا۔

(مراٰۃ المناجیح، 6/562)

(4) تکلیف دہ چیز ... سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کرتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اس شخص کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اللہ جس کے لئے نیکی لکھ دے تو اسے اس نیکی کی وجہ سے جنّت میں داخل فرما دیتا ہے۔ (معجم اوسط، 1/..، حدیث:...)(22549)

(5) ... عزیز و اقرباء کے انتقال پر صبر کرنے والے کے لئے بھی جنّت کی بشارت ہے، نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: میرے اس مومن بندے کی جزا میرے نزدیک جنّت کے علاوہ کچھ نہیں کہ جب میں نے اس کے عزیز دوست کی روح کو قبض کیا تو اس نے صبر کیا۔

(بخاری، 4/225، حدیث:6424)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

پیارے نبی کی پیاری ادائیں

محمد جاوید عطاری مدنی

نبیِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاکیزہ اور مبارک سیرت رہتی دنیا تک کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی ہر ہر ادا میں ڈھیروں حکمتیں چھپی ہیں، عاشقانِ رسول ان اداؤں کو بجالانا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور اسے دین و دنیا کا سرمایہ جانتے ہیں۔ لہٰذا یہاں پیارے مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 8 پیاری پیاری ادائیں ذکر کی جاتی ہیں۔

1 گفتارِ مصطفےٰ: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیارے انداز میں صاف صاف گفتگو فرماتے،[1] اہم بات تین بار دہراتے تاکہ اچھی طرح سمجھ لی جائے[2] اور بلاضرورت گفتگو نہ فرماتے۔[3]

2 رفتارِ مبارک: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چلتے تو پاؤں جما کر چلتے گویا بلندی سے نیچے اترتے معلوم ہوتے۔[4]

3 چھینکنے کا انداز: سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بلند آواز سے چھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ جب چھینک آتی تو منہ مبارک کو کپڑے یا ہاتھ مبارک سے ڈھانپ لیتے۔[5]

4 آرام فرمانے کا انداز: رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوتے وقت اپنا دایاں ہاتھ مبارک رُخسار کے نیچے رکھتے[6] اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی یعنی اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ یعنی شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔[7]

5 پانی پینے کا انداز: سرکارِ مکۂ مکرمہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پانی تین سانس میں نوش فرماتے۔[8]

6 خوشبو کا استعمال: نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوشبو پسند تھی،[9] خوشبو کا تحفہ رَد نہ فرماتے،[10] مشک و عنبر خوشبو استعمال فرماتے۔[11]

7 آئینہ دیکھنے کا انداز: شہنشاہِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آئینہ دیکھتے وقت اللہ پاک کا شکر ادا کرتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ یعنی اے اللہ! جس طرح تُو نے میری تخلیق کو حسین بنایا ہے تُو میرے خُلق کو بھی اچھا کردے۔[12]

8 سرمہ لگانے کا انداز: مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِثْمِد سرمہ لگایا کرتے۔[13] آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مقدس آنکھوں میں سرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے[14] اور بعض اوقات دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔[15]

مختلف سنتوں اور آداب کی معلومات کیلئے کتاب "سنتیں اور آداب" اور رسائل "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" کا مطالعہ مفید ترین ہے۔

[illegible]

اسلام کے بارے میں منفی رائے کیوں؟

مفتی محمد قاسم عطاری

گزشتہ مضمون میں ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ اسلام نے مختصر سے وقت میں لوگوں کو عروج دیا، دنیا پر غلبہ دیا اور انہیں علوم و فنون سے آشنا بھی کیا اور اُن کا موجد بھی بنا دیا۔ اس پر دو سوال قائم ہوتے ہیں ایک یہ کہ جب حقیقت وہ ہے تو پھر مذہب کو افیون اور سست کرنے والا کہنے والے لوگوں نے ایسی رائے کیوں دی؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے ماضی میں اتنے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے تو اب مسلمان اس طرح سے متحرک و غالب کیوں نہیں ہیں؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے کہ اسلام کی عظمتوں کے باوجود کچھ لوگوں نے مذہب کو افیون کیوں قرار دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ناقص اور ناکافی معلومات سامنے رکھ کر جب تجزیہ کیا جائے اور کوئی رائے قائم کی جائے تو وہ غلط ہی ہوتی ہے۔ اس کے لئے دو مثالیں عرض کرتا ہوں۔

پہلی مثال تو آپ نے پڑھی سنی ہوگی کہ چار اندھوں کو پتا چلا کہ کوئی ہاتھی آیا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ چلیں جا کر سمجھتے ہیں کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے۔ ہاتھی کے قریب پہنچ کر ایک نے اس کی سونڈ پر ہاتھ رکھا، دوسرے نے اس کی ٹانگ پر، تیسرے نے پیٹ اور چوتھے نے ہاتھی کی دُم پر۔ اس کے بعد ایک دوسرے کو بتانے لگے کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے۔ پیٹ پر ہاتھ رکھنے والے نے کہا، ہاتھی پہاڑ جیسا ہوتا ہے۔ ٹانگ چھونے والے نے کہا، نہیں، ستون جیسا ہوتا ہے۔ دُم پر ہاتھ رکھنے والے نے کہا کہ پرانے موٹے رسے کی طرح ہوتا ہے اور چوتھے نے کچھ اور بیان کر دیا۔ اب حقیقت کیا ہے اور تجزیہ نگار اندھوں نے کیا کہا اور کیوں کہا۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ چونکہ چاروں اندھے تھے اور انہوں نے پورا ہاتھی نہیں دیکھا تھا اس لئے ان میں سے کوئی بھی ہاتھی کے بارے میں صحیح تجزیہ نہیں دے سکتا لیکن اگر وہاں پر کوئی بینا آدمی آئے گا تو وہ ان کو بتائے گا کہ آپ نے مختلف پارٹس دیکھے ہیں پورا ہاتھی نہیں دیکھا، پورا ہاتھی تو ایسا ہوتا ہے۔

ناقص تجزیہ نگاری کی دوسری مثال یوں سمجھیں کہ اگر دو اجنبی افراد کسی شہر میں داخل ہوں، ایک شخص شہر کے پسماندہ علاقے میں جائے جہاں خستہ حال مکانات، ٹوٹی پھوٹی سڑکیں، گندگی کے ڈھیر اور گٹروں، نالیوں کا پانی رواں دواں ہو جبکہ دوسرا شخص شہر کے عالیشان علاقے میں داخل ہو جہاں خوبصورت اور کشادہ بنگلے، صاف ستھری سڑکیں، بڑے بڑے اسکول، شاندار ہسپتال، عمدہ صفائی اور خوبصورت درخت ہوں۔ یہ دونوں شخص اگر اپنے ناقص، ادھورے مشاہدے کی روشنی میں پورے شہر کے بارے میں کوئی رائے دیں تو یقیناً یہ رائے غلط ہی ہوگی کیونکہ اگر پورے شہر کے بارے میں رائے قائم کرنی ہے تو اس کے عمدہ اور خستہ حال دونوں طرح کے علاقے دیکھنے کے بعد ہی معلوم ہوگا کہ یہ شہر کیسا ہے؟ لہٰذا جو شخص ادھورا مشاہدہ، ناقص علم اور ناقص تجربہ رکھتا ہے اس کا تجزیہ اور رائے ناقص ہوگی۔

اسلام کے بارے میں منفی تبصرے کرنے والوں کا حال یہی ہے کہ جو مذہب کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ انسان کو سست کر دیتا ہے یا جنہوں نے اس سے بڑھ کر گھٹیا جملہ کہا کہ مذہب افیون ہے اور یہ انسان کو سلا دیتا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسے لوگوں نے اپنے پاس پڑوس میں کوئی ایسا مذہب دیکھا ہوگا جو انسانوں کو سلا دیتا اور ان کے اندر تحریک، جذبہ، ہمت اور جوش و ولولہ پیدا نہیں کرتا۔ ایسے مذہب کو دیکھ کر اسلام کے متعلق بھی اسی طرح کا تاثر دینے والوں کی رائے بھی بلاشک و شبہ ویسی ہی ہے جیسی اندھوں نے ہاتھی کے بارے میں اور شہر کے ایک حصے کو دیکھ

کہ پورے شہر کے بارے میں رائے قائم کرنے والوں کی تھی تو جیسے ان کی رائے ناقص، غلط اور خلافِ حقیقت تھی ویسے ہی اسلام کے متعلق ایسے سیدھے تبصرے کرنے والوں کی رائے غلط و بے حقیقت ہے۔

اور جہاں تک اسلام کے ماننے والے کسی تاجر کی دھوکہ دہی، بدتہذیبی یا غلط کاری کا تعلق ہے تو یہ اسلام کی نہیں بلکہ اس مسلمان کی غلطی ہے اور یہ اسلام پر عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔

اور جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ مسلمانوں کا ماضی اگر اتنا شاندار ہے تو اب مسلمان متحرک و غالب کیوں نہیں ہیں؟ تو جواباً عرض ہے کہ اس کے پیچھے اسباب و علل کی ایک پوری دنیا ہے جس کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب تک مسلمان اسلام پر عمل کرتے رہے تب تک غالب رہے اور جب مسلمانوں نے اسلام پر عمل ختم کردیا، اسے گھروں، حکومتی امور اور نظامِ زندگی سے نکال کر مسجدوں تک محدود کردیا، صرف عبادات کو دین سمجھ لیا، دین اور آخرت کی بجائے دنیا کی لذتوں کو اپنایا، ذاتی مفادات کو دینی و قومی مفادات پر ترجیح دی تو پستی مقدر بنتی گئی۔ جب یہ طرزِ عمل اختیار کیا کہ ہماری تجارت، نوکری، معیشت اور حکومت، دین کے تحت نہیں بلکہ ہم ان امور میں آزاد ہیں اور ان چیزوں میں اسلام کو داخل نہیں کریں گے بلکہ تجارت، حکومت، گھر میں اسلام کی بجائے فلاں فلاں غیر مسلم کے اصول اور تعلیم پر عمل ہوگا جیسے کئی ممالک میں مساجد تو بھری پڑی ہیں لیکن بقیہ پوری زندگی میں اسلامی حمیت و غیرت اور احکامِ شریعت کی اطاعت غائب ہوگئی ہے تو پھر وہی نتیجہ نکلا جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتادیا کہ: ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ کیا تم کتابُ اللہ کے کچھ حصے کو مانتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو؟ اگر ایسا کروگے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ﴿فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ تو تم میں جو ایسا کرے تو اس کی جزا یہی ہے کہ دنیا میں ذلت و رسوائی مسلط کردی جائے گی۔ اب دیکھ لیں کہ مسلمان عالمی سطح پر ذلت و پستی کا شکار ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ اسلام کو دینِ کامل سمجھ کر زندگی کے ہر شعبے میں عمل کی بجائے اسے ایک طرف کردینا ہے جس میں بے عمل لوگوں کا بھی قصور ہے اور اس سے زیادہ ان سیکولر اور لبرل لوگوں کا ہاتھ ہے جو اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑا کر، انہیں پرانی اور دقیانوسی قرار دے کر، ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہوتا کے نعرے مار کر دن رات لوگوں کو اسلام سے دور کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

غیر مسلموں کا قبولِ اسلام • 29 اگست 2019ء کو بریڈفورڈ یوکے میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام غلام مصطفیٰ رکھا گیا۔ • 30 اگست 2019ء کو موزمبیق کے شہر ماپوتو میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام محمد حسین رکھا گیا۔

مجلس خدام المساجد: مجلس خدام المساجد کے تحت عمان اور کویت کے ذمہ داران کی تربیت کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ سید محمد عثمان عطاری نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ انٹرنیٹ ان ذمہ داران کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور شرکا کو نئی مساجد بنانے کے اہداف دیئے۔ **مدنی حلقہ:** 26 اگست 2019ء یوکے کے شہر میں ایک مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں یمن اور ایسٹ افریقن ممالک سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مبلغ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ **قافلہ:** مجلس قافلہ کے تحت ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں سے عاشقانِ رسول نے لیسوتھو (Lesotho) میں قافلے کا سفر کیا جس میں شرکا نے شیڈول کے مطابق مدنی حلقے لگائے اور علاقے کے اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوتِ عام کی۔ • کراچی سے عاشقانِ رسول نے سنتوں کی دھوم مچانے کے لئے نیپال کی جانب قافلے میں سفر کیا۔ دورانِ قافلہ مدنی حلقے لگائے گئے جن میں مبلغین دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرے بیانات کئے اور شرکا کی تربیت کرتے ہوئے انہیں دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کام کرنے کی ترغیب دلائی۔ • ترکی سے عاشقانِ رسول نے سائپرس کی جانب قافلے میں سفر کیا۔ • انڈونیشیا کے عاشقانِ رسول نے کوالالمپور سری لنکا میں سنتوں کی دھوم مچانے کے لئے قافلے میں سفر کیا۔ شرکائے قافلہ نے جامع مسجد الاشرفین میں مدنی حلقے کا اہتمام کیا جس میں علاقے کے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی

تین خصائصِ مصطفےٰ

کاشف شہزاد عطاری مدنی

1 اللہ پاک نے اپنے نام عطا فرمائے: اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ناموں میں سے کثیر نام عطا فرمائے۔

(236/1)

رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اللہ پاک نے) کسی پیغمبر کو ایک اسم (نام) اور کسی کو دو تین اسم اپنے اَسمائے شریفہ (یعنی مبارک ناموں میں) سے دیئے مثلاً اسماعیل و اسحاق (علیہما الصّلوٰۃ والسّلام) کو عَلِیْم اور حَلِیْم، ابراہیم (علیہ السّلام) کو حَلِیْم اور نوح (علیہ السّلام) کو شَکُوْر اور موسیٰ (علیہ السّلام) کو کَرِیْم اور یوسف (علیہ السّلام) کو حَفِیْظ اور یحییٰ (علیہ السّلام) اور عیسیٰ (علیہ السّلام) کو بَرّ فرمایا، محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو سڑسٹھ (67) اسم اپنے اَسمائے مُتَبَرِّکہ (یعنی برکت والے ناموں میں) سے عنایت کیے (جو یہ ہیں):

(1)حَکِیْم (2)رَحِیْم (3)سَلَام (4)مُؤْمِن (5)مُھَیْمِن (6)عَزِیْز (7)جَبَّار (8)فَتَّاح (9)عَلِیْم (10)رَافِع (11)سَمِیْع (12)بَصِیْر (13)عَدْل (14)خَبِیْر (15)حَلِیْم (16)عَظِیْم (17)غَفُوْر (18)شَکُوْر (19)عَلِی (20)حَفِیْظ (21)حَسِیْب (22)کَرِیْم (23)رَقِیْب (24)مُجِیْب (25)وَاسِع (26)حَکَم (27)شَہِیْد (28)حَق (29)وَکِیْل (30)قَوِی (31)مَتِیْن (32)وَلِی (33)مُبِیْن (34)مَاجِد (35)اَوَّل (36)آخِر (37)ظَاہِر (38)بَاطِن (39)بَرّ (40)عَفُوّ (41)رَءُوْف (42)مُقْسِط (43)جَامِع (44)غَنِی (45)مُغْنِی (46)نُوْر (47)ہَادِی (48)رَشِیْد (49)صَبُوْر (50)قَائِم (51)حَافِظ (52)ذُوالْقُوَّۃ (53)ذُوالْفَضْل (54)کَفِیْل (55)شَاکِر (56)قَرِیْب (57)مُبِیْن (58)بُرْھَان (59)مُنِیْب (60)کَافِی (61)عَالِم (62)نَصِیْر (63)صَادِق (64)اَحَد (65)مُنِیْر (66)وَالِی (67)اَکْرَم۔ (سرور القلوب، ص318)

اللہ کریم نے اپنے ناموں میں سے کتنے نام عطا فرمائے؟ اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم نے اپنے پیارے پیارے ناموں یعنی اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی میں سے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کتنے نام عطا فرمائے، اس سے متعلق علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے سڑسٹھ (67) نام بیان فرمائے جبکہ امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ستّر (70) نام عطا ہونے کا قول اختیار فرمایا۔ (اسماء حبیب، ص28) شیخ عبدالکریم جیلی شافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اَلْکَمَالَاتُ الْاِلٰھِیَّۃُ فِی الصِّفَاتِ الْمُحَمَّدِیَّۃ" میں تیسرے باب کا نام رکھا: اِتِّصَافُ مُحَمَّدٍ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بِالْاَسْمَاءِ وَ صِفَاتِ الْاِلٰھِیَّۃ (یعنی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اللہ پاک کے ناموں اور صفات سے مُتَّصِف

ہونا) اور اس میں اللہ کریم کے کثیر نام دلیل کے ساتھ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ثابت فرمائے۔ امام یوسف بن اسماعیل نَبہانی رحمۃُ اللہ علیہ نے اس میں سے اللہ کریم کے 99 نام دلیل کے ساتھ حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے نقل فرمائے۔ (جواہر البحار، 1/275)

خوف ہے کہ پکھ روزِ جزا کا دل پہ جما کر نام خدا کا
وِرد کرو اسمائے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

② لُعابِ دہن آبِ شفا کا کام دیتا: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لُعابِ دہن (یعنی مبارک تھوک) کے ذریعے ظاہری اور باطنی امراض سے شفائیں حاصل ہوتی تھیں۔ (زرقانی علی المواہب، 5/288)

پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لُعابِ دہن کی برکت سے تکلیفیں دور ہونے اور مسائل حل ہونے کے کئی واقعات ہیں۔ ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمایئے:

80 سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے: حضرت سیّدنا فُدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سانپ کے انڈوں پر پاؤں پڑنے کی وجہ سے سفید ہو گئی تھیں اور دونوں آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی آنکھوں میں لُعابِ دہن ڈالا تو اسی وقت آنکھیں ٹھیک ہو گئیں اور نظر آنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیّدنا فُدیک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ (لُعابِ دہن کی برکت سے) اسّی (80) سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتے تھے۔

(کنز العمال، جز 12، 6/68، حدیث: 35381، کتاب الاِصابہ، 4/86)

جس کے پانی سے شاداب جان و جِناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

③ [illegible]: امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا یوسف علیہ السّلام کو تمام انبیا و مرسلین علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام بلکہ ساری مخلوق سے زیادہ حُسن و جمال عطا کیا گیا لیکن ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسا حُسن و جمال ملا جو کسی اور کے حصّے میں نہیں آیا۔ حضرت سیّدنا یوسف علیہ السّلام کو حُسن کا آدھا حصّہ ملا لیکن رسولِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حُسنِ کُل (یعنی سارے کا سارا حسن) عطا کیا گیا۔ (خصائص کبریٰ، 2/300)

جو دیکھیں حضرتِ یوسف جمالِ سیّدِ عالم
تو فرمائیں قسم حق کی ملاحت اس کو کہتے ہیں

پورا حُسن ظاہر نہ کیا گیا: امام قُرطبی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پورا حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا، اگر ظاہر کر دیا جاتا تو ہماری آنکھیں دیدار کی طاقت نہ رکھتیں۔

(زرقانی علی المواہب، 7/94)

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

چاند سے زیادہ خوبصورت: حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سُرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ میں کبھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو، میرے نزدیک آپ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔ (ترمذی، 4/370، حدیث: 2820، مراٰۃ المناجیح، 8/60)

تیرہ دل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند! تیری چاندنی اچھی نہیں

آسمان کے چاند سے بہتر کیوں؟ اے عاشقانِ رسول! اس روایت کے تحت حضرت علامہ علی بن سلطان محمد قاری رحمۃُ اللہ علیہ نے مدینے کے چاند صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آسمان کے چاند پر فضیلت سے متعلق چند نکات بیان فرمائے ہیں۔ ان ایمان افروز نکات کو قدرے تفصیل کے ساتھ اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔

1 آسمان کا چاند صرف دنیا کو روشن کرتا ہے لیکن مدینے کے چاند صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت دنیا کے علاوہ انسانوں کے دل بھی روشن ہو گئے 2 آسمان کے چاند کا نُور سورج سے لیا ہوا ہے جبکہ مدینے کے چاند صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نُور مخلوق میں سے کسی سے حاصل کردہ نہیں 3 آسمان کے چاند کا نُور دوپہر میں ظاہر نہیں ہوتا جبکہ مدینے کے چاند صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نُور دن اور رات میں ہر وقت ظاہر رہتا ہے 4 آسمان کا چاند بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے، اسے گرہن بھی لگتا ہے اور یہ غروب بھی ہوتا ہے لیکن مدینے کے چاند صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے زوال اور غروب ہونا نہیں ہے۔

ان نکات کو بیان کرنے کے بعد علامہ علی قاری رحمۃُ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: ان نکات سے معلوم ہوا کہ مدینے کے چاند صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی کثیر خوبیاں اور صفات حاصل ہیں جن سے آسمان کا چاند محروم ہے۔ (جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ص56، ملخصاً)

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کُتّے کے ضرر سے محفوظ رہنے کا وِرد

تفسیر صراط الجنان، جلد5 صفحہ548 پر ہے کہ

[illegible] (پ15، الکہف: 18)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

جو ان کلمات کو لکھ کر پاس رکھے تو کتے کے ضرر سے امن میں رہے گا۔

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

محمد گل ریز رضا مصباحی*

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا میں جلوہ افروز ہونے کے بعد جب حضرت سیّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک نہایت سفید اُونی کپڑے میں لپٹے ہوئے سبز ریشمی بچھونے پر آرام فرما تھے۔ حضرت سیّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے آہستگی سے سینۂ مبارک پر ہاتھ رکھا، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُسکرا دیئے اور مبارک آنکھیں کھول دیں، جن سے ایک نُور نکلا اور آسمان بریں تک جا پہنچا۔(حجۃ اللہ علی العالمین، ص190)

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا بلکہ مسکرایا کرتے تھے۔(مراٰۃ المناجیح،4/42ملخصاً) چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ جس میں آپ کا حلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ صرف مسکراتے تھے۔

(بخاری،3/321، حدیث:4828)

امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: توریت شریف میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اَلضَّحُوْك بھی مذکور ہے۔(جس کا معنی ہے کثرت سے مسکرانے والا)۔

(سبل الھدیٰ والرشاد،7/124)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے کئی مواقع پر مسکراتے دیکھا۔ صحابۂ کرام بھی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مسکرانے کی ادا کو ادا کرتے ہوئے مسکرایا کرتے تھے۔ حضرت سیّدُنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کی زوجۂ محترمہ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ہر بات مسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ دورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، ص319، رقم:21)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے 5 فرامین و واقعات: ❶ حضرت سیّدُنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے جب بھی دیکھتے تو مسکرا کر دیکھتے۔(بخاری،2/320، حدیث:3035) ❷ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن حارث بن جَزْء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کسی کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا نہیں دیکھا۔(ترمذی، 5/366، حدیث:3661) ❸ حضرت سیّدُنا ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس آدمی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے پہلے جنّت میں داخل ہوگا اور اس کو بھی جانتا ہوں جو سب کے بعد جہنّم سے نکالا جائے گا۔ ایک آدمی کو قیامت کے روز پکڑ کر لایا جائے گا اور فرشتوں سے کہا جائے گا پہلے اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے گناہوں کو پوشیدہ رکھو۔ چنانچہ جب اس سے کہا جائے گا کہ یہ یہ گناہ تم نے کئے؟ وہ اقرار کرے گا اور انکار نہیں کرے گا۔ اور اسے بڑے گناہوں کا خوف ہوگا (یعنی اگر بڑے گناہ پیش کئے گئے تو اس کا کیا انجام ہوگا؟) جب وہ پیش کئے جانے والے صغیرہ گناہ تسلیم کرلے گا تو فرشتوں سے فرمایا جائے گا: اَعْطُوْہُ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ عَمِلَھَا حَسَنَۃً یعنی ہر گناہ کے بدلے جو اس نے کیا ہے اس کو نیکی دے دو، وہ عرض کرے گا: میرے پروردگار! میرے تو ایسے گناہ بھی تھے جو یہاں نہیں دیکھ رہا (یعنی اس کرم کریمانہ کو دیکھ کر پکار اٹھے گا کہ مولیٰ میرے بڑے گناہ تو یہاں موجود ہی نہیں وہ بھی لائے جائیں اور ان بڑے گناہوں پر بڑے عطیے دیئے جائیں، تُو بخش بے حساب کہ ہیں جرم بے حساب۔(مراٰۃ المناجیح،7/452) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ خوب ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک نمایاں ہوگئے۔(سبل الھدیٰ والرشاد،7/122) ❹ حضرت سیّدُنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما تھے، دو بکریاں ایک دوسرے کو سینگیں مار رہی تھیں، ایک نے دوسری کو ٹکر مار کر گرا دیا

* مدرس جامعۃ المدینہ، ناگپور، ہند

دیکھ کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکرا دیئے۔ پوچھا گیا: یارسولَ اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرائے؟ فرمایا: مجھے اس بکری پر تعجب ہوا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ (مسند امام احمد، 8/120، حدیث: 21567) ❺ حضرت سیّدُنا امام زُہری رحمۃُ اللہِ علیہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر کی مدح میں کچھ کہا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، ارشاد فرمایا: کہو میں سن رہا ہوں۔ حضرت حسّان نے یہ اشعار پڑھے:

وَثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِیْفِ وَقَدْ ... طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا ... مِنَ الْبَرِیَّةِ لَمْ یَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا

یعنی وہ بلند غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ حالانکہ دشمن اس کے اردگرد پھرتے تھے جب وہ پہاڑ پر چڑھے تھے۔ وہ رسولُ اللہ کے محبوب ہیں، لوگ جانتے ہیں کہ کوئی شخص ان کے برابر نہیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس قدر ہنسے کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ اور ارشاد فرمایا: حسّان تم نے سچ کہا وہ ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، 3/129) ❻ حضرت سیّدُنا صُہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ہجرت کے موقع پر قبا میں) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پہنچا، آپ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: قریب آؤ کھاؤ، میں کھجوریں کھانے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ دُکھ رہی ہے؟ میں نے عرض کی: میں دوسری طرف سے کھا رہا ہوں۔ یہ سن کر آپ مسکرا دیئے۔ (ابن ماجہ، 4/9، حدیث: 3443)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر تبسّم فرمایا کرتے، جس سے غم زدوں، بے کسوں، بے بسوں اور بے نواؤں کو تسکین و راحت ملتی، رونے اور اشک باری کرنے والوں کو فرحت و تازگی کا احساس ہوتا اور وہ اپنا رنج و غم سب بھول جایا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ وقتاً فوقتاً موقع محل کی مناسبت سے ادائے سنّت کی نیت کے ساتھ مسکرانے کی عادت بنائیں۔ اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس مبارک ادا کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے دینِ اسلام میں دائیں ہاتھ اور دائیں طرف کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے، آئیے اس حوالے سے کچھ دلچسپ معلومات ملاحظہ کیجئے:

قراٰن اور دائیں طرف کا بیان

❶ (قیامت کے دن) جب اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کے وقت اعمال نامے تقسیم ہوں گے تو جسے اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہے ❷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو مدین سے آتے ہوئے طور پہاڑ کی جانب سے ایک درخت سے جو آواز آئی تھی وہ بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دائیں طرف تھی، ارشادِ ربِّ کریم ہے:

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی۔ (پ16، مریم: 52) ❸ قراٰنِ پاک میں جہاں آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ہاتھ میں عصا کا ذکر ہے تو وہاں اس عصا کے آپ کے دائیں ہاتھ میں ہونے کا تذکرہ ہے، اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے: ﴿ وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ڈال تو دے جو تیرے دہنے ہاتھ میں ہے وہ ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا۔ (پ16، طٰہٰ: 69) 4 حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بتوں کو دائیں ہاتھ سے توڑا تھا، ارشادِ ربِّ کریم ہے: ﴿ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو لوگوں کی نظر بچا کر انہیں دہنے ہاتھ سے مارنے لگا۔ (پ23، الصّٰفّٰت: 93) 5 سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو اصحابِ کہف کی کروٹیں بدل دی جاتی ہیں پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں۔

(خزائن العرفان، پ15، الکہف، تحت الآیۃ:18؛ خازن، الکہف، تحت الآیۃ:18، 3/204،205)

احادیثِ رسولِ انام اور دائیں طرف کا بیان

دائیں ہاتھ اور سیدھی طرف کی اہمیت کے بیان پر دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: 1 تم میں سے ہر ایک دائیں ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پئے اور سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، 4/12، حدیث:3266) مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے موافق دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص274) 2 یقیناً اللہ پاک اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصّوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد، 1/268، حدیث:676) پہلی صف والوں پر عمومی رحمت ہوتی ہے اور داہنی صف والوں پر خُصوصی رَحمت، پھر صفِ اوّل کے داہنے والوں پر اور زیادہ خاص رحمت نازل ہوتی ہے کیونکہ پہلی صف کا داہنا حصّہ باقی مقامات سے افضل ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/471۔ 124/2) دائیں ہاتھ اور دائیں جانب کی اہمیت پر نہ صرف کی مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین دلالت کرتے ہیں بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک عمل بھی اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دائیں طرف کا اہتمام

1 آقائے دو جہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت (وضو و غسل) کرنے یہاں تک کہ ہر کام میں دائیں طرف سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے۔ (بخاری، 1/81، حدیث:168) 2 جب بھی کوئی شے لیتے تو دائیں ہاتھ سے لیتے اور جب کسی کو کچھ عطا فرماتے تو دائیں ہاتھ سے عطا فرماتے۔ (نسائی، ص811، حدیث:5069) 3 ایک بار آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کے درمیان تشریف لائے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں مبارک ہاتھوں میں کتابیں تھیں، ایک میں جنّتیوں، ان کے باپ دادوں اور ان کے قبیلوں کے نام تھے جبکہ دوسری میں جہنمیوں، ان کے باپ دادوں اور ان کے قبیلوں کے نام تھے۔ جس کتاب میں جنّتیوں کے نام تھے وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دائیں ہاتھ مبارک میں تھی۔

(ترمذی، 4/55، حدیث:2148ملخصاً)

اَصحابِ رسول کی پسند: جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کھڑے ہوتے تو وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے، چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ہم نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہمیں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہونا زیادہ محبوب ہوتا تھا تاکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سلام کے بعد چہرۂ انور ہماری طرف پھیریں۔ (مسلم، ص280، حدیث:709)

متفرق معلومات: ● جنّت میں جب حضرت سیدنا آدم علیہ السّلام کو نبیِّ آخر الزّمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملنے کا شوق پیدا ہوا تو ان کے سوال پر اللہ پاک نے نورِ محمدی کو ان کے دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی میں چمکایا۔ (روح البیان، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:56، 7/229) ● لوحِ محفوظ عرش کی دائیں جانب ہے۔ (تفسیر قرطبی، 10/210) ● جنّت میدانِ محشر کے دائیں جانب ہوگی۔ (تفسیر عزیزی، 3/413) ● ایک قول کے مطابق نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں لینے والے تمام اُمّتوں کے مؤمنین حوضِ کوثر سے پئیں گے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/483) ● حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (اپنے عمامہ مبارک کا) شملہ پُشت کے پیچھے لٹکاتے تھے کبھی "داہنی" جانب سینے پر بھی ہوتا تھا، دونوں طریقے سنّت ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 6/121) ● قیامت کے دن جن کے نامۂ اعمال ان کے "داہنے" ہاتھوں میں دیئے جائیں گے یہ ان کیلئے خوش بختی کی نشانی ہوگی اور وہ جنّت میں داخل ہوں گے۔ (صراط الجنان، 10/324، 691 ملخصاً) ● ہر وہ کام جو عزّت اور عظمت رکھتا ہے اسے دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے مسجد میں داخل ہونا، لباس پہننا، مسواک کرنا، سُرمہ لگانا، ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، وُضو، غسل کرنا وغیرہ اور جس کام میں یہ (یعنی بزرگی والی) بات نہیں جیسے مسجد سے باہر آنے، بیتُ الخلا میں داخل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی اُلٹی طرف) سے ابتدا کرنا مستحب ہے۔ (عمدۃ القاری، 2/476)

اللہ کریم ہمیں ہر شان والے کام کو سیدھے ہاتھ اور سیدھی جانب سے شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحمل مزاجی

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والا انسان اخلاقِ حسنہ کے ایسے گلستان میں رہتا ہے جس میں عفو و درگزر، عدل و انصاف، شفقت و نرمی، عفت و پاکیزگی، ایثار و ہمدردی، جود و سخا اور تحمل مزاجی و بردباری کے پھول کھلتے ہیں، ہر پھول کی اپنی الگ خوشبو ہے لیکن تحمل مزاجی ایسا پھول ہے جس کی مہک پورے معاشرے کو لالہ زار بنا سکتی ہے۔

تحمل مزاجی کے معنی: تحمل یعنی حلم سے، اس کا معنی ہے ناگواری اور غصہ کے اظہار پر قدرت کے باوجود نرمی سے کام لینا اور پُرسکون اور مطمئن رہنا۔ (کتاب التعریفات، ص ۱۰۰ملخصاً)

تحمل مزاجی کو قرآنِ پاک میں متقین کے اوصاف میں بیان کیا گیا ہے چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے: وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ ترجمۂ کنزالعرفان: اور غصہ پینے والے (پ4، اٰل عمرٰن: 134) اس آیتِ مبارکہ میں متقین کے چار اوصاف بیان کئے گئے جن میں سے ایک غصہ پی جانا بھی ہے۔ (صراط الجنان، 2/ 54) جبکہ احادیثِ طیبہ میں بھی اس کے کئی فضائل آئے ہیں۔

❶ پانچ چیزیں رسولوں علیہم السلام کی سنت ہیں، ان میں سے ایک حلم یعنی بُردبار ہونا ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 2/ 24، حدیث:8) ❷ بے شک مسلمان مرد بُردباری کی وجہ سے روزہ دار و شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 2/ 27، حدیث:18)

سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تحمل مزاجی اور عفو و درگزر کے پیکر تھے، ایسے حالات و واقعات کہ جہاں بڑے سے بڑے تحمل مزاج کا بھی ظرف جواب دے جائے، شفیق و کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں بھی تحمل مزاجی کا ثبوت دیا اور کسی قسم کی انتقامی کارروائی نہ کی۔ سفرِ طائف اور اہلِ مکہ کے مظالم پر صبر و تحمل کے واقعات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ہمیں بھی اپنے کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے۔

آج کہیں بھائی بھائی کا دشمن ہے تو کہیں خاندانوں میں خانہ جنگی کا ماحول ہے، کہیں گھر میدانِ جنگ کا منظر پیش کر رہے ہیں تو کہیں عزیز دوستوں میں ناچاقیاں ہیں، الغرض! نفرتوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے اور محبتوں میں روز بروز کمی آتی جارہی ہے، بعض اوقات معمولی سی بات پر لوگ باہم دست و گریباں نظر آتے ہیں، ان تمام چیزوں کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہمارے اندر برداشت کا مادہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ لڑائی جھگڑے والی باتوں پر اگر ایک فریق بھی تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرے تو فتنے کے جراثیم اپنی موت آپ مرجائیں۔ یاد رکھئے! تحمل مزاجی ایسی بہترین ڈھال ہے جو دشمن کو بھی موم بنا سکتی ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تحمل مزاجی اور بردباری کو فروغ دیں تاکہ معاشرہ الفت و محبت کی خوشبو سے سرشار ہوجائے۔

حضرت سیّدُنا امام زینُ العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک شخص نے آپ کو بُرا بھلا کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سیاہ رنگ کی چادر اُتار کر اسے دے دی اور اسے ایک ہزار درہم دینے کا بھی حکم دیا۔ (احیاء العلوم، 3/ 544) علما فرماتے ہیں کہ اس طرح حضرت سیّدُنا امام زینُ العابدین رضی اللہ عنہ نے پانچ اچھی خصلتوں کو جمع کیا: ❶ بُردباری (تحمل مزاجی) ❷ تکلیف نہ دینا ❸ اس شخص کو اللہ پاک سے دُور کرنے والی بات سے بچانا ❹ توبہ اور ندامت پر اُکسانا ❺ اور بُرائی کے بدلے بھلائی کرنا۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے معمولی دُنیا کے بدلے یہ تمام چیزیں خرید لیں۔ (احیاء العلوم، 3/ 544)

اللہ کریم ہمیں اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مؤمن کی شان

قسط 02

راشد علی عطاری مدنی

گزشتہ سے پیوستہ

◆ مسلمان ایمان پر قائم رہنے والا اور ہر طرح کے امتحان میں ثابت قدم رہنے والا ہوتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ (پ24، حٰمٓ السجدۃ:30)

◆ مسلمان عذابِ جہنم سے اللہ کریم کی پناہ و مغفرت مانگتا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غل (پھندا) ہے بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

(پ19، الفرقان: 65-66)

◆ مسلمان نہ تو اللہ کی نعمتوں کو ضائع کرتا اور اسراف، فضول خرچی کرتا ہے اور نہ ہی کنجوسی و بخل سے کام لیتا ہے بلکہ اعتدال میں رہتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: [illegible] بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔ (پ19، الفرقان:67)

◆ مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہتا اور باہم صلح و محبت کا معاملہ رکھتا ہے۔ کبھی کسی معاملے میں مسلمان بھائیوں میں شکررنجی (ناراضی) ہو بھی جائے تو صلح کرواتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو۔ (پ26، الحجرات:10)

◆ مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے بخشش و مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ28، الحشر:10)

◆ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی نہیں کرتا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ (پ26، الحجرات:12)

◆ مسلمان امانت کی حفاظت کرتا اور وعدہ و عہد کی پابندی کرتا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

(پ18، المؤمنون:8)

◆ مسلمان اپنے ماں باپ کے ساتھ ہمیشہ نرمی سے پیش آتا، ان کے حقوق کا خیال رکھتا اور ہر طرح سے ان کی خدمت میں پیش پیش رہتا ہے، ان کے آگے اُف تک نہیں کہتا اور ان کے بڑھاپے میں تو اور بھی زیادہ نرمی و محبت سے کام لیتا ہے۔ ارشادِ ربِّ کریم ہے: [illegible]

[illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف) تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ (پ15، بنیٓ اسرآءیل: 23)

◆ مسلمان بھلائی اور نیکی کے کاموں کی طرف جلد بڑھنے والا ہوتا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿اُولٰٓىٕكَ یُسٰرِعُوْنَ [illegible] سٰبِقُوْنَ۝﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہنچے۔ (پ18، المؤمنون: 61)

◆ مسلمان ازدواجی معاملات میں بھی اپنے پیارے اللہ اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کی پیروی کرتا ہے اور بیویوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ان سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ (پ4، النسآء: 19)

◆ مسلمان جانتا ہے کہ اسے فضول نہیں بلکہ اللہ کریم کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ قراٰن پاک میں ارشاد ہے: ﴿اَفَحَسِبْتُمْ [illegible]﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔ (پ18، المؤمنون: 115)

ایک مقام پر ارشاد ہوا: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (پ27، الذّٰریٰت: 56)

◆ مسلمان فضولیات اور بیہودہ باتوں اور کاموں سے دور رہنے والا ہوتا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَۙ۝﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ (پ18، المؤمنون: 3)

◆ مسلمان نفسانی خواہشات کی پیروی میں گناہوں کی دلدل میں نہیں گرتا بلکہ اپنی شرمگاہ کو گناہ سے بچاتا ہے۔ ربِّ کریم کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (پ18، المؤمنون: 5)

◆ مسلمان جھوٹ، فحش کلامی، گالی گلوچ اور بے حیائی جیسی حرکات سے دور رہتا ہے اور ہرگز شیطان کی پیروی نہیں کرتا۔ ارشادِ خداوندی ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا۔ (پ2، البقرۃ: 168، 169)

◆ مسلمان سود جیسی نحوست و لعنت سے بچتا اور اللہ و رسول کے اعلانِ جنگ سے ڈرتا ہے، کیونکہ سود نہ چھوڑنے والوں سے اللہ کریم نے اعلانِ جنگ فرمایا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔ (پ4، اٰل عمرٰن: 130)

◆ مسلمان زمین پر نرمی سے چلتا ہے اور تکبر و غرور اور اکڑ کر نہیں چلتا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: [illegible] الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔ (پ19، الفرقان: 63)

◆ مسلمان جاہلوں سے بلاوجہ الجھ کر بحث و مباحثہ میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا بلکہ سلام کرتے ہوئے اپنی راہ چلا جاتا ہے۔ قراٰن کریم میں ارشاد ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔ (پ19، الفرقان: 63)

◆ مسلمان حلال روزی و رزق کھاتا اور اللہ پاک اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حرام کردہ چیزوں سے بچتا ہے۔ ارشادِ مولائے کریم ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔ (پ6، المآئدۃ: 1)

◆ مسلمان قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد ایک دن اٹھایا جائے گا اور دنیا میں گزاری ہوئی زندگی کے بارے میں حساب کتاب ہوگا۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ۝﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (پ19، النمل: 3)

◆ مسلمان تلاوتِ قراٰن کرتا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿یَتْلُوْنَ [illegible]﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔ (پ4، اٰل عمرٰن: 113)

تلفظ درست کیجئے!

[illegible]	[illegible]
اِبتدا	اِبتدا
آخرت	حیات
تَفرّق	اِنفاق
چارہ	چارہ
مَعنیٰ	آمدنی

(اردو لغت تاریخی اصول پر، جلد 1، 2، 7)

قصیدۂ بُردہ شریف کب اور کیسے لکھا گیا؟

ابو الحسان عطاری مدنی

پیارے اسلامی بھائیو! اشعار کی صورت میں سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدح و ثنا کرنے کا سلسلہ طویل عرصے سے جاری ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان، تابعین، تبعِ تابعین، علمائے کاملین اور محدثین رحمۃُ اللہِ علیہم اجمعین اور دیگر عاشقانِ رسول ہر دور میں محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدح و ثنا میں مصروف رہے ہیں۔

سدابہار کلام: یوں تو ہر دور میں سیدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف و توصیف میں دنیا کی مختلف زبانوں میں بے شمار کلام لکھے گئے لیکن چند کلام ایسے ہیں کہ وقت گزرتا رہا مگر ان کی مقبولیت اور شہرت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ انہی میں سے ایک "قصیدۂ بُردہ" ہے جو سدابہار اور تقریباً 750 سال سے مقبولِ خاص و عام ہے، اس قصیدے کا اصل نام "اَلْکَوَاکِبُ الدُّرِّیَّۃُ فِیْ مَدْحِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ" ہے۔

[illegible]: اس مبارک قصیدے کو لکھنے کی سعادت حضرت سیّدُنا امام شرفُ الدّین محمد بُوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ کو حاصل ہوئی۔ آپ اپنے زمانے کے ممتاز عالم تھے جبکہ فصاحت و بلاغت میں تو آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

[illegible]: ایک بار آپ کہیں سے واپس گھر تشریف لا رہے تھے، جب ایک گلی میں داخل ہوئے تو ایک بزرگ سے سامنا ہوا جنہوں نے پوچھا: کیا آپ نے گزشتہ رات خواب میں سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی ہے؟ امام بُوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس رات زیارت نہیں کی تھی لیکن بزرگ کی یہ بات سن کر میرا دل اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت اور عشق سے سرشار ہو گیا۔ گھر پہنچ کر جب میں سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے درمیان اس طرح موجود ہیں جس طرح ستاروں کے جھرمٹ میں چاند جگمگاتا ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو میرا دل محبت اور خوشی سے لبریز تھا اور اس کے بعد میں نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدح و ثنا میں کئی قصیدے لکھے۔

فالج دور ہو گیا: امام بُوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: (کچھ عرصے بعد) مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور میرے جسم کا نصف حصہ مفلوج ہونے کے باعث میں چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا۔ میں نے اس حالت میں سوچا کہ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف میں ایک قصیدہ مرتب کروں اور اس کے وسیلے سے اللہ پاک سے شفا طلب کروں، چنانچہ میں نے ایک قصیدہ تیار کیا۔ جب میں سویا تو خواب میں محمدِ عربی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی، میں نے پورا قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ (قصیدہ سن کر) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے جسم پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور اپنی مبارک چادر مجھے اوڑھا دی، جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میرے جسم کا فالج دور ہو چکا تھا۔ (عمدۃ الشہدۃ، ص37، 39 ملخصاً)

[illegible] پایا: شارحِ قصیدۂ بُردہ شریف علامہ سیّد عمر بن احمد آفندی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا امام بُوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب خواب میں رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنا مرتب کردہ قصیدہ سنایا تو یہ مصرع سنا کر رُک گئے: فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ ارشاد ہوا: (آگے) پڑھو

عرض کی: یَا رسولَ الله! مجھے اس شعر کا دوسرا مصرع نہیں مل سکا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوسرا مصرع سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے امام! کہو: وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ (عصیدۃ الشہدۃ، ص39) ان دونوں مصرعوں کا ترجَمہ یہ ہے: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں ہمارے علم کی انتہا یہ ہے کہ آپ بشر (یعنی انسان) ہیں اور اللہ پاک کی تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

قصیدۂ بُردہ شریف سننے کی برکت: امام بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بادشاہ کے ایک وزیر جن کا نام بہاؤ الدین تھا، انہوں نے قصیدۂ بُردہ شریف کی نقل (copy) حاصل کی اور یہ عہد کیا کہ اس قصیدۂ مبارکہ کو روزانہ ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑا ہو کر سُنوں گا۔ اس انداز میں قصیدۂ بُردہ سننے کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ ان کے دین و دنیا کے بہت سے کام پورے ہوئے اور مصیبتیں دُور ہوگئیں۔ (طیب الوردہ، ص23)

[illegible] شریف کی مقبولیت: اے عاشقانِ رسول! کسی کتاب یا کلام کی مقبولیت کی ایک دلیل اہلِ علم کا اسے ہاتھوں ہاتھ لینا اور اہمیت دینا بھی ہے۔ قصیدۂ بُردہ شریف کی عالمگیر مقبولیت اور شہرت کا عالَم یہ ہے کہ دنیا کی کئی زبانوں میں اس کے ترجمے اور شروحات موجود ہیں۔ بعض عاشقانِ رسول نے تو اس کا مکمل یا جُزوی ترجمہ منظوم (یعنی اشعار کی صورت) میں بھی کیا ہے۔ متعدد علما اور شعرا نے اس مبارک قصیدے پر تَخْمِیس، تَسْبِیع، تَشْطِیر، تَذْیِیل اور تَضْمِین[1] لکھی ہیں۔ ایک عالم صاحب کا بیان ہے کہ میں نے قصیدۂ بُردہ پر لکھی گئی 35 تخمیسات دیکھی ہیں۔

(کشف الظنون، 2/1331، طیب الوردہ، ص10)

[illegible] کثیر علمائے کرام نے قصیدۂ بُردہ کی شروحات تحریر فرمائی ہیں یہاں تک کہ بعض علما نے اس کی دو دو شروحات لکھیں، ایک مختصر دوسری تفصیلی۔ ایک عالم صاحب نے قصیدۂ بُردہ شریف کی ایک شرح عربی اور دوسری تُرکی زبان میں تحریر فرمائی۔ امام جلالُ الدّین محمد بن احمد مَحَلّی شافعی، شارحِ بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی اور علامہ نورُ الدّین علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہم جیسی مشہور علمی شخصیات نے بھی قصیدۂ بُردہ کی شروحات لکھی ہیں۔ (کشف الظنون، 2/1332)

قصیدۂ بردہ شریف کی ایک شرح "عَصِیْدَۃُ الشُّہْدَۃ" کے نام سے مفتیِ مدینہ حضرت علامہ سیّد عمر بن احمد آفندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی جسے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے شائع کیا ہے۔

بیماریوں کا علاج: اے عاشقانِ رسول! ادب و تعظیم کے ساتھ قصیدۂ بُردہ شریف پڑھنا نہ صرف اَجر و ثواب کے حُصول کا باعث ہے بلکہ اس کی بدولت کئی دُنیوی آفات اور بیماریاں دُور ہوتی اور جائز مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے قصیدۂ بُردہ کی کئی کثیر برکات کا ذکر فرمایا ہے، مثلاً زبان میں لُکنت اور دمہ کا علاج، آسیب سے شفایابی وغیرہ۔ تفصیل جاننے کے لئے 22 صفحات پر مشتمل مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "قصیدۂ بُردہ سے رُوحانی علاج" ملاحظہ فرمایئے۔

فیضانِ قصیدۂ بُردہ کی ایک جھلک: پیارے اسلامی بھائیو! بارگاہِ رسالت مآب میں مقبول اس مبارک قصیدے کے فضائل اور خوبیوں کو ایک مختصر مضمون میں بیان کرنا دُشوار ہے۔ بہر حال قصیدۂ بُردہ شریف ایک قول کے مطابق 161 اشعار پر مشتمل ہے اور ہر شعر اپنی مثال آپ ہے، نمونے کے طور پر قصیدۂ بُردہ شریف کے تین اشعار اور ان کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے:

(1) دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

(2) فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

(3) فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهٗ

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

یعنی عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو دعویٰ کیا تھا (یعنی انہیں خدا یا خدا کا بیٹا کہا تھا) اسے چھوڑ دو اور اس کے علاوہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف میں جو چاہو کہو۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات کی طرف جو شرف چاہو منسوب کرو اور آپ کی قدر و عظمت کو جس قدر چاہو بلند و بالا کہو کیونکہ آپ کی فضیلت کی ایسی کوئی حد نہیں ہے جسے انسان بیان کرسکے۔[2]

اللہ کریم ہمیں ادب و احترام کے ساتھ قصیدۂ بُردہ شریف پڑھنے، سمجھنے اور اس کی برکتیں پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تخمیس، تسبیع، تشطیر، تذییل اور تضمین علمِ شاعری کی اصطلاحات ہیں۔ [illegible] تین مصرعوں کا اضافہ کرنا تخمیس [illegible] ہر شعر کے درمیان دو مصرعوں کا اضافہ کرنے کو تشطیر جبکہ ہر شعر کے نیچے چند مصرعوں کا اضافہ کرنے کو تذییل کہتے ہیں۔

(2) امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: [illegible] الوہیت کے (یعنی خدا ہونے اور [illegible]) جو چیزیں لازم ہیں ان کے علاوہ جملہ فضائل و کمالات حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لئے ثابت ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/ 656)

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

باتوں سے خوشبو آئے

دور و نزدیک سے خوبصورت دکھائی دیتے

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دُور سے دیکھنے پر بہت خوبصورت اور قریب سے زیارت کرنے پر نہایت حسین معلوم ہوتے تھے۔

(ارشادِ حضرت سیّدتنا اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا)(الشفاء، 1/61)

دیواریں روشن ہو جاتیں

میں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہ دیکھا، گویا آپ کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا ہوا لگتا تھا۔ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکراتے تو دانتوں کی چمک سے دیواریں روشن ہو جایا کرتی تھیں۔ (ارشادِ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)(الشفاء، 1/61)

راستہ مہک اٹھتا

رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی مقام سے گزر فرماتے تو پیچھے آنے والا شخص خوشبو سے جان لیتا کہ آپ یہاں سے گزرے ہیں۔

(ارشادِ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ)(الشفاء، 1/63)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

عالِمِ دین کا مرتبہ

عالِمِ دین سُنّی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمدٌ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا نائب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 23/649)

تعظیم کے مختلف طریقے

حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی تعظیم جس طریقہ سے کی جائے گی حَسَن و محمود رہے گی اور (تعظیم کے) خاص طریقوں کے لئے جداگانہ ثبوت کی ضرورت نہ ہو گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/764)

ایمان کی بنیاد

اہلِ سنّت و جماعت کا مدارِ ایمان حضور سید المرسلین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی محبت ہے۔ جب تک اپنے ماں، باپ، اولاد، تمام جہان سے زیادہ حضور کی محبت نہ رکھے (کامل) مسلمان نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/486)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

خوش نصیب اولاد

سلیقہ مند اولاد اپنے والدین کے سامنے بلند آواز سے بات نہیں کرتی بلکہ ان کا ادب کرتی اور ان کے ہاتھ پاؤں چومتی ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 9 رمضان المبارک 1436ھ)

زبان کی حفاظت کی اہمیت

جو بات دو ہونٹوں میں نہیں سمائی وہ کہیں نہیں سمائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 9 رمضان المبارک 1432ھ)

میٹھے بول کا فائدہ

جب بھی بولیں اچھا بولیں کہ میٹھے بول میں ایسا سحر (جادو) ہے کہ سرکش (نافرمان و باغی) مطیع (اطاعت گزار) ہو جاتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1436ھ)

ایک کام کئی طریقوں سے ہو سکتا ہے!

محمد آصف عطاری مدنی

ایک ٹیچر نے اپنی کلاس کے 60 اسٹوڈنٹس کو ایک ایک غبارے (Balloon) میں ہوا بھرنے کا کہا، پھر ہر غبارے پر اس طالبِ علم کا نام لکھوا کر تمام غبارے ایک کمرے میں ڈلوا دیئے پھر اسٹوڈنٹس سے مخاطب ہوا: آپ کے پاس 10 منٹ ہیں، اس کے بعد ہر ایک کا غبارہ اس کے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ اب سب نے کمرے میں جا کر اپنا غبارہ تلاش کرنا شروع کیا، حالت یہ تھی کہ 60 اسٹوڈنٹس تلاش کرنے والے تھے اور 60 ہی غبارے! ایسے میں جو کوئی غبارہ اٹھاتا وہ کسی اور کا نکلتا چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ دس منٹ کا وقت ختم ہونے کے بعد چند ہی طلبہ کو اپنا غبارہ مل سکا باقی خالی ہاتھ تھے۔ اب ٹیچر نے اسٹوڈنٹس سے کہا کہ آپ نے روایتی طریقہ (Traditional Method) اپنایا کہ سب نے ایک ساتھ کمرے میں گھسنے اور صرف اپنا غبارہ تلاش کرنے کی کوشش کی تو آپ سب کامیاب نہ ہو سکے۔ ذرا سوچئے! اگر آپ یہ حکمتِ عملی (Strategy) اپناتے کہ آپ ایک ایک کرکے اندر جاتے اور جو غبارہ ہاتھ لگتا اسے لے کر باہر آجاتے اور اس طالبِ علم کو دے دیتے، یوں شاید دس منٹ سے پہلے ہی آپ لوگوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں اس کا غبارہ پہنچ جاتا، کیونکہ میں نے یہ شرط (Condition) تو رکھی ہی نہیں تھی کہ آپ صرف اپنا غبارہ باہر لائیں گے دوسرے کا نہیں! یہ سُن کر طلبہ حیران رہ گئے۔ اس کے بعد ٹیچر نے انہیں نصیحت کی کہ دیکھئے! جو ہر وقت صرف اپنا مفاد (Personal Interest) پیشِ نظر رکھتا ہے کہ دوسروں کو ملے نہ ملے مجھے فلاں چیز مل جائے تو دوسرے بھی اس کے فائدے کا خیال نہیں کرتے، اسی طرح جو شخص دسترخوان پر دوسروں کا پیٹ بھرنے کے لئے قربانی دے گا تو آٹومیٹک کوئی دوسرا بھی اس کا پیٹ بھرنے کی فکر کرے گا، مشہور ہے: "کر بھلا ہو بھلا" میں نے اپنی زندگی میں یہی سنا اور دیکھا ہے کہ جو لوگ کُھلے دل کے ہوتے ہیں، دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کنجوسی نہیں کرتے وہ اُن لوگوں کے مقابلے میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں جو ہر وقت صرف اپنے لئے کچھ نہ کچھ سمیٹنے کی فکر میں رہتے ہیں، پیارے طلبہ! آپ بھی اللہ کریم کی رضا کیلئے اس اصول کو اپنا کر دیکھئے، کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس فرضی حکایت میں سیکھنے کیلئے بہت کچھ ہے۔ ہم زندگی میں بہت سارے کام کرنا چاہتے ہیں، لیکن سب نہیں کرپاتے بلکہ کچھ ہو جاتے ہیں کچھ رہ جاتے ہیں پھر ہم پریشان ہوتے ہیں کہ جو کام ادھورے (Incomplete) رہ گئے وہ کیونکر مکمل ہوں! غور کیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم ہر کام کو مخصوص اور روایتی انداز میں کرنے کے عادی ہوں، مثلاً 4 حاصل کرنے کیلئے عام طور پر 2 میں 2 کو جمع کیا جاتا ہے یا پھر 2 کو 2 سے ضرب دی جاتی ہے اور نتیجہ 4 نکلتا ہے، حالانکہ ضرورت پڑنے پر اسے مزید کئی طریقوں (Methods) سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے، مثلاً

(12/3=4)　(17-13=4)　(3+1=4)

(3+5-4=4)　(9-5=4)　(5-1=4)

مثال (Example) بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اپنا طریقہ بدل کر دیکھئے ہو سکتا ہے کہ ہماری نئی حکمتِ عملی کامیاب ہو جائے اور ہم ناکامی سے بچ جائیں۔ اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ... فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا یعنی حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے، لہٰذا مومن اسے جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(ترمذی، 4/314، حدیث: 2696)

اے عاشقانِ رسول! آپ نے حضرت سیدنا لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کا

نام تو سنا ہو گا، یہ حضرت سیّدنا ایوب علیہ السّلام کے بھانجے تھے۔ انہیں "حکیم" اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ پاک نے ان کو حکمت و دانائی سے نوازا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے حکمت بھرے فرامین میں سے یہ بھی ہے: میرے بیٹے! اتنا میٹھا بھی نہ بن کہ تجھے نگل لیا جائے اور نہ اتنا کڑوا ہو جا کہ تجھے اُگل (یعنی باہر پھینک) دیا جائے۔ (شعب الایمان، 6/231، رقم: 4801)

حکمت عقل و سمجھ کو بھی کہتے ہیں اور معاملہ فہمی اور کاموں میں پختگی کو بھی حکمت کہا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، 7/484 ملخصاً)

حکمت و دانائی (Wisdom) کی ضرورت کہاں نہیں ہوتی، زندگی میں کامیابیاں سمیٹنی ہوں یا ناکامیوں سے بچنا ہو، حکمتِ عملی کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ اس بات کو ایک فرضی حکایت سے سمجھتے ہیں۔ پرانے دور کا ایک بادشاہ (King) کئی دنوں سے پریشان دکھائی دے رہا تھا، ایک پرانے اور خاص دوست (Best friend) نے سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ کچھ عرصے سے عجیب معاملات دیکھ رہا ہوں کہ جو بھی اہم بات میں اپنے وزیروں (Ministers) کے ساتھ شیئر کرتا ہوں وہ عوام میں پہنچ جاتی ہے، یوں شاہی راز کھل جاتے ہیں جس کا نقصان ہوتا ہے، میں نے کافی جانچ پڑتال (Investigation) کی ہے لیکن راز کھولنے والا پکڑا نہیں جا سکا۔ دوست نے مشورہ دیا کہ تم ہر وزیر سے اکیلے میں ملاقات کرو اور ہر ایک کو الگ الگ رازکی بات کہو پھر دیکھو کہ کون سی بات عوام میں مشہور ہوتی ہے! یوں تمہارا مجرم پکڑا جا سکتا ہے۔ بادشاہ نے اسی رات ہر وزیر کو الگ بات رازدارانہ انداز میں بتائی اور تاکید کی کہ کسی اور سے نہ کہنا، دوسرے دن شام تک وہ بات مشہور ہو گئی جو بادشاہ نے طارق نامی وزیر سے کہی تھی یوں رفیقِ خاص کی بتائی ہوئی حکمتِ عملی (Strategy) کی بدولت شاہی راز کھولنے والا پکڑا گیا۔

17 حکمت عملیاں

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! چند حکمتِ عملیاں پیشِ خدمت ہیں، موقع و کیفیت کے مطابق ان پر عمل کرکے دیکھئے اِن شآءَ اللہ مفید پائیں گے: (1) بچوں کی ضد کے حوالے سے کثیر والدین پریشان رہتے ہیں، بچے کے ہر مطالبے کے جواب میں "نہیں، ہرگز نہیں" کہنے کے بجائے "کچھ دو کچھ لو" کی پالیسی پر عمل کی صورت میں ان کی پریشانی کم ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ بچوں کا وہ مطالبہ (Demand) جو نقصان دہ نہ ہو مان جائیں اور جو نقصان دہ ہو اس کا کوئی متبادل (Substitute) بچے کو فراہم کرنے کی کوشش کریں مثلاً بچہ کھلونا پستول سے کھیلنا چاہتا ہے تو اسے کھلونا جیپ یا کار دے کر بہلایا جا سکتا ہے۔ اگر آپ اس کی ہر بات پر اپنی بات منوانے کی کوشش کریں گے تو وہ بھی اپنی منوانے کی کوشش کرے گا یوں ضد کے مقابلے میں ضد جنم لے گی اور پریشانی پیدا ہو گی (2) بروقت کی دانٹ ڈپٹ بچے کو ڈھیٹ کر دیتی ہے مگر انعام و ترغیب کا انداز اپنا لیا جائے تو آپ اپنی بات قدرے آسانی سے منوا سکتے ہیں، حضرت سیّدنا زُبید ایامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے محلّے کی مسجد میں مؤذّن تھے۔ آپ بچوں کو کہا کرتے: بچو! آؤ نماز پڑھو، میں تمہیں اخروٹ دوں گا۔ بچے آکر نماز پڑھتے پھر آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ ہم نے ان سے کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: اس میں میرا کیا جاتا ہے کہ میں ان کے لئے پانچ درہم کے اخروٹ خریدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/35، رقم: 6220) لیکن یہ خیال رہے کہ بچے سے جس انعام (Gift) کا وعدہ کیا جائے وہ اس کو دیا بھی جائے ورنہ وہ آئندہ قابو میں نہیں آئے گا (3) "اینٹ کا جواب پتھر سے دینا" اکثر نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، نرمی (Politeness) بہترین حکمتِ عملی ہے کیونکہ آگ کو پانی سے بجھایا جا سکتا ہے آگ سے نہیں (4) "رائی کا پہاڑ بنانے والے (یعنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑا سمجھنے والے)" پریشان نہیں ہوں گے تو کون ہو گا؟ چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز (Ignore) کرنا سیکھئے ورنہ زندگی مشکل ہو جائے گی، چھوٹی چھوٹی باتوں کو بلاوجہ نوٹ کرنے والے کو لوگ اہمیت دینا چھوڑ دیتے ہیں (5) جب تک شرعاً و عرفاً لازم نہ ہو جائے کسی کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی (Interference) نہ کیجئے کہ فلاں کو یہ پہننا چاہئے، یہ کھایا کرے، یہاں نہ جائے، وہاں نہ جائے، یہ چیز خریدنے کی کیا ضرورت تھی؟ وغیرہ، ورنہ لوگ آپ سے تنگ آجائیں گے اور کترانے لگیں گے (6) کی طرح آفس، ادارے، اسکول کالج وغیرہ کے اجتماعی معاملات میں بھی وہی شخص کامیاب رہتا ہے جو دوسروں کے لئے بات بات پر مسائل کھڑے نہیں کرتا، اس لئے "No Problem Man" بن کر رہیں، لوگ بھی آپ کے لئے مسائل کھڑے نہیں کریں گے۔ ذاتی مفادات (Personal Interests) کو اجتماعی فائدوں کی خاطر قربان کرنا سیکھئے لوگ آپ کے ساتھ رہنا پسند کریں گے (7) کچھ کاموں کے لئے کچھ لوگ خاص ہوتے ہیں، انہیں اپنا کام کرنے دیجئے، قصاب (Butcher) کی دُکان پر جا کر اسے گوشت کاٹنے کے طریقے سمجھانا اور بس ڈرائیور کو ڈرائیونگ سکھانا شروع نہ کر دیں بلکہ اس بات کو پیشِ نظر رکھیں: "جس کا کام اسی کو ساجھے" (8) بڑی رقم یا قیمتی چیز کہیں لے کر جا رہے ہوں تو بار بار جیب یا بیگ پر ہاتھ رکھ کر اسے چیک نہ کریں ورنہ جس "چور یا ڈکیت" سے آپ بچنا چاہ رہے ہیں وہ آپ کے انداز کی وجہ سے سمجھ جائے گا کہ اس کے پاس "مال" موجود ہے (9) کسی کو افسوسناک خبر یک دم (Suddenly) نہ دیجئے کہ "تمہاری دکان آگ میں جل گئی"، "تمہارے جوان بیٹے کا انتقال ہو گیا" وغیرہ بلکہ پہلے مناسب تمہید قائم کریں، جیسا کہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کو بیٹے کی موت کی خبر اس انداز میں دی کہ پہلے ان سے سوال کیا: اے میرے پیارے شوہر! مجھے بتائیے کہ

اگر ہمارے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو بُرا ماننے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں! امانت والے کو اس کی امانت راضی خوشی دے دینی چاہئے۔ شوہر کا یہ جواب سُن کر حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے بتایا: میرے سرتاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچّہ جو ہمارے پاس خدا کی ایک امانت تھا، آج خدا نے وہ امانت واپس لے لی، ہمارا بچّہ فوت ہوگیا۔ (عیون الحکایات، ص 141 ملخصاً) (10) بریک فیل ہوجائے یا گاڑی کا ٹائر پھٹ جائے تو سب سے پہلا کام یہ کریں کہ اپنے اعصاب (Nerves) قابو میں رکھیں اور بدحواس نہ ہوں، کہتے ہیں کہ ٹائر پھٹنے کی صورت میں گھبرا کر فوراً بریک نہیں لگانی چاہئے، ورنہ گاڑی اُلٹ سکتی ہے والعیاذ باللہ (11) اگر کسی کو اُلٹے سیدھے نام سے پکارا جائے مثلاً "آلو!"، "پھاوڑا"، "ٹرینچھو!" تو اگرچہ یہ سخت دل آزار اور حرام ہے لیکن اگر وہ آئندہ کے لئے پریشانی سے بچنا چاہتا ہے تو چڑے نہیں اور مشتعل نہ ہو ورنہ پکارنے والے بالخصوص اسے ٹارگٹ بنالیں گے، ہاں! ایسا کرنے والوں کو نرمی سے سمجھانا بھی مفید ہے (12) کسی محفل میں جائیں تو پہلی قطار (Row) کی نشستوں (Seats) پر بیٹھنے سے گریز کریں کیونکہ جگہ نہ ہونے کی صورت میں آپ سے بھی اہم شخص آنے پر آپ کو (اور بعض مرتبہ) نشست خالی کرنا پڑ سکتی ہے پھر آپ کو دوسری تیسری نہیں بلکہ آخری قطار میں جگہ ملے گی، اس لئے دوسری یا تیسری قطار میں بیٹھنے میں عافیت اور عزّت کا تحفّظ ہے (13) کوئی جانور یا پرندہ مثلاً کتّا، شہد کی مکھی، بھڑ، یا چیل پیچھے پڑ جائے تو جانور کے مزاج کے مطابق حکمتِ عملی (Strategy) اپنایئے کیونکہ بعض جانور ایسے ہوتے ہیں جن کے سامنے رُک جائیں تو پیچھا چھوڑ دیتے ہیں، بعض کے سامنے نارمل رفتار سے چلتے جائیں تو وہ پیچھے نہیں آتے۔ شہد کی مکھی کے سامنے اُلٹے سیدھے ہاتھ چلائیں گے تو مشاہدہ (Observation) ہے کہ وہ آپ پر اور شدّت سے حملہ کرے گی۔ کس جانور یا پرندے یا کیڑے کے سامنے کیا ردِّعمل (Reaction) کرنا ہوتا ہے، اس کے لئے درست معلومات ہونا ضروری ہے ورنہ لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں مثلاً کتّا پیچھے پڑے تو لوگ گھبرا کر دوڑ لگا دیتے ہیں لیکن کتّا بھی ان کے پیچھے بھاگنے لگتا ہے پھر وہ کسی چیز سے ٹکرا کر گر جاتے ہیں اور کتّے کے قابو میں آجاتے ہیں، الغرض ہر کتّے کے سامنے بھاگنا مفید نہیں بلکہ بعضوں کے سامنے رُک جانا فائدہ مند ہوتا ہے بعضوں کے سامنے نارمل رفتار سے ان کو لفٹ کرائے بغیر چلتے رہنے سے انسان ان کی رینج سے باہر نکل آتا ہے اور اگر کتّا آوارہ اور پاگل ہو تو ہر صورت اس کی رینج (Range) سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ زندگی سے بھی ہاتھ دھو سکتے ہیں، الغرض جیسا جانور ویسی حکمتِ عملی (14) ہجوم (Crowd) میں پھنس جائیں تو دوسروں کو دھکے دے کر جگہ بنانے کی کوشش آپ کو تھکا دے گی اور دوسروں کو تکلیف بھی ہوگی جیسے جیسے جگہ بنتی جائے آگے بڑھتے جائیں گے تو ہجوم سے نکلنے میں زیادہ مشقّت نہیں اٹھانی پڑے گی (15) اسی طرح اگر ہجوم والی جگہ پر کہیں بھگدڑ مچ جائے تو آپ بدحواس ہو کر ان کے ساتھ نہ بھاگیں بلکہ نارمل چلتے ہوئے کسی ستون یا گاڑی یا عمارت کی آڑ میں رُک جائیں یا کسی اونچی جگہ چبوترے وغیرہ پر چڑھ جائیں، جب حالات نارمل ہوجائیں تو وہاں سے فوراً نکل جائیں (16) بعض والدین اور بڑے بوڑھے کیفیت دیکھتے ہیں نہ وقت! بچّوں کو وقت بے وقت لیکچر دیتے رہتے ہیں، ایسا نہ کیجئے ورنہ بچّے بور (Bore) ہوجائیں گے اور آپ کی بات پر توجہ نہیں دیں گے، ایک تحقیق کے مطابق کم از کم پانچ اوقات ایسے ہیں جب بچّہ بات کو قبول کرنے کے موڈ (Receptive Mood) میں ہوتا ہے: (۱) جب بچّہ رات کو سونے لگے اس وقت بچّہ learning Mood میں ہوتا ہے، اسی لئے کئی بچّے سوتے وقت کہانی سنانے کی فرمائش کرتے ہیں، اس وقت انہیں سبق آموز کہانی سنائی جائے تو وہ اس سبق کو لمبے عرصے تک یاد رکھیں گے (۲) جب بچّہ آپ کے ساتھ گاڑی یا بس میں بیٹھا ہو، اسی لئے اس وقت بچّہ مختلف سوالات پوچھ رہا ہوتا ہے، اس وقت اگر ہم اسے جھاڑ کر چپ کروادیں گے یا اپنے موبائل میں لگے رہیں گے تو ہم یہ چانس گنوا بیٹھیں گے (۳) کھانے کے دسترخوان پر بھی بچّے کو حسبِ موقع اچھی باتیں سکھائی جاسکتی ہیں (۴) جب بچّہ بخار وغیرہ کی وجہ سے بستر پر ہو اس وقت بھی learning Mood میں ہوتا ہے اس وقت آپ جو بھی نصیحت کریں گے وہ بچّے کے دل میں نقش ہوجائے گی (۵) اسی طرح کسی دفتر یا بس اسٹینڈ یا ریلوے یا ایئرپورٹ کی انتظار گاہ (Waiting Room) میں بھی بہت سی باتیں سکھائی اور سمجھائی جاسکتی ہیں (17) ہمارے ہاں کسی ادارے، اسکول یا جامعہ (University) وغیرہ میں انتظامی معاملات میں کوئی گڑبڑ ہوجائے، پانی ختم ہوجائے یا بجلی چلی جائے وغیرہ تو شکایت کا عمومی انداز یہ ہوتا ہے کہ پہلے تکلیف دِہ انداز میں تنقید کرکے متعلقہ ذمّہ دار (Administrator) کو نااہل اور نکمّا ثابت کیا جاتا ہے، پھر اس سے مسئلہ حل کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، آپ ہی بتایئے کہ کیا وہ افسردہ ہوگا یا خوشی کے مارے جھومے گا اور آپ کا مسئلہ چٹکی بجا کر حل کردے گا بلکہ اگر وہ ضد میں آگیا تو آپ کی شکایت دور ہونے میں غیر معمولی تاخیر بھی ہوسکتی ہے۔ بہرحال اس کا طریقہ یوں بھی تو ہوسکتا ہے کہ پہلے اس کی کسی اچھی کارکردگی پر حوصلہ افزائی کی جائے پھر نرم الفاظ میں مسئلہ بتا کر عاجزانہ لہجے میں اسے حل کرنے کی درخواست کی جائے۔

---

(1) اس حوالے سے امیرِ اہلِ سنّت [illegible]

[illegible] ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں بھی بہت سے بچّوں کی تربیت [illegible] بھی بتائی جاسکتی ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! یاد رہے جو کچھ بیان ہوا یہ فارمولے نہیں بلکہ مشورے ہیں، ان پر عمل آپ نے اپنی فہم و دانائی اور معلومات کی بنیاد پر کرنا ہے۔ بہر حال آپ اسی طرح غور کرتے چلے جائیں کہ جو مسئلہ روایتی طریقے سے حل نہ ہو پائے اسے نئے مختلف انداز اور حکمت عملی سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: جو شخص چالیس دن لگاتار حلال کی روزی کھاتا ہے اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا اللہ پاک اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں۔

(کیمیائے سعادت، 1/344)

الٰہی! اپنی رحمت سے تُو حکمت کا خزینہ دے
ہمیں عقلِ سلیم مولیٰ اپنے شاہِ مدینہ دے

اللہ پاک ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیشے کے اعتبار سے نسبتیں

قسط:02

عبدالرحمٰن عطاری مدنی

گزشتہ سے پیوستہ

اَلْمَاوَرْدِی یہ مَاءُ الْوَرْد (گلاب کا پانی یعنی عرقِ گلاب) بیچنے اور اس کے کام کی طرف نسبت ہے۔ عُلَماء کی ایک جماعت اس نسبت کے ساتھ مشہور ہوئی کیونکہ ان کے آباء و اجداد میں سے کوئی اس کا کام کرتا تھا یا اسے بیچتا تھا۔ ان علماء میں سے ایک قَاضِی الْقُضَاۃ (Chief Justice) ابو الحسن علی بن محمد بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ کی ولادت 364ھ میں ہوئی اور وصال 450ھ میں ہوا۔ منقول ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں اپنی لکھی ہوئی کسی کتاب کو ظاہر نہیں فرمایا اور تمام تصنیف کو ایک مقام پر جمع فرما دیا۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک قابلِ اعتماد شخص سے فرمایا: فلاں مقام پر موجود تمام کتابیں میری تصنیف ہیں، میں نے اپنی نیت کو خالص نہیں پایا اس لئے انہیں ظاہر نہیں کیا۔ جب میری موت کا وقت آئے اور حالتِ نزع طاری ہو تو اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دینا، اگر میں تمہارے ہاتھ کو دبا کر پکڑ لوں تو جان لینا کہ میری کوئی تصنیف مقبول نہیں ہوئی اور تم میری کتابیں لے کر رات کے وقت انہیں دریائے دجلہ میں ڈال دینا، اور اگر میں تمہارا ہاتھ نہ تھاموں اور اپنا ہاتھ دراز کر دوں تو سمجھ جانا کہ میری تصانیف مقبول ہو چکی ہیں اور میں جس خالص نیت کی امید کرتا تھا اس میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اس شخص کا بیان ہے کہ جب حضرت کی وفات کا وقت آیا اور میں نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تو آپ نے میرا ہاتھ نہ تھاما، میں نے جان لیا کہ آپ کی تصانیف مقبول ہو چکی ہیں چنانچہ میں نے آپ کی کتابوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دیا۔

(الانساب للسمعانی، 11/104، 105، وفیات الاعیان، 3/247 ملتقطاً)

اَلنَّسَّاج یہ کپڑے کے نَسْج یعنی بُننے کی طرف نسبت ہے۔ علماء کی ایک جماعت اس نسبت کے ساتھ منسوب ہے، ان ہی بزرگوں میں سے ایک حضرت ابو الحسن خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ ہیں۔ آپ کی ولادت 202ھ میں ہوئی اور وصال 322ھ میں ہوا۔ منقول ہے کہ آپ کے چہرے کا رنگ سیاہ تھا، ایک مرتبہ حج کی ادائیگی سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ کوفہ تشریف لائے تو ایک شخص نے آپ کو پکڑ لیا اور کہا کہ تم میرے غلام ہو اور تمہارا نام خیر ہے۔ آپ نے اس کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کیا بلکہ اس کی بات مان کر اس کے ساتھ چل دیئے۔ اس شخص نے ایک مدت تک آپ سے کپڑا بُننے کا کام کروایا پھر آزاد کر دیا اور کہا کہ تم میرے غلام نہیں ہو۔ کہا گیا ہے کہ اس شخص پر ایک مدت تک یہ شبہ ڈال دیا گیا تھا کہ آپ اس کے غلام ہیں۔ آپ کا اصلی نام محمد بن اسماعیل تھا۔ غلامی سے آزادی کے بعد آپ سے کہا گیا کہ کیا آپ دوبارہ اپنے پہلے نام کی طرف نہیں جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: میں اپنے اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو مجھے ایک مسلمان نے دیا ہے، چنانچہ آپ نے اپنی وفات تک اس نام کو اپنے ساتھ خاص کئے رکھا۔ (الانساب للسمعانی، 12/74، سیر اعلام النبلاء، 11/646، تاریخ الاسلام للذہبی، 7/150، الرسالۃ القشیریۃ، ص326)

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

کیا بیچا ہوا مال واپس لینا دکاندار پر لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات گاہک کوئی چیز خریدنے کے بعد واپس کرنے آتا ہے تو کچھ دکاندار حضرات ایسے ہوتے ہیں جو خوش دلی کے ساتھ واپس لے لیتے ہیں اور کچھ دکاندار حضرات ایسے ہوتے ہیں جو واپس نہیں لیتے۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ چیز بیچنے کے بعد اگر خریدار وہ چیز پسند نہ آنے کی وجہ سے واپس کرنے آجائے تو کیا دکاندار پر واپس لینا لازم ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جب کوئی چیز بیچ دی جائے تو وہ بیچنے والے کی ملکیت سے نکل کر خریدار کی ملکیت میں چلی جاتی ہے، اب اگر خریدار وہ چیز واپس کرنے آئے تو دکاندار پر واپس لینا شرعاً لازم نہیں۔ ہاں اگر اس چیز میں کوئی عیب پیدا گیا تو خریدار واپس کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور اس صورت میں دکاندار پر اس چیز کو واپس لینا بھی لازم ہوگا۔ لیکن بغیر کسی عیب کے محض پسند نہ آنے کی بناء پر واپس کرنے کا اختیار نہیں۔ البتہ اگر دکاندار واپس لینے پر راضی ہو تو واپس لے سکتا ہے جیسے بعض گاہک پرانے یا جان پہچان والے ہوتے ہیں اور ان سے دکاندار چیز واپس لے لیتا ہے تو یہ اس کی مرضی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پرندہ پکڑا اور مالک معلوم نہیں تو کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے آسٹریلین طوطا پکڑ کر اس کے پر کاٹ دیئے اب وہ اڑ نہیں سکتا اس نے مجھے یہ کہہ کر دیا کہ آپ کے گھر میں اور بھی طوطے رکھے ہوئے ہیں یہ بھی رکھ لیں جب اس کے پر بڑے ہو جائیں تو آزاد کر دیجئے گا۔ میں نے اس نیت سے رکھ لیا کہ جب اس کے پر بڑے ہو جائیں گے تو میں اسے دے دوں گا۔ میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ اس معاملے میں کیا کیا جائے یہ ایک گمشدہ چیز تھی انہوں نے پکڑ لیا معلوم نہیں ہے کس کا ہے، اب اس کا کیا کریں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا پرندہ ہے جسے لوگ عموماً پالتے نہیں ہیں وہ اڑ کر گھر میں آجاتا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جو پکڑ لے گا اس کا ہو جائے گا جیسے جنگلی کبوتر یا چڑیا آزاد گھوم رہے ہوتے ہیں عام طور پر کسی کی ملکیت نہیں ہوتے اس طرح کے دیگر پرندے جو پکڑے گا وہ اسی کی ملک ہوں گے۔ جبکہ بعض جانور و پرندے وہ ہیں جن کے بارے میں ہمیں پتہ ہے کہ ان کا کوئی نہ کوئی مالک ہے جیسے آسٹریلین طوطے کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ یہ عام پرندہ نہیں ہے بلکہ لوگ اسے خرید کر پالتے ہیں اور زیادہ تر یہ پنجروں میں رہتے ہیں۔ کبھی پنجرہ کھلا ہوگا تو یہ اڑ گیا ہوگا۔ اس کا حکم لقطے والا ہے کہ اس کی تشہیر کرے اگر مالک مل جائے تو اسے واپس کرے، اگر مالک نہ ملے اور ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب اسے تلاش نہ کرتا ہوگا تو اسے صدقہ کردے۔ واضح رہے کہ اگر پکڑنے والے نے اس نیت سے پکڑ کر خود رکھ لے گا مالک تک نہیں پہنچائے گا تو یہ حرام و گناہ ہے اور یہ غاصب قرار پائے گا۔

بہار شریعت میں ہے: ”باز یا شکرا وغیرہ پکڑا جس کے پاؤں میں جھجھی بندھی ہے جس سے گھریلو معلوم ہوتا ہے تو یہ لقطہ ہے اعلان کرنا ضروری ہے۔ یونہی ہرن پکڑا جس کے گلے میں پٹا یا ہار پڑا ہوا ہے یا پالتو کبوتر پکڑا تو اعلان کرے اور مالک معلوم ہو جائے تو اسے واپس کرے۔“

(بہارِ شریعت، 2/482)

لقطہ کا حکم بیان کرتے ہوئے صدرُ الشّریعہ علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”ملتقط پر

* دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور
محقق اہلِ سنّت

حضرت سیدتنا جویریہ

بنتِ سعید عطاریہ مدنیہ

وہ خوش نصیب خواتین جن کو سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے شرفِ زوجیت حاصل ہے اُن میں سے ایک حضرت سیدتنا جُوَیریہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔

ولادت: اعلانِ نبوت سے تقریباً دو سال پہلے 608 عیسوی میں آپ کی ولادت ہوئی۔ (فیضانِ امہات المؤمنین، ص245 ملخصاً)

نام و خاندان: آپ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے "بَرّہ" تھا۔ سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبدیل کرکے جُوَیریہ رکھا۔ (مسلم، ص911، حدیث:5606) والد کا نام حارث اور آپ رضی اللہ عنہا قبیلۂ بنی مُصطلق سے تعلق رکھتی تھیں۔ (طبقات ابن سعد، 8/92 ملخصاً)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نکاح سے چند روز پہلے آپ رضی اللہ عنہا نے ایک خواب دیکھا جس کے متعلق آپ خود ارشاد فرماتی ہیں: گویا کہ ایک چاند مدینۂ منورہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے چلا ہو، آرہا ہے حتّٰی کہ میری گود میں آگیا۔ جب مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری ہوئی اور ہم قیدی ہوگئے تو مجھے اپنا خواب پورا ہونے کی اُمید ہوگئی۔ (مستدرک للحاکم، 5/35، حدیث:6859 ملخصاً)

چنانچہ غزوۂ مُرَیْسِیع (یعنی غزوۂ بنی مصطلق) کے بعد جب آپ دیگر قیدیوں کے ساتھ مسلمانوں کی قید میں آئیں تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں بدلِ کتابت(1) ادا کرنے اور نکاح کرنے کی پیشکش فرمائی، آپ رضی اللہ عنہا نے بخوشی قبول کرلیا اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں آگئیں۔ (فیضانِ امہات المؤمنین، ص236 ملخصاً)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حضرت جُوَیریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمانے کی خبر جب صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو پہنچی تو انہیں یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ جس قبیلے میں سردارِ دو جہان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نکاح فرمائیں اس قبیلے کا کوئی فرد ان کی غلامی میں رہے چنانچہ ان کے پاس جتنے لونڈی غلام تھے سب کو یہ کہہ کر آزاد کردیا کہ یہ ہمارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَصْہار (یعنی سسرالی رشتے دار) ہیں۔ (ابوداؤد، 4/30، حدیث:3931)

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسے بہت زیادہ خیر و برکت والا نکاح قرار دیتے ہوئے فرماتی ہیں: فَمَا رَاَیْنَا امْرَاَۃً کَانَتْ اَعْظَمَ بَرَکَۃً عَلٰی قَوْمِہَا مِنْہَا یعنی اپنی قوم پر خیر و برکت لانے والی کوئی عورت ہم نے حضرت جُوَیریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نہیں دیکھی۔ (ابوداؤد، 4/30، حدیث:3931)

خدمتِ حدیث: آپ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد سات ہے جن میں سے ایک صحیح بخاری شریف میں، دو صحیح مسلم شریف میں اور بقیہ احادیث دوسری کُتُب میں ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/511)

ذوقِ عبادت: ایک بار مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فجر کی نماز کے بعد حضرت جُوَیریہ رضی اللہ عنہا کے حُجرے میں تشریف لے گئے یہ اُس وقت اپنی سجدہ گاہ (مسجدِ بیت) میں تھیں پھر چاشت کے وقت دوبارہ تشریف لائے تو یہ اب بھی اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استفسار فرمایا: تم اس وقت سے یہیں بیٹھی ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ (مسلم، ص1119، حدیث:6913)

وصال و مدفن: حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہری پردہ فرمانے کے کم و بیش 40 سال بعد ربیعُ الاوّل 50 ہجری میں 65 برس کی عمر میں وصال فرمایا اور جنّتُ البقیع میں دفن کی گئیں۔ (زرقانی علی المواہب، 4/428 ملخصاً)

اللہ کریم کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بدلِ کتابت اُس مال کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے عوض غلام یا لونڈی نے اپنے مالک سے اپنی آزادی کا معاہدہ کیا ہو۔ [illegible]

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون اپنے بھتیجے کے ساتھ عمرے پر جا رہی ہے۔ اس خاتون کی ایک جوان بیٹی بھی ہے وہ خاتون چاہتی ہے کہ یہ بھی ہمارے ساتھ عمرے پر چلی جائے، تو کیا اس لڑکی کا یوں سفر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور والدہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کچھ چھوٹ ملے گی یا نہیں؟

پوچھی گئی صورت میں وہ خاتون تو اپنے بھتیجے کے ساتھ سفر کر سکتی ہے مگر اس کی بیٹی نہیں جا سکتی، والدہ کے ساتھ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، لڑکی کے لئے اس کا اپنا محرم ہونا ضروری ہے جبکہ ماموں زاد غیر محرم ہوتے ہیں اور ان سے پردہ لازم ہے۔ لہٰذا وہ خاتون خود جانا چاہے تو جا سکتی ہے، مگر اپنی بیٹی کو ساتھ نہیں لے جا سکتی ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں کسی بھی عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر شرعی مسافت یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زائد کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے، خواہ وہ سفر حج و عمرہ کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے ہو۔

مُجیب	مُصدِّق
ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی	مفتی محمد قاسم عطاری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا کوئی عورت برقع یا نقاب پہن کر ٹیلی ویژن پر نعت خوانی کر سکتی ہے؟

عورت کے لیے نعت شریف پڑھنا جائز و موجبِ اجر و ثواب ہے، لیکن اس میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ عورت کی آواز نامحرموں تک نہ جائے، ورنہ یہی اگر عورت کی آواز اتنی بلند ہو کہ غیر محرموں کو اس کی آواز پہنچے گی تو اس کا اتنی بلند آواز سے پڑھنا ناجائز و گناہ ہوگا، خواہ اس کا یہ پڑھنا گھر میں ہو، محلے میں ہو، گلی میں ہو، کھلے کمرے میں ہو یا ٹیلی ویژن پر، کہ عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے، محلِ فتنہ ہے اور اسی وجہ سے ناجائز ہے۔ لہٰذا ٹیلی ویژن پر نعت پڑھنا عورت کے لیے مطلقاً ناجائز ہے، چاہے مکمل باپردہ ہو کر ہی کیوں نہ پڑھے، کیونکہ ٹیلی ویژن غیر محرم بھی دیکھتے اور سنتے ہیں اور ان تک بھی عورت کی خوش الحانی والی آواز پہنچتی ہے، ایسی صورت میں عورت کے لیے نعت پڑھنا جائز نہیں۔

مُجیب	مُصدِّق
محمد نوید چشتی	مفتی محمد قاسم عطاری

کون سی چیزیں فریج میں نہ رکھیں؟

بنتِ اصغر عطاریہ

چند دن پہلے کی بات ہے کہ ایک 19 سالہ نوجوان لڑکی نے فریج میں سے کھانا نکال کر کھایا، کھانا کھاتے ہی اس کی طبیعت خراب ہوگئی، ہسپتال پہنچایا گیا تو طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے آئی سی یو (I.C.U) میں شفٹ کیا گیا اور اگلے ہی دن صبح تقریباً 10 بجے اس کا انتقال ہوگیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس کی موت کا سبب فوڈ پوائزننگ (Food Poisoning) تھا۔ (اللہ کریم اس کی مغفرت فرمائے۔ اٰمین)

اللہ کریم کی دی ہوئی عقل سے انسان نے بہت سی مفید اشیاء ایجاد کرلی ہیں جن میں ایک اہم و روزمرہ کے استعمال کی چیز فریج (Fridge) و ریفریجریٹر (Refrigerator) بھی ہے۔ یاد رہے کہ ہر چیز کے استعمال کا طریقہ اور احتیاطیں ہوتی ہیں، یہی معاملہ فریج کا بھی ہے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تمام چیزوں کو اگر فریج میں رکھ دیا جائے تو وہ محفوظ رہتی ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ کچھ چیزوں کا ذائقہ (Taste) یا غذائیت (Nutrition) فریج میں رکھنے سے خراب ہوجاتی ہے جبکہ بعض چیزیں تو نقصان دہ ہوجاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ فریج میں کون سی چیز رکھنی ہے اور کون سی نہیں؟ نیز فریج میں چیزوں کو کس طرح رکھا جاتا ہے چنانچہ کن چیزوں کو فریج میں نہیں رکھنا چاہئے، آیئے اس بارے میں کچھ جانتے ہیں:

1. کچے آلو فریج میں رکھنے سے خراب ہوجاتے ہیں اور زیادہ ٹھنڈک میں رکھے رہنے کے بعد صحیح استعمال کے قابل نہیں رہتے۔
2. انہیں فریج میں رکھنے سے بدبو پھیل جاتی ہے جو فریج میں موجود دوسری اشیاء پر اثر انداز ہوتی ہے اور یہ فریج میں گلنا شروع ہوجاتی ہیں۔ انہیں فریج سے باہر خشک اور کم روشنی والی جگہ پر رکھئے۔
3. فریج میں نہ رکھئے کیونکہ ٹھنڈی جگہ پر رکھنے سے اس کے چھلکے کالے پڑنا شروع ہوجاتے ہیں اور زیادہ نرم ہوجاتے ہیں، انہیں کمرے کے درجۂ حرارت میں ہی رکھنا چاہئے۔
4. ٹھنڈک سے ٹماٹروں کا ذائقہ متأثر بلکہ خراب ہونے لگتا ہے۔ ٹماٹروں کو فریج سے باہر کسی کھلی جگہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔
5. تیل میں تلی ہوئی کھانے کی چیزیں جلد استعمال کرلیں بچا کر فریج میں نہ رکھیں۔ اگر آپ ایسی اشیاء کو فریز کرنا چاہتی ہیں تو بغیر تلے انہیں فریزر میں کسی برتن میں ڈھک کر یا تھیلی میں رکھ دیں۔
6. مرچ مصالحہ وغیرہ ہرگز فریج میں نہ رکھیں کہ نمی کی وجہ سے ان کے ذائقہ میں فرق آجاتا ہے نیز تاثیر بھی ختم ہوجاتی ہے۔

فریج کے اندر کا درجۂ حرارت جراثیم (Germs) بڑھنے کی رفتار گھٹا دیتا ہے لیکن اسے مکمل طور پر روکتا نہیں ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ فریج میں رکھی ہوئی غذاؤں کی تازگی اور معیار سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کو جلد ہی استعمال کرلیا جائے کہ زیادہ ٹائم گزر جانے کی صورت میں جمی ہوئی (Frozen) غذائیں خراب بھی ہوسکتی ہیں۔

حضرت زید بن خطّاب

عدنان احمد عطاری مدنی*

[illegible]: جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت سیّدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نہ صرف عمر میں بڑے تھے بلکہ دینِ اسلام بھی پہلے قبول کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ تقویٰ و پرہیزگاری کے پیکر اور اولین مہاجرین میں سے ہیں۔(اسد الغابہ،2/341)

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن یا ابو ثَور تھی جبکہ سانولی رنگت اور کافی لمبے قد کے مالک تھے۔(معرفۃ الصحابہ،2/325، طبقات ابن سعد،3/288)

بعض عُلَما کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ اصحابِ صُفّہ میں بھی شامل تھے۔(مستدرک،3/555، حلیۃ الاولیاء،1/449) 20 کے قریب مسلمانوں نے حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی، ان میں آپ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

(فتح الباری،8/222، تحت الحدیث:3925)

اولاد کی تعداد: آپ رضی اللہ عنہ کے دو بچّے تھے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن جبکہ بیٹی کا اَسْما تھا۔(البدایہ والنھایہ،5/43)

مُجاہدانہ زندگی: غزوہ بدر کا ہو یا اُحُد کا، مَعرکہ خندق کا ہو یا خیبر کا، موقع صلحِ حدیبیہ و بیعتِ رضوان کا ہو یا فتحِ مکہ کا، آپ رضی اللہ عنہ ہر جنگ اور غزوہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ شریک رہے۔

(استیعاب،2/70)

شوقِ شہادت: غزوۂ اُحد میں حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ میری زِرہ (یعنی لوہے کے جنگی لباس) کو پہن لو، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے زرہ پہن لی پھر اسے اتار دیا، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اب کیا ہوا؟ عرض کی: آپ اپنے لئے مرتبۂ شہادت پسند کرتے ہیں تو مجھے بھی رتبۂ شہادت پالینے کا شوق ہے۔(طبقات ابن سعد،3/289)

مُنکرینِ زکوٰۃ سے جہاد کے موقع پر خلیفۂ اوّل حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو لشکرِ اسلام کا امیر مقرر کرنا چاہا تو آپ نے معذرت کرلی اور عرض کی: میں دورِ رسالت میں بھی شہادت کا مُشتاق اور اُمّید وار تھا لیکن شہادت سے سرفراز نہ ہوسکا اور اب بھی شہادت کا طلبگار ہوں لہٰذا لشکر کا سپہ سالار نہیں بن سکتا کیونکہ سپہ سالار کے لئے مناسب نہیں ہوتا ہے کہ آگے بڑھ کر خود لڑے (اس لئے کہ اسے لشکر کی کمان سنبھالنی ہوتی ہے)(الاکتفاء،2/96) البتّہ سن 12 ہجری میں نبوّت کے ایک جھوٹے دعویدار (طُلیحہ بن خُوَیلد جس نے بعد میں توبہ کرلی تھی) کے خلاف جنگ میں آپ رضی اللہ عنہ لشکرِ اسلام کے اگلے حصے پر 200 سواروں کے نگران مقرر تھے۔(طبقات ابن سعد،3/68)

میدانِ جنگ میں جنّت کی دعوت: امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی نبوّت کے ایک اور جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب کے خلاف اسلامی لشکر روانہ ہونے لگا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اَلْوَداع کہا، اس معرکہ یمامہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے بہادری اور ہمت کا وہ پُرجوش مظاہرہ کیا کہ

ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا، اس جنگ میں لشکرِ اسلام کا جھنڈا آپ رضی اللہ عنہ نے تھام رکھا تھا، جنگ زور و شور سے جاری تھی کہ اس دوران مُسَیلِمہ کذّاب کے ایک خاص آدمی رَجّال بن عُنفُوہ مرتد سے سامنا ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! تو دینِ اسلام کو چھوڑ کر کافر ہو چکا ہے مگر میں تجھے دینِ اسلام کی دعوت دیتا ہوں کہ تیرے لئے اسی میں عزّت و شرافت ہے اور تیرا مال و دولت بھی زیادہ ہو جائے گا مگر اس بدبخت نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا بالآخر اس کی موت آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔ (تاریخ طبری، 2/289، 291۔ البدایہ والنہایہ، 5/43 ملخصاً)

ہمت و بہادری: اس جنگ میں دشمن کی فوج غالب آنے لگی اور مسلمان پسپا ہونے لگے مگر حضرت سیّدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ ثابت قدم رہے۔ (مستدرک، 4/244، رقم: 5036)

ایک روایت میں ہے کہ یوں فرمایا: اے لوگو! مضبوط رہو اور دشمنوں پر ٹوٹ پڑو اور قدموں کو آگے بڑھاتے رہو، پھر فرمایا: خدا کی قسم! میں اب کوئی بات نہیں کروں گا یہاں تک کہ کُفّار کو شکست فاش ہو جائے گی یا میں شہادت پاؤں گا اور اپنے پاک رَبّ کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر حاضری دوں گا۔ (البدایہ والنہایہ، 5/30) اس کے بعد جھنڈے پر اپنی گرفت مضبوط کی پھر دشمن کی جو صف سامنے نظر آئی اس میں گھس کر دشمنوں سے لڑنا شروع کر دیا۔ آخر کار مسلمان جانبازوں نے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے مُسَیلِمہ کذّاب کے لشکر کو شکست فاش دی۔ ایک قول کے مطابق مُسَیلِمہ کذّاب کو جہنم واصل کرنے والے مسلمانوں میں حضرت سیّدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

(مستدرک، 4/245، رقم: 505...)

...شہادت: یہ جنگ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سن 12 ہجری ربیع الاوّل میں ہوئی، جس میں 1200 مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے جن میں 700 حافظِ قراٰن و قاری صحابہ بھی تھے۔ (معرفۃ الصحابہ، 2/325۔ مرآۃ المناجیح، 3/283)

...ہجرت کے بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا زید بن خطّاب اور حضرت سیّدنا مَعْن بن عدی رضی اللہ عنہما کے درمیان مُواخات قائم فرمائی تھی (یعنی انہیں بھائی بھائی بنایا تھا)، ان دونوں حضرات نے ایک ہی دن اسی جنگ میں شہادت پائی۔ (طبقات ابن سعد، 3/...394)

... حضرت سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سُن کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر رقّت طاری ہو گئی تھی (استیعاب، 2/120) اور فرمایا: اللہ میرے بھائی پر رحم کرے ’’دو اچھی باتوں میں وہ مجھ سے آگے بڑھ گئے، ایک یہ کہ مجھ سے پہلے اسلام لائے، دوسری یہ کہ مجھ سے پہلے شہید ہو گئے۔‘‘ (تہذیب الاسماء، 1/200)

...: حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بے پناہ مَحبّت تھی اور ان کی یاد دل سے نہیں جاتی تھی، خود فرماتے ہیں کہ جب بھی ہوا چلتی ہے تو میں زید کی خوشبو اس سے پاتا ہوں (طبقات ابن سعد، 3/289) ایک روایت میں آپ کا فرمان اس طرح ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے تو وہ زید بن خطاب کی یاد تازہ کر دیتی ہے۔ (البدایہ والنہایہ، 5/43)

... عرب شریف کے شہر ریاض کے شمال میں جُبَیلہ نامی بستی کے قریب ہی آپ رضی اللہ عنہ کا مزار پُرانوار ہے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امام حسن مجتبیٰ

حضرت حیات عطاری مدنی

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، شہزادۂ حیدر کرار، اُمّت مرحومہ کے سردار حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کریم، حلیم، جود و سخا کے مالک، باوقار، صاحبِ حیا، ہمدرد اور دنیا سے منہ موڑ کر آخرت کی طرف راغب تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت 15 رمضانُ المبارک 3 ہجری میں ہوئی، حبیبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کا نام حسن رکھا، اس سے پہلے یہ نام کسی کا نہ تھا۔ (مسند امام احمد، 1/211، حدیث:769، لیس الفریب، ص38، تحت حدیث:96، البدایۃ والنہایۃ، 5/ 519) شجاعت و سخاوت: خاتونِ جنّت حضرت سیّدتُنا بی بی فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں حسن اور حسین کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آپ کے مرضِ وصال میں لے گئی اور عرض کی: یارسولَ اللہ! حسن اور حسین آپ کے بیٹے ہیں، ان دونوں کو کسی چیز کا وارث بنائیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری ہیبت اور سیادت (یعنی سرداری) "حسن" کے لئے جبکہ شجاعت اور سخاوت "حُسین" کیلئے ہے۔ (المعجم الکبیر، 22/423، حدیث:1041) ایک روز رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر جلوہ فرما تھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک جانب میں تھے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی ہم لوگوں کو دیکھتے اور کبھی حسن کو دیکھتے اور یہ فرماتے: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروا دے گا۔[1] (بخاری، 2/214، حدیث:2704) جنّتی جوانوں کے سردار: حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ وہ جنّتی جوانوں کے سردار کو دیکھے تو وہ حسن کو دیکھ لے۔ (تاریخ ابن عساکر، 13/209) دعائے مصطفےٰ: حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک موقع پر امام حسن رضی اللہ عنہ کو سینۂ مبارک سے لگایا پھر دعا کی: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت فرما۔ (بخاری، 4/ 73، حدیث:5884) سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے اور کیوں نہ ہوں کہ یہ تو گھرانا ہی سخیوں کا ہے۔ منقول ہے: ایک شخص نے حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے شخص! میری ملکیت میں جس قدر مال ہے اس سے مکمل طور پر تو تمہارا حق پورا نہیں ہو سکتا البتہ جو کچھ میسر ہے اسے قبول کر لو۔ اس شخص نے کہا: اے نواسۂ رسول! میں آپ کے عطیہ کو قبول بھی کروں گا اور شکریہ بھی ادا کروں گا اور نہ دینے پر عذر بھی تسلیم کروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے وکیل کو بلایا تو اس نے پچاس (50) ہزار دراہم (چاندی کے سکے) حاضر کر دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ سو (500) دینار (سونے کے سکے) بھی تو تھے وہ کہاں ہیں؟ وہ بھی لے آؤ چنانچہ وہ لے کر حاضر ہوا تو حضرت سیّدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے وہ تمام درہم اور دینار اس شخص کو دے دیئے اور اس سے فرمایا: کوئی بوجھ اٹھانے والا مزدور لے آؤ۔ وہ شخص بوجھ اٹھانے والے دو مزدور لے آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُجرت میں ان مزدوروں کو اپنی چادر عطا فرما دی۔ آپ کے غلاموں نے عرض کی: اللہ کی قسم! آپ نے ہمارے پاس ایک درہم بھی باقی نہ چھوڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ اللہ کے ہاں میرے لئے بہت بڑا اجر ہوگا۔ (احیاء العلوم، 3/308 ملخصاً) اللہ پاک ہمیں بھی سیّدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے صدقے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وصال: حضرت سیّدُنا امام ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ نے 5 ربیعُ الاوّل 50ھ کو مدینہ شریف میں شہادت پائی۔ (مرآۃ المناجیح، 8/386) یہ بھی کہا گیا ہے کہ 49ھ میں شہادت ہوئی۔ بوقتِ شہادت حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر شریف 47 سال تھی۔ (تقریب التہذیب، ص240)

حسن مجتبیٰ سیّدُ الاَسخیا   راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص309)

نوٹ: حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت اور آپ کی سخاوت کے بارے میں مزید جاننے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "امام حسن رضی اللہ عنہ کی 30 حکایات" (کل 28 صفحات) کا مطالعہ کیجئے۔

---

(1) یہ بشارت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پوری ہوئی (تفصیل کیلئے دیکھئے رسالہ "امام حسن کی 30 حکایات" صفحہ 8)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

ربیع الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 31 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیع الاوّل 1439ھ اور 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ❶ حضرت عَمرہ رابعہ بنتِ مسعود رضی اللہ عنہا سیدُ الخزرج حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ کی والدۂ محترمہ ہیں، انہوں نے اسلام قبول کیا اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیعت کرنے کا شرف پایا، ربیعُ الاوّل 5ھ میں وصال فرمایا، اس وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ دَومۃُ الجندل میں مصروف تھے، واپسی پر ان کی قبر پر تشریف لا کر نمازِ جنازہ ادا کی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوا کر وقف کر دیا اور فرمایا: هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ سعد کی ماں (کے ایصالِ ثواب) کیلئے ہے۔ (طبقات ابن سعد، 8/331) ❷ حضرت زید بن خطاب قرشی عدوی رضی اللہ عنہ جلیلُ القدر صحابی ہیں، بعدِ ہجرت حضرت مَعن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ سے مواخات ہوئی، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، دراز قد اور نڈر تھے، آپ ربیعُ الاوّل 12ھ جنگِ یمامہ میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے، اس جنگ میں آپ لشکرِ اسلام کے علمبردار تھے۔ آپ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: سَبَقَنِیْ اِلَی الْحُسْنَیَیْنِ: اَسْلَمَ قَبْلِیْ، وَاُسْتُشْهِدَ قَبْلِیْ یعنی میرے بھائی زید مجھ سے دو خوبیوں قبولِ اسلام اور شہادت میں سبقت لے گئے۔ (اسد الغابہ، 2/ 34)

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام ❸ قطبُ الاقطاب حضرت خواجہ سیّد قطبُ الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 582ھ میں شہر اوش (Kyrgyzstan) میں ہوئی اور 14 ربیعُ الاوّل 633ھ کو دہلی میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مہرولی پرانی دہلی میں ہے۔ آپ مشہور ولی خواجہ غریب نواز کے خلیفہ اور بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں۔ (اقتباس الانوار، ص 373، 368) ❹ شیخُ الاسلام حضرت سیّد محمد بن سلیمان جزولی شاذلی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 807ھ میں سوس اقصیٰ (مراکش) میں ہوئی اور 16 ربیعُ الاوّل 870ھ کو نمازِ فجر کے سجدے میں وصال فرمایا، آپ کا مزار مراکش (مغرب) کے قدیم حصے میں ہے۔ آپ عالمِ باعمل، صوفی باصفا اور کاتب تھے۔ آپ کی تصانیف میں دلائلُ الخیرات کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ زینُ الاولیاء، ولیِ اکبیر، قطبِ زمانہ آپ کے القابات ہیں۔ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص 30، 32، مراکش، ص 6، 255، 227) ❺ مشہور ولیُ اللہ حضرت میاں میر محمد فاروقی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 957ھ سیوستان (سیہون شریف سندھ) پاکستان میں ہوئی، 17 ربیعُ الاوّل 1045ھ کو لاہور میں

وصال فرمایا، آپ کا مزار میاں میر کالونی لاہور کینٹ میں ہے۔ کئی مغل شہزادے آپ کے مرید تھے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 19/294، تذکرہ حضرت میاں میر، ص12تا18) ❻ شیخ الاصفیا، حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1060ھ کو شاہ جہاں آباد (دہلی) ہند میں ہوئی اور یہیں 24 ربیعُ الاوّل 1142ھ کو وصال فرمایا۔ مزار دہلی میں لال قلعہ اور جامع مسجد کے درمیان پریڈ گراؤنڈ میں ہے۔ آپ جید عالمِ دین، ولیِ کامل، متحرک شیخِ طریقت، مجددِ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ اور صاحبِ تصانیف تھے۔ مکتوبات و تصانیف میں سے کشکول شریف، مکتوبِ کلیمی، الہامات کلیمی، سواءُ السبیل اور قران القران بھی ہیں۔ (حیات کلیم ص17، 10، وغیرہ)

[illegible] ❼ حافظُ الدّین حضرت علامہ ابو البرکات عبدُ اللہ بن احمد نسفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ساتویں ہجری میں ایذج (یذہ، ضلع خوزستان) ایران میں ہوئی اور ربیعُ الاوّل 710ھ کو اپنی جائے پیدائش میں وصال فرمایا۔ آپ عرصۂ دراز تک نسف (قرشی) ازبکستان میں رہے اس لئے "نسفی" کہلائے۔ آپ فقیہ و محدث احناف، مفسرِ قرآن، عالمِ باعمل اور صاحبِ تصنیف تھے۔ آپ کی کتب تفسیر نسفی (مدارک التنزیل و حقائق التاویل)، کَنْزُ الدَّقائق اور عُمْدَۃُ الْعَقائِد علما میں معروف ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص300، مدارک، ج1، ص3) ❽ رئیسُ النحاۃ، حضرت قاضی بہاؤالدین عبدُ اللہ بن عبد الرحمن بن عقیل ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 694ھ قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 23 ربیعُ الاوّل 769ھ کو وصال فرمایا۔ آپ نحو، فقہ، تفسیر اور ادب کے علوم میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے، کتابوں میں شرح ابن عقیل علی الفیہ ابن مالک علما میں معروف ہے۔ (شذرات الذہب، 6/214، شرح ابن عقیل، ص3) ❾ عاشقِ الٰہی حضرت شیخ رزقُ اللہ چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 897ھ کو دہلی میں ہوئی اور یہیں 20 ربیعُ الاوّل 989ھ کو وصال فرمایا، آپ نیک متقی، مجازِ طریقت، ہندی اور فارسی زبان کے شاعر، طویل سفر اور کثیر اولیائے کرام سے استفادہ کرنے والے تھے۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص179) ❿ تلمیذ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا عبدالقادر شرف مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1301ھ کو مصطفیٰ آباد رامپور (یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال ربیعُ الاوّل 1363ھ کو مکہ مکرمہ میں فرمایا، آپ خاندان مجدد الف ثانی کے چشم و چراغ، حافظِ قرآن، عالمِ دین، تین زبانوں (اردو، فارسی اور عربی) میں دسترس رکھنے والے اور اچھے اسلامی شاعر تھے، آپ کے شعری مجموعے "انتخاب دیوان شرف مجددی" اور "پنجۂ سخن" ہیں۔ (تذکرہ شعرائے حجاز، ص63) ⓫ رکنِ خاندان اشرفیہ، شیخِ طریقت حضرت مولانا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1311ھ میں کچھوچھہ شریف (یوپی ہند) میں ہوئی اور یہیں 17 ربیعُ الاوّل 1376ھ کو وصال ہوا۔ آپ شبیہ غوثِ اعظم حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے چھوٹے صاحبزادے و خلیفہ، دارُالعلوم فرنگی محل سے فارغُ التحصیل تھے۔ (حیات مخدوم الاولیاء، ص397) ⓬ مستفتیِ اعلیٰ حضرت مولانا قاضی تاجُ الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع بادشاہان (ضلع چکوال) میں ہوئی اور وصال 15 ربیعُ الاوّل 1345ھ کو موضع راماں (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں ہوا، تدفین جائے پیدائش میں کی گئی، آپ معروف عالمِ دین، درسِ نظامی کے مدرس، مفتی علاقہ اور فعال شخصیت کے مالک تھے، آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے استفادہ کیا۔ (جہان امام احمد رضا، 5/28، 133) ⓭ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد وقارُ الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1333ھ کو پیلی بھیت (ہند) میں ہوئی اور کراچی میں 20 ربیعُ الاوّل 1413ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار دارُالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی میں ہے۔ آپ فاضل دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، مریدِ حجۃُ الاسلام، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، جید عالم و مدرس، مفتیِ اسلام اور شیخُ الحدیث ہیں۔ وقارُ الفتاویٰ (3 جلدیں) آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 22 سال تک آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے حتّٰی کہ مفتی صاحب نے امیرِ اہلِ سنّت کو خلافت سے بھی نوازا۔ (وقار الفتاویٰ، 1/38، سیرت شوقِ علم دین، ص25)

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Audio اور Video پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں کی عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا منظور احمد شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرت علّامہ مولانا فیضُ الحسن شاہ صاحب فریدی اور حضرت مولانا مفتی پیر محمد مظہر فرید شاہ صاحب فریدی کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

منیر احمد عطاری نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی ابوماجد محمد شاہد مدنی کے ذریعے یہ افسوس ناک خبر دی کہ آپ صاحبان کے والدِ محترم مفسّرِ قراٰن، شیخِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا بابا جی ابو الخیر منظور احمد شاہ صاحب (بانی جامعہ فریدیہ ساہیوال) علالت کے سبب 23 ذوالحجۃ الحرام 1440 سنِ ہجری کو 92 سال کی عمر میں ساہیوال میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں آپ صاحبان سے اور حضرت کے تمام تلامذہ، معتقدین، محبین اور مریدین سمیت جملہ سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت مولانا منظور احمد شاہ صاحب کو غریقِ رحمت فرما۔ یااللہ! حضرت کے مزار پر انوار و تجلیات کی بارشیں فرما۔ مولائے کریم! حضرت کی دینی خدمت قبول فرما۔ مولائے کریم! حضرت کی قبر نورِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے جگمگاتی رہے۔ یااللہ! حضرت کو بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ مولائے کریم! حضرت کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔ یااللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں ان کا اجر و ثواب اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ یہ سارا ثواب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما۔ بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سارا ثواب حضرت علّامہ مولانا منظور احمد شاہ صاحب سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(دعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے علمائے دین کے مقام و مرتبہ کی نسبت پر ایک قول بیان فرمایا) حُجّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ احیاءُ العلوم میں فرماتے ہیں کہ کسی دانا کا قول ہے: عالِم کی وفات پر پانی میں مچھلیاں اور ہوا میں پرندے روتے ہیں۔ عالِم کا چہرہ اوجھل ہو جاتا ہے لیکن اس کی یادیں باقی رہتی ہیں۔ (احیاء العلوم، 1/24)

دعوتِ اسلامی آپ صاحبان کی اپنی تحریک ہے، اس کے لئے ہمیشہ دعا فرماتے رہئے اور اپنے چاہنے والوں کو دعوتِ اسلامی کے کاموں میں حصّہ لینے کی ترغیب دلاتے رہئے اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح دینِ اسلام کی اشاعت میں خوب اضافہ ہوگا اور مسلکِ اہلِ سنّت کا بول بالا ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

حضرت علامہ قاضی مظفر اقبال رضوی صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی یعفور رضا عطاری نے یہ افسوس ناک خبر دی کہ حضور مفتیِ اعظم ہند کے خلیفہ، محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کے شاگردِ رشید اور اعلیٰ حضرت کے خلیفہ مفتی غلام جان قادری رضوی صاحب کے بیٹے حضرت علّامہ مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی کینسر کے سبب 24 ذوالحجۃ الحرام 1440 سنِ ہجری کو 80 سال کی عمر میں لاہور میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں حضرت کے تمام تلامذہ، معتقدین، محبین اور جملہ سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قاضی مظفر اقبال رضوی صاحب کو غریقِ رحمت فرما۔ مولائے کریم! حضرت کے درجات بلند فرما، حضرت کی دینی خدمت قبول فرما۔ یااللہ! حضرت کی قبر کو نورِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے روشن فرما۔ یااللہ! حضرت کی بے حساب مغفرت کرکے انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ! حضرت کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما۔ مولائے کریم! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما۔ یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما۔ بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سارا اجر و ثواب حضرت قاضی مظفر اقبال رضوی صاحب سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(دعا کے بعد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک بہت پیارا ثواب بیان فرمایا:) فیض القدیر میں لکھا ہے، ایک بزرگ فرماتے ہیں: جو شخص برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرتا ہے وہ کامل ترین انسان ہے۔

(فیض القدیر، 3/ 59، تحت الحدیث: 287)

حضرت قاضی مظفر اقبال صاحب ہمارے بہت پرانے کرم فرما تھے اور ان کی اونچی مسجد بھاٹی گیٹ لاہور میں میری حاضری بھی ہوتی رہی، میں نے وہاں پر بیانات بھی کئے ہیں اور دعوتِ اسلامی سے بڑا محبت کرنے والا ان کو پایا، اللہ کریم ان کی خدمات دعوتِ اسلامی بھی قبول فرمائے۔ حضرت کے سوگواروں سے، خاندان والوں سے درخواست ہے کہ دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی تحریک ہے اس کے لئے تعاون فرماتے رہیں اور اپنے چاہنے والوں کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلاتے رہیں، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرتے رہیں اور بے نصیب احضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے قافلے میں سفر کی بھی سعادت حاصل کریں۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

تعزیت و عیادت کے مزید پیغامات دعوتِ اسلامی کی نیوز ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net پر ملاحظہ فرمائیے۔

سادات کرام کو صبر و ہمت کی تلقین

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے سادات کرام کی خدمت میں، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اللہ کریم آپ صاحبان کا اقبال بلند فرمائے، پریشانیاں بھی دور کرے، کربلا والوں کے صدقے میں صبر بھی عطا کرے۔ آپ لوگ واقعی بڑی آزمائش و امتحان میں مبتلا ہیں۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ اللہ کریم آپ سب پر رحم فرمائے اور آپ سب کو کربلا والوں کے صبر کا حصہ عطا فرمائے۔ اٰمین۔ ہمت رکھئے، صبر کیجئے، اللہ کریم آپ کی روزی، روزگار میں بھی برکتیں دے، آفتوں مصیبتوں سے محفوظ فرمائے، یاد رکھئے! سب سے بڑی مصیبت گناہ ہے اور اس سے بھی بڑی مصیبت کفر ہے، اللہ پاک کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں سب سے بڑی مصیبت کفر سے محفوظ رکھا ہے مگر عام طور پر گناہ کی مصیبت میں ہم لوگ پھنس جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہماری جسمانی یا گھریلو آزمائش، بے روزگاری و پریشانی! لیکن گناہوں کی مصیبت ان سے بڑی ہے۔ بے شک دنیا میں جو تکلیفیں آتی ہیں ان میں بندے کو اجر ملتا ہے یہاں تک کہ مؤمن کے پاؤں میں کوئی کانٹا لگ جائے تو اس پر بھی اس کو ثواب ملتا ہے (مسلم، ص1068، حدیث: 6567) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ پاک اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کا گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص1067، حدیث: 6562) انبیائے کرام علیہم السّلام کو بھی پریشانیاں آئیں، آپ کے نانا جان رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بھی کڑا امتحان آیا، آپ نے صبر کیا۔ کربلا والوں پر کتنے سخت امتحانات آئے، انہوں نے صبر کیا۔ آپ حضرات بھی صبر کیجئے، اللہ کریم آپ کو صبر و ہمت دے، آپ سب کو بے حساب بخشے اور آپ سب کے صدقے میں مجھ گنہگار کو بھی بے حساب مغفرت سے مشرف فرمائے، آپ کے نانا جان کا پڑوس آپ سب کو بھی اور آپ سب کے صدقے مجھے بھی نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیروبی سے یوگنڈا روانگی: صبح 9 بج کر 10 منٹ کی فلائٹ کے ذریعے نیروبی سے یوگنڈا کے شہر کمپالا کے لئے روانگی ہوئی اور ایک گھنٹے میں ہم یوگنڈا کے شہر اینٹیبی (Entebbe) پہنچے اور پھر وہاں سے گاڑی میں ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرکے کمپالا آمد ہوئی۔ **مدنی حلقے میں شرکت:** کمپالا پہنچ کر نمازِ ظہر کے بعد آرام کا سلسلہ ہوا اور پھر نمازِ عصر کے بعد کمپالا میں رہنے والے ہند کے اسلامی بھائیوں کے درمیان مدنی حلقے میں قراٰنِ پاک کی تلاوت کی اہمیت پر بیان کرنے کی سعادت ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہاں حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوری کی نیاز ہوئی جو کافی لذیذ تھی۔ **اجتماع میں بیان:** نمازِ عشا کے بعد کمپالا کی ایک بڑی مسجد "کولولو مسجد" میں عظیم الشّان سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں ہزاروں عاشقانِ رسول شریک ہوئے جن میں سے تقریباً 90 فیصد مقامی بلدی (یعنی سیاہ فام) اسلامی بھائی تھے۔ یہاں میں نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سفرِ معراج کے موضوع پر بیان کیا جس کا اکثر حصہ انگلش میں تھا۔ بیان کے بعد مدرسۃ المدینہ میں ناظرہ قراٰنِ کریم کی تکمیل کرنے والے 19 طلبۂ کرام میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ تقسیمِ اسناد کے بعد رات دیر تک دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمہ داران کے ساتھ مدنی مشورے کا سلسلہ ہوا اور پھر رات دو بجے کے بعد آرام کا موقع ملا۔

اے عاشقانِ رسول! یقیناً یہ دعوتِ اسلامی کی ایک مدنی بہار ہے کہ افریقی ملک یوگنڈا کے شہر کمپالا میں 19 مقامی طلبہ نے مدرسۃ المدینہ میں تکمیلِ قراٰن کی سعادت حاصل کی۔ اللہ کریم ان طلبہ کو بھی اور ہمیں بھی قراٰنِ کریم کے صدقے اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

علمائے کرام سے ملاقات: اگلے دن دوپہر میں ہمیں یہاں کے سپریم مفتی مفتی سمعان حفظہ اللہ کے ادارے میں جانے کا موقع ملا جہاں ان سے اور دیگر مقامی علمائے کرام سے ملاقات کی سعادت ملی۔ ان حضرات نے ہماری بہت عزت افزائی کی اور بیان کا موقع بھی فراہم کیا نیز یہاں عربی زبان میں دعوتِ اسلامی کی Presentation چلائی گئی جسے علمائے کرام نے غور سے دیکھا۔ ہم نے علمائے کرام کی خدمات میں پاکستان آنے اور دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کرنے کی درخواست پیش کی جسے انہوں نے قبول کیا۔ ملاقات کے بعد ان حضرات نے یہاں کی ایک خصوصی ڈش کے ذریعے ہماری تواضع کی۔ **فیضانِ مدینہ کے لئے خریدی گئی جگہ کا دورہ:** علمائے کرام سے ملاقات کے بعد ہم نے اس جگہ کا دورہ کیا جو کمپالا میں فیضانِ مدینہ بنانے کے لئے خریدی گئی تھی۔ یہاں ذمہ داران کے ساتھ کچھ مشورے ہوئے اور پھر دعا کا سلسلہ ہوا۔ **طلبہ سے ملاقات:** اس کے بعد ہم ایک اسلامی بھائی کے گھر گئے جنہوں نے نیا گھر بنایا تھا، گھر میں خیر و برکت کے لیے کچھ قراٰن خوانی اور دعا کی سعادت ملی۔ ایک قریبی اسلامی ملک "کوموروز" سے تقریباً 600 طلبہ کمپالا میں پڑھنے آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے طلبہ جو دعوتِ اسلامی کی دینی خدمت
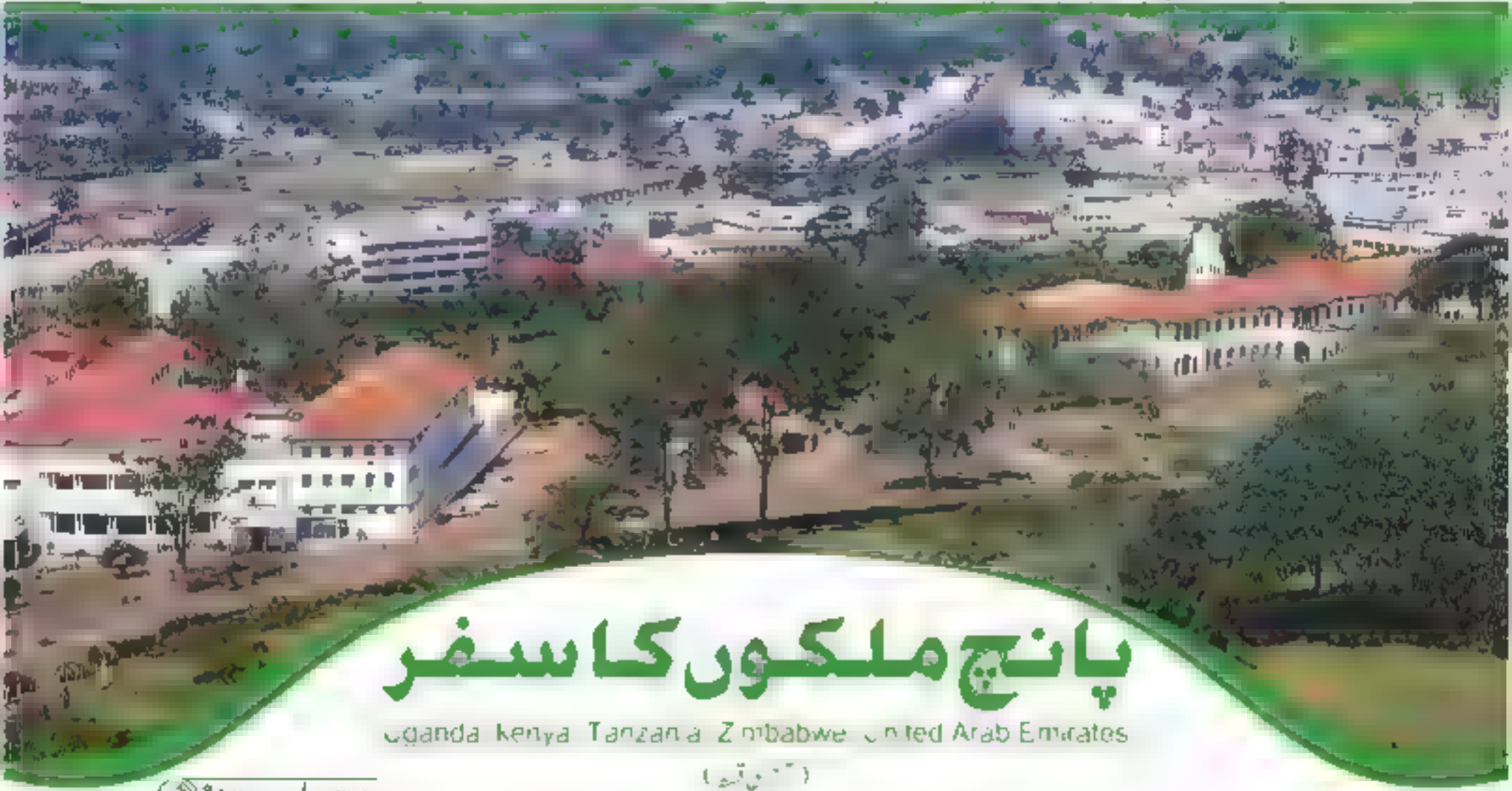
پانچ ملکوں کا سفر

Uganda Kenya Tanzania Zimbabwe United Arab Emirates

(آخری قسط)

مولانا عبدالحبیب عطاری

سے مُتاثر ہیں یہاں ہم سے ملنے آئے ہوئے تھے۔ ماشآءَ اللہ ان طلبہ میں دین کی خدمت کا جذبہ دیکھا اور اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب یہاں دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کا کام شروع ہو جائے گا۔ **ذمہ دار اسلامی بھائی کے گھر حاضری:** پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مبلغِ دعوتِ اسلامی شاہد منظور عطاری جو یہاں دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار ہیں اور ان کے بچوں کی امی بھی اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہیں، ان کے کہنے پر ہم ان کے گھر حاضر ہوئے اور چائے پی کر دُعا کی۔ یہاں پڑوس کے ایک سیّد گھرانے سے آنے والے بچے سے ملاقات ہوئی جن کے بارے میں بتایا گیا کہ ان کے دل میں دو سوراخ ہیں، اللہ کریم اس بچے کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ **تاجران مدنی حلقہ:** یہاں سے ہم گاڑیوں کا کام کرنے والے اور دیگر تاجران کے مدنی حلقے میں گئے جہاں شبِ معراج اور شبِ براءت کے عُنوان پر بیان کی سعادت ملی۔ **ذمہ داران کا مدنی مشورہ:** مدنی حلقے سے فارغ ہونے کے بعد رات تقریباً 11 بج کر 26 منٹ پر ایسٹ اور ویسٹ افریقہ کے تقریباً 11 ممالک کے ذمہ داران دعوتِ اسلامی کے ساتھ آن لائن مدنی مشورے کا سلسلہ ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام، دعوتِ اسلامی کے لئے فنڈ اور پورے براعظم افریقہ میں مدنی چینل عام کرنے سے متعلق گفتگو ہوئی، ذمہ داران نے اچھی اچھی نیتیں کیں۔ مدنی مشورے سے فارغ ہو کر آرام کا موقع ملا۔ **سفرِ افریقہ کا آخری دن:** اگلے دن ہم ہلکا پھلکا ناشتہ کر کے تقریباً 10:00 بجے ایک شخصیت کے گھر جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ کمپالا میں فیضانِ مدینہ کی تعمیر کے لئے جو جگہ لی گئی ہے اس سے متعلق ان سے مشاورت ہوئی۔ انہوں نے اصرار کر کے ہمیں دوبارہ ناشتہ کروایا اور نیت کی کہ عنقریب نگرانِ شوریٰ کی آمد کے موقع پر ساؤتھ افریقہ کے شہر ڈربن میں ہونے والے 3 دن کے سنّتوں بھرے اجتماع میں چند شخصیات سمیت آئیں گے۔ **ذمہ دار کا نکاح پڑھایا:** اس کے بعد مجلسِ خدام المساجد کے ایک ذمہ دار عصمتُ اللہ مدنی کا نکاح پڑھانے کی سعادت ملی اور ہم سب نے مل کر ان کا سہرا پڑھا۔ اللہ پاک ان کی شادی کو خانہ آبادی کا سبب بنائے۔ **مسجد بنانے کی نیت:** شام 4 بج کر 20 منٹ پر یوگنڈا کے شہر اینٹیبی (Entebbe) سے ہماری متحدہ عرب امارات (UAE) کے لئے فلائٹ تھی۔ اینٹیبی پہنچ کر ایک تاجر اسلامی بھائی کے گھر جانا ہوا۔ انہوں نے اِصرار کر کے ہمیں کھانا کھلایا اور اپنے والد صاحب کے ایصالِ ثواب کے لئے اینٹیبی میں ایک مسجد بنانے کی نیت کی۔ **عزت افزائی:** 2 بجے ان کے گھر سے روانہ ہو کر ایئرپورٹ پہنچے۔ نیروبی سے اینٹیبی آمد اور پھر واپسی کے موقع پر ہمیں VIP لاؤنج میں بٹھایا گیا۔ یہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ملنے والی عزت ہے کہ یہاں کے مقامی تاجران اور دیگر شخصیات نے اپنا اثر و رسوخ اور تعلقات استعمال کر کے ہمارے لئے اس سہولت کا انتظام کیا۔ **فضا میں ختمِ قرآن:** متحدہ عرب امارات (UAE) کی طرف فضائی سفر کے دوران ہوائی جہاز میں قبلہ رُو کھڑے ہو کر نمازِ عصر اور مغرب ادا کرنے کی سعادت ملی۔ ہمارے رفیقِ سفر حافظ اِشفاق مدنی نے پاکستان سے چلتے وقت یہ نیت کی تھی کہ اس پورے سفر میں وہ ایک قراٰن پاک ختم کریں گے۔ ہوائی جہاز میں تقریباً 35 ہزار فٹ کی بلندی پر جب مغرب کا وقت ہوا اور شبِ معراج شروع ہوئی، تب انہوں نے قراٰن پاک کی آخری سورتیں پڑھیں اور ہم نے جہاز میں ہی ختمِ قراٰن کے موقع پر دعا کی۔ اللہ کریم ان کا پڑھنا قبول فرمائے اور نورِ قراٰن سے ہمارے سینے منوّر فرمائے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہے جو اس انوکھے انداز میں نیکیاں کرنے کا مدنی ذہن دیتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے اِنْ شَآءَ اللہ تلاوتِ قراٰن سمیت دیگر نیک اعمال کا جذبہ نصیب ہو گا۔ **نگرانِ شوریٰ کے بیان میں شرکت:** جب ہم متحدہ عرب امارات کے شہر شارجہ پہنچے تو ایک اسلامی بھائی ہمیں لینے کے لئے ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ ان کے ساتھ ہم نے پہلے کھانا کھایا اور پھر شارجہ کے گولف کورس کلب پہنچے جہاں دعوتِ اسلامی کی طرف سے شبِ معراج کے سلسلے میں محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جب ہم محفل میں حاضر ہوئے تو مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری بیان فرما رہے تھے اور ہزاروں اسلامی بھائی شریک تھے۔ بیان کے بعد قصیدۂ معراج پڑھا گیا، دُعا کا سلسلہ ہوا اور پھر نگرانِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں سے ملاقات فرمائی۔

پیارے اسلامی بھائیو! شارجہ جیسے شہر میں ہزاروں اسلامی بھائیوں کا شبِ معراج کی محفل میں شریک ہونا اور پھر قطار بنا کر نگرانِ شوریٰ سے ملاقات کی سعادت پانا، دعوتِ اسلامی کی مقبولیت کی ایک روشن نشانی ہے۔ ہم سب کو چاہئے کہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اور دیگر سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت پایا کریں۔

اجتماع کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر سحری کا انتظام تھا جہاں کثیر تعداد میں دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران اور شخصیات موجود تھیں۔ یہاں کچھ دیر نگرانِ شوریٰ سے مشاورت کا موقع بھی ملا۔ شارجہ سے صبح 7 بج کر 50 منٹ کی فلائٹ کے ذریعے کراچی واپسی ہوئی اور یوں ہمارا پانچ ملکوں کا مدنی سفر مکمل ہوا۔ اللہ کریم اپنے دین کی راہ میں ہمارے سفر کو قبول فرمائے اور اخلاص و استقامت کے ساتھ مرتے دم تک سنّتوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون [illegible]

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“
کے 3 سالہ مضامین کا جائزہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)“ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی، دُنیاوی، شرعی، اخلاقی، نفسیاتی، معاشرتی، معاشی، انفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے وسطاً 25 سے زائد موضوعات پر کم و بیش 40 مضامین شائع کرتا ہے۔ چنانچہ تفسیر، شرحِ حدیث، فقہی مسائل کا حل، بچوں کی کہانیاں، سماجی موضوعات پر اصلاحی مضامین، تاجروں کیلئے شرعی رہنمائی، خواتین کے لئے شرعی راہنمائی و دیگر خصوصی موضوعات، بزرگانِ دین کی سیرت، دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں وغیرہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ہر شمارے کی زینت ہوتی ہیں۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)“ کا پہلا شمارہ ربیعُ الآخر 1438ھ کی آٹھویں شب (بمطابق 5 جنوری 2017ء) منظرِ عام پر آیا اور اس شمارہ (ربیع الاوّل 1441ھ) پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے تین سال مکمل ہوجائیں گے، اِن تین سال کے عرصے میں ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 900 سے زائد مضامین شائع کرچکا ہے جو کم و بیش [illegible] صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، اس کے 35 ایڈیشن کی کم و بیش 22 لاکھ 88 ہزار کاپیاں شائع ہوچکی ہیں۔ سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع ویب سائٹ، فیس بک وغیرہ کے ذریعے بھی بے شمار لوگ اس کو پڑھتے ہیں، علاوہ ازیں اس کی ڈیجیٹل کاپی (PDF) بھی لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے پاس پہنچتی ہے جبکہ رجب المرجب 1439ھ سے انگلش ترجمہ اور شعبان المعظم 1440ھ سے گجراتی ترجمہ بھی باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

راشد علی عطاری مدنی*

اللہ پاک نے دعوتِ اسلامی کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو قبولِ عام بخشا ہے جس کا اندازہ تحریری وزبانی موصول ہونے والے عوام و خواص کے تأثرات سے ہوتا ہے۔ 66 صفحات پر مشتمل ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کوئی ”کوزے میں دریا“ قرار دیتا ہے، کوئی یوں اپنے دل کی بات کہتا ہے: ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپنے ظاہری حُسن میں منفرد اور مضامین و مشمولات کے اعتبار سے بھی لاجواب ہے، اس کے مضامین معلوماتی، اصلاحی، عام فہم اور دلنشین ہونے کے ساتھ ساتھ جدید تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ کوئی یہ کہہ کر اسے خراجِ تحسین پیش کرتا ہے: ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے مضامین اصلاحِ فکر و عمل کے لئے بے انتہا مفید ہیں۔ اس میں ہر طبقے کے لوگوں کے لئے الگ الگ جدید مضامین کا انتخاب خاص طور پر قابلِ تحسین ہے۔ تو کوئی یوں اپنا تجزیہ پیش کرتا ہے: ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے متعدد شمارے نظروں سے گزرے مَا شَآءَ اللہ علم اور اصلاح سے مزین، عقائدِ حقہ کا علم بردار ماہنامہ ہے۔ ایک پروفیسر صاحب نے یوں اپنے جذبات کا اظہار کیا: ”بہت خوب صورت، بہترین تحریروں سے مرصّع اور نوادرات کا مرقع، ہر قسم کے مختلف عنوانات کے تحت رنگا رنگ، نوع بہ نوع اور قسما قسم تحریریں، بہترین اور بہتر وزبردست رنگوں، خاکوں، خطاطی کے موتیوں سے سجا ہوا نسخہ، جی چاہتا ہے اسے دیکھتا رہوں۔“ الحمد للہ علیٰ ذٰلك

ماہنامہ میں شائع ہونے والے مضامین کا اجمالی جائزہ

1 فریاد: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا پہلا کالم "فریاد" کے نام سے شائع ہوتا ہے جس میں کسی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ آخر میں اسلامی بھائیوں سے اس مسئلے کے سدِّباب کی عاجزانہ "فریاد" بھی کی جاتی ہے۔ یہ مضمون دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی عمران عطاری مدظلہ العالی کے بیانات، سلسلوں اور آڈیو میسجز کی روشنی میں تیار ہوتا ہے۔ اس سلسلے کے تحت اب تک شائع ہونے والے 33 مضامین میں سے چند کے نام یہ ہیں: • کچرے کا ڈھیر • حادثات اور ہمارا رویہ • شب براءت اور آتش بازی • عید قرباں پر صفائی ستھرائی کا خیال رکھئے • اپنے بچوں کی حفاظت کیجئے • غریبوں کی مدد کیجئے • اپنے وطن سے محبت کا تقاضا • اداروں کی بربادی کے اسباب • پردیس کی مشکلات وغیرہ

2 تفسیر قرآن کریم: اس سلسلے کے تحت شیخ التفسیر مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی قرآن کریم کی ایک یا دو آیات کی عام فہم، جامع اور جدید تقاضوں کے مطابق تفسیر بیان فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں • اللہ پاک کا پیارا کیسے بنیں؟ • اسلام ہی مدارِ نجات ہے • عاشقوں کی عبادت • ختمِ نبوت کی آخری اینٹ • امتی پر حقوقِ مصطفےٰ • شیطانوں کی دو قسمیں • اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط • محبتِ الٰہی اور اس کی نشانیاں وغیرہ جیسے اہم موضوعات سمیت تقریباً [illegible] آیات کی تفسیر شائع ہو چکی ہے۔

3 حدیث شریف اور اس کی شرح: اس عنوان کے تحت کسی اہم مسئلے یا عمل کی جانب توجہ دلانے کے لئے ایک منتخب حدیث شریف کا ترجمہ اور مختصر شرح بیان کی جاتی ہے۔ اس سلسلے کے تحت • دین خیر خواہی ہے • کوئی بیماری لاعلاج نہیں • موت کی تمنا کرنا کیسا؟ • قید خانہ • بیماری اُڑ کر نہیں لگتی • زمین پر قبضہ کرنا کیسا؟ • رزق ہمیں تلاش کرتا ہے • پڑوسی کے ساتھ بھلائی • اعلانِ جنگ • طلاق • جنت کا بازار • حجِ مبرور • بدعت کی اقسام جیسے اہم موضوعات پر 36 احادیثِ مبارکہ کی شرح شائع ہو چکی ہے۔

4 اسلامی عقائد و معلومات: سلسلہ "اسلامی عقائد و معلومات" میں اسلام کے بنیادی و ضروری عقائد کی اصلاح و معلومات کے لئے مستند حوالوں سے مزین مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک • ذاتِ باری تعالیٰ • انبیائے کرام • لوحِ محفوظ • حشر و نشر • تقدیر • روح • برزخ • علمِ غیب • حاضر و ناظر اور شفاعت سمیت کئی اہم عقائد کے متعلق 36 مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

5 مدنی مذاکرے کے سوال جواب: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے مسلسل کاوشوں کے ذریعے لاکھوں لوگوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آپ کا کردار لائقِ تقلید اور آپ کی گفتار قابلِ عمل ہے۔ اسی فیضانِ کرم کا ایک ذریعہ مدنی مذاکرے بھی ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" میں انہی سوالات و جوابات میں سے منتخب سوال جواب معمولی ترمیم و اضافے کے بعد آپ کو باقاعدہ چیک کروا کر شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک 290 سوالات کے جوابات "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جا چکے ہیں۔

6 امیرِ اہلِ سنّت کے پیغامات: امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے کئی نمایاں اوصاف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ اپنے معتقدین و متوسلین اور مریدین کی وقتاً فوقتاً مختلف انداز سے دلجوئی فرماتے رہتے ہیں اور اگر کسی کے ہاں کوئی حادثہ پیش آجائے، بیماری گھیر لے یا کسی کا کوئی پیارا دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کی تعزیت یا عیادت فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "پیغاماتِ امیرِ اہلِ سنّت" اور "تعزیت و عیادت" میں یہی پیغامات تحریری صورت میں شامل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح علما و مشائخ کرام کے وصال پر بھی تعزیتی پیغامات شاملِ اشاعت ہوتے ہیں۔ اب تک 200 سے زائد تحریری پیغامات شائع ہو چکے ہیں۔

7 دارالافتاء اہلِ سنّت: دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) تحریری، زبانی، فون کالز، واٹس ایپ، ای میل اور کتب کی اشاعت کی صورت میں امتِ مسلمہ کی شرعی راہنمائی میں مصروف ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بھی سلسلہ "دارالافتاء اہلِ سنّت" اور "آپ کے سوالات" کے تحت مختلف موضوعات پر 188 مسائل کے جوابات شائع ہو چکے ہیں۔

8 بچوں اور بچیوں کے لئے: بچے قوم کا مستقبل ہیں، ان کی جتنی اچھی تربیت ہوگی، مستقبل اتنا ہی شاندار ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچوں کی اسلامی تربیت کے لئے 6 سلسلے "فرضی حکایت"، "جانوروں کی سبق آموز کہانیاں"، "روشن مستقبل" اور "کیا آپ جانتے ہیں؟" شامل ہیں جن کے تحت مجموعی طور پر 70 سے زائد مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ان کہانیوں اور حکایات میں بچوں کے لئے نکات اور نصیحتیں ذکر کی جاتی ہیں جبکہ سلسلہ "ماں باپ کے نام" میں مختلف پہلو سے بچوں کی تربیت پر مبنی نکات و روایات ذکر کی جاتی ہیں جن کے مخاطب ماں باپ ہوتے ہیں۔ اس سلسلے کے تحت [illegible] • بچوں کو [illegible] کیسے [illegible] • ضد • ننھے ڈرائیور • بچوں کے اسلامی نام • بہادری • خطرناک کھلونے • موبائل اور بچوں کی نازک آنکھیں • امام اہلِ سنّت کی والدین کو نصیحتیں جیسے اہم موضوعات لکھے جا چکے ہیں۔ اسی طرح سلسلہ "قرآنی حکایت" کے تحت قرآن پاک میں سے [illegible] واقعات کو بیان کیا جا چکا ہے۔

9 [illegible]: ہماری روزمرہ زندگی میں کئی ایسے کام ہوتے ہیں جو ہم اچھی نیت سے انجام دے کر ثواب کما سکتے ہیں، مثلاً پانی پلانا،

صدقہ و خیرات کرنا، درود پاک پڑھنا وغیرہ، جبکہ کئی ایسے کام ہوتے ہیں جن کے فضائل ایک ہی جیسے ہوتے ہیں مثلاً جنت دلانے والے اعمال، جامِ کوثر دلانے والی نیکیاں وغیرہ۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اس سلسلے میں ایسے ہی اعمالِ حسنہ کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس موضوع پر بھی • ایصالِ ثواب • قبرستان کی حاضری • پانی پلانا • نیکیاں بڑھانے کا موسم • یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک • جمعہ کے دن کی نیکیاں • سایۂ عرش دلانے والی نیکیاں • پلِ صراط پر کام آنے والی نیکیاں اور دگنا ثواب دلانے والی نیکیاں جیسے اہم عنوانات پر 32 مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

⑩ **معاشرے کے ناسور:** ہمارے معاشرے میں پائے جانے والے کئی گناہ بہت سی معاشرتی برائیوں کی جڑ ہیں۔ یہ برائیاں کرنے والے اپنے ساتھ ساتھ پورے معاشرے کی تباہی کا سامان لئے ہوتے ہیں۔ ان برائیوں کی طرف توجہ دلانے، ان کی تباہ کاریوں اور ان کی روک تھام کے ذرائع سے آگاہی کے لئے سلسلہ "معاشرے کے ناسور" کے تحت • دودھ میں ملاوٹ • اپریل فول • جوا • بھیک • نشہ • میوزک • نوابی • قتل و غارت • جھوٹے الزامات • بسنت اور • طعنے دینا جیسے اہم موضوعات پر 28 مضامین لکھے جا چکے ہیں۔

⑪ **نوجوانوں کے مسائل:** اس سلسلہ میں نوجوانوں کے اہم مسائل مثلاً • وقت کیسے ضائع ہوتا ہے؟ • سکون کی تلاش • ناکامی • منزل کی تلاش • بے روزگاری • جذباتیت • قوتِ فیصلہ • سستی اور • کامیابی کے نسخے وغیرہ جیسے 27 اہم مضامین شائع کئے گئے ہیں، آپ یہ مضامین پڑھ کر دیکھئے آپ پر ترقی اور بہتری کے نئے نئے دریچے کھلیں گے۔

⑫ **اہم علوم:** یہ سلسلہ بھی علم و حکمت سے بھرپور ہے جو قرآن و حدیث، فقہ اور تصوف کے اہم مسائل و نکات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں اب تک • معجزات کی اقسام • مطالعہ • تفسیر • فقاہت • حدیث کا مطالعہ • سیرتِ مصطفےٰ کا مطالعہ کیسے کریں؟ • فقہائے کرام کے درجات • ادب کے مراتب • قرآن پاک کی حفاظت • قیامت کے 41 نام • وحی کی اقسام • علم کا نور جیسے 126 اہم موضوع شائع ہو چکے ہیں۔

⑬ **کیسا ہونا چاہئے؟** معاشرے کا ہر فرد مختلف کرداروں سے جڑا ہوتا ہے، کہیں وہ شخص باپ، بھائی یا بیٹا ہوتا ہے تو کہیں استاد، شاگرد، سربراہ یا ماتحت۔ اس سلسلے میں ان کرداروں کی ذمہ داریوں، خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں تفصیلی بیان ہوتا ہے۔ ہر کردار کے تحت انداز زندگی کیسا ہونا چاہئے؟ اس پہلو سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اس سلسلہ میں • مومن • ماں • باپ • شوہر • بیوی • بیٹا • ساس • بہو • داماد • مرید • دوست • استاذ • طالبِ علم جیسے اہم کرداروں پر 28 مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

⑭ **باتیں میرے حضور کی:** ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے اوصافِ جلیلہ بے انتہا ہیں جن کا ایک موضوع خصائصِ مصطفےٰ بھی ہیں۔ اس سلسلے کے تحت عاشقانِ رسول کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع مزید فروزاں کرنے کے لئے اب تک 65 "خصائصِ مصطفےٰ" کا بیان کیا جا چکا ہے۔

⑮ **اقوالِ زریں:** بزرگانِ دین کے علم و حکمت سے بھرپور فرامین ان کی زندگی کے تجربات، علم و عمل اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "مدنی پھولوں کا گلدستہ"(1) میں اسلاف کرام کے [illegible]، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے 226 اور امیرِ اہلِ سنّت کے [illegible] عبرت و نصیحت پر مشتمل مبارک فرامین شائع کئے جا چکے ہیں۔

⑯ **آخر درست کیا ہے؟** شیخ التفسیر مفتی محمد قاسم عطاری مَدَّظِلُّہُ العالی کا یہ سلسلہ بھی جداگانہ اہمیت کا حامل ہے جس میں دینِ اسلام کی اہمیت اور اس پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ساتھ لوگوں کی مزید اصلاح کا سامان کیا جاتا ہے۔ اس کے تحت اب تک • معراج اور عقل • اسلام کے نظریۂ حیات کی جامعیت اور اس میں عظمتِ انسانی • قربانی قدیم عبادت ہے • باطل کے حمایتیوں کو دعوتِ فکر • علما پر تنقید کرنے والے • عرب کی پرانی ثقافت پر آج عمل کیوں؟ اور • اسلام کے بارے میں منفی رائے کیوں؟ جیسے 13 اہم موضوعات شائع ہو چکے ہیں۔

⑰ **تاجروں کے لئے:** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں تاجروں کی اصلاح اور ان کے کاروباری مسائل کے حل کے لئے مختلف سلسلے جاری ہیں مثلاً "احکامِ تجارت" میں کاروباری مسائل کا قرآن و سنّت کی روشنی میں آسان حل پیش کیا جاتا ہے جس میں اب تک 113 فتاویٰ شائع ہو چکے ہیں۔ سلسلہ "بزرگوں کے پیشے" میں انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سمیت ان بزرگانِ دین کے پیشوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو اپنے وقت کے عابد و زاہد اور علم و فن کے امام گزرے ہیں، اب تک • حضرت سیدنا آدم • حضرت داؤد • حضرت ادریس علیٰ نبیّنا وعلیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام • خلفائے راشدین سمیت 26 بزرگوں کے پیشوں کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جبکہ سلسلہ "تاجروں کے لئے" کے تحت بھی ایک الگ مضمون پیش کیا جاتا ہے جس میں اب تک • گاہک سے خوش اخلاقی • اچھے ملازم کی خصوصیات • کم روزی بند ہا کاروبار • تجارت شروع کرنے کے نکات • بھاؤ کم کرانا • سودے پر سودا • ذخیرہ اندوزی • خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہیں ہوگا اور • گاہک کو مستقل کرنے کے طریقے جیسے 40 اہم موضوع بیان ہو چکے ہیں۔

⑱ **اسلامی بہنوں کے لئے:** عورت معاشرے کا ایک اہم حصہ ہے

(1) اب اس سلسلہ کا نام "[illegible] فرامین" ہے۔

اور اس کی اسلامی اصولوں پر کی گئی تعلیم و تربیت معاشرے پر خوش کن ثمرات مرتب کرتی ہے، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اس پہلو سے بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ جس کے لئے عورتوں کو صحابیات و صالحات کی سیرت و کردار سے متعارف کروانے کے لئے "تذکرۂ صالحات" کے نام سے سلسلہ شائع کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں اُمّہاتُ المؤمنین یعنی رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ازواجِ مطہرات اور سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادیوں سمیت 41 نیک بیبیوں کا مبارک تذکرہ کیا جاچکا ہے۔ جبکہ عورتوں کو نماز، روزہ اور دیگر پہلوؤں سے درپیش مسائل کے جوابات سلسلہ "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" کے تحت شامل کئے جاتے ہیں اب تک اس میں 77 جوابات شائع ہوچکے ہیں۔ اسی طرح اُمورِ خانہ داری احسن طریقے سے نبھانے کے لئے روز مرہ کے کاموں مثلاً • کچن کی صفائی، • گھر صاف ستھرا رکھنے کے طریقے، • کپڑوں کی الماری، • سبزیاں کاٹنے کی احتیاطیں اور • کھانا فریج کرنے کی احتیاطیں وغیرہ جیسے موضوعات پر بھی 15 مضامین شائع کئے جاچکے ہیں۔

⑲ سیرت صحابہ وبزرگانِ دین: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018) ان روشن ستاروں کی سیرت و کردار سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے لئے سلسلہ "روشن ستارے" کے تحت • خلفائے راشدین • حضرت عباس • حضرت امیر حمزہ • حضرت ابوہریرہ • حضرت امیر معاویہ • حضرت سعد بن معاذ • حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سمیت 43 صحابۂ کرام کا ذکرِ خیر شائع کیا جاچکا ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے قارئین کو بزرگانِ دین کا مختصر تعارف اور اعراس کی معلومات دینے کیلئے "اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے" کے تحت 140 بزرگانِ دین کا ذکر شائع ہوچکا ہے جبکہ بزرگانِ دین وصالحین کی مبارک سیرت کے متعلق کچھ تفصیلی معلومات کیلئے سلسلہ "تذکرۂ صالحین" کے تحت • حضرت سیدنا امامِ اعظم • امام شافعی • مولانا جلال الدین رومی • سلطان نورالدین زنگی • پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہم سمیت 43 صالحین کا ذکر شامل کیا جاچکا ہے۔

⑳ صحت وتندرستی: صحت و تندرستی اللہ پاک کی عنایت کردہ عظیم نعمت ہے جس کی حفاظت ضروری بھی ہے اور اہم بھی۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سلسلہ "مدنی کلینک و روحانی علاج" اسی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے جس میں مختلف بیماریوں، ان کی علامات اور ان کے طبی اور روحانی علاج بھی بیان کئے جاتے ہیں اس سلسلہ میں • بخار • نظر کی کمزوری • شوگر • چکن گنیا • ہائی بلڈ پریشر • ہیپاٹائٹس • ہارٹ اٹیک • ملیریا • بالوں کا گرنا • جوڑوں کا درد • کینسر • فالج • سردرد اور • خارش جیسے اہم موضوعات سمیت 34 مضامین شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ اس عنوان میں شامل "پھلوں اور سبزیوں کے فوائد" نامی سلسلہ بھی نہایت اہم ہے جو مختلف موسمی پھلوں اور سبزیوں کے خواص، فوائد اور طریقۂ استعمال پر مشتمل ہوتا ہے۔ اب تک • کدو • بھنڈی • آڑو • بیر • کریلا • خربوزہ • تربوز • آم • سیب • فالسہ • پالک • انگور • پپیتا سمیت 50 سے زائد پھلوں اور سبزیوں وغیرہ کے فوائد ذکر کئے جاچکے ہیں۔ ان سلسلوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ مضامین مستند ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب سے تصدیق کروانے کے بعد شائع ہوتے ہیں۔

㉑ اشعار کی تشریح: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلے "اشعار کی تشریح" میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر اکابرین کے ایک یا دو منتخب اشعار کی عام فہم شرح بیان کی جاتی ہے، جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور شعر میں جس قرآنی آیت، حدیث یا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے کسی واقعے کی طرف اشارہ ہو تو اس کا بھی باحوالہ مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ اب تک 62 اشعار کی شرح پر 33 مضامین شائع ہوچکے ہیں۔

㉒ قارئین کے صفحات: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں قارئین کے لئے بھی صفحات مختص ہیں جن میں موصول ہونے والے تأثرات کو بعنوان "آپ کے تأثرات" شامل کیا جاتا ہے، اب تک تقریباً قارئین کے تأثرات شائع ہوچکے ہیں۔

㉓ اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 107 سے زائد

شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کیلئے کوشاں ہے، ان مدنی کاموں سے آگاہی کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ملک و بیرونِ ملک جاری مدنی کاموں کا مختصر ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

(24) اہم ایونٹس: روزمرہ معمول کے علاوہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اہم دینی و دنیوی ایونٹس کے موقع پر بھی خصوصی مضامین شامل کئے جاتے ہیں۔ ان ایونٹس میں میلادِ مصطفےٰ، عاشورا، گیارھویں شریف، رمضانُ المبارک اور اعراسِ خلفائے راشدین اور عرسِ اعلیٰ حضرت وغیرہ شامل ہیں۔

اس سلسلے میں اب تک سیرتِ مصطفےٰ کے حوالے سے • پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک بچپن • نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بچوں پر شفقت • مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مٹھی مدنی پھول • پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں • مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گھریلو زندگی • وہ سچتے ہیں بوریاں سب کی • شانِ رحمت • محسنِ انسانیت • جان ہے عشقِ مصطفےٰ • حضرت اُمِّ معبد اور حلیۂ مصطفےٰ • سیرتِ مصطفےٰ (مختصر) • رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواریاں • پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری غذائیں

محرمُ الحرام کی مناسبت سے • حسینی قافلے کے شرکا • یزیدی لشکر کا انجام • اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد • یزید کے سیاہ کارنامے • اہلِ بیت سے محبت کے تقاضے • صحابۂ کرام کی اہلِ بیت سے محبت اور گیارھویں شریف کی مناسبت سے • سلطانُ الاولیاء حضور غوثِ اعظم • دلوں پر حکومت • غوثِ اعظم بطورِ خیر خواہ • غوثِ اعظم بحیثیت معلم • غوثِ اعظم کی چار نصیحتیں • نماز اور گیارھویں والے پیر۔

جبکہ عرسِ اعلیٰ حضرت پر • ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم • اعلیٰ حضرت کی بعض منفرد عادتیں • طلبیوں کے لئے اعلیٰ حضرت کے نکات • فنِ حدیث میں امام اہلِ سنّت کا مقام علما کی نظر میں • فتاویٰ رضویہ ایک عظیم علمی شاہکار • امام اہلِ سنّت کی والدین کو نصیحتیں • نعت کہنے کو احمد رضا چاہئے • بے مثال امام کی مثالی نگاری اور • شانِ اہلِ بیت و صحابۂ کرام بزبانِ رضا سمیت درجنوں مضامین شائع کئے جاچکے ہیں۔

اس کے علاوہ گزشتہ سال صفرالمظفر1440ھ میں امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے 100 سالہ عرسِ مبارک کے موقع پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر ایک نئے انداز سے روشنی ڈالتے ہوئے 57 سے زائد مضامین پر مشتمل "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" بھی شائع کیا گیا ہے۔ یہ شمارہ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اس کامیاب اشاعت میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ عنایت، رہنمائی اور عملی تربیت کے ساتھ ساتھ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور نگرانِ مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی کی محنتوں کا بہت اہم کردار ہے۔ اللہ کریم ان کی مخلصانہ خدمات قبول فرمائے نیز اللہ کریم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے چیف ایڈیٹر ابورجب محمد آصف عطاری مدنی کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جو ہر مضمون کے معیار کی حفاظت یوں کرتے ہیں جیسے مرغی اپنے چوزوں کی حفاظت کرتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ان اہم مضامین کا مطالعہ کرنے کے لئے آپ بھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے خریدار بنئے بلکہ اس کی سالانہ بکنگ کروائیے، آپ کو ہر ماہ گھر بیٹھے مل جایا کرے گا نیز سابقہ شمارے بھی مکتبۃُ المدینہ سے طلب کئے جاسکتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اینڈرائیڈ موبائل ایپلیکیشن MAHNAMA Faizan-e-Madina (Application) بھی کے نام سے لانچ ہوچکی ہے جس میں سابقہ تمام شمارے PDF اور یونیکوڈ کی صورت میں پڑھنے، کاپی کرنے اور سرچ کرنے کی سہولت بھی موجود ہے، یہ ایپلی کیشن پلے سٹور سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے اور خوب علمِ دین حاصل کیجئے۔

یرقان (پیلیا) میں مفید غذائیں

Useful foods for jaundice patient

محمد عمر فیاض عطاری مدنی

یرقان، جوانڈس (Jaundice) اور ہیپاٹائٹس اے (Hepatitis A) یہ سب ایک ہی مرض کے مختلف نام ہیں۔ اس مرض میں جلد (Skin)، آنکھوں کے سفید حصے اور جسم میں موجود مختلف جھلیوں وغیرہ کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یرقان کو پیلیا کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں ایسی چند غذاؤں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن کا استعمال یرقان کے مریضوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

گنا (Sugarcane) گنا ہاضمے کے لئے اچھا ہوتا ہے اور یہ جگر (Liver) کے کام کو مزید بہتر بناتا ہے جب کہ روزانہ گنے کا ایک گلاس جوس پینے سے یرقان کا مریض تیزی سے اس مرض سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔

مولی کے پتے (Radish leaves) پیلیا سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے مولی کے پتوں کا استعمال بھی کارآمد ثابت ہو سکتا ہے کیوں کہ اس کے پتوں میں ایسے مرکبات (Compounds) ہوتے ہیں جو آنتوں کی عمل و حرکت کو بہتر کرتے ہیں۔ روزانہ مولی کے پتوں کا رس نکال کر ایک گلاس پیا جائے تو یرقان کا علاج جلد ممکن ہے۔

لیموں (Lemon) لیموں پیلیا کے مریضوں کیلئے بہت مفید ہوتا ہے یہ جگر کے خلیات (Cells) کو کسی بھی نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی سکنجبین بنا کر بھی پی جا سکتی ہے۔

پالک (Spinach) پالک میں آئرن (Iron) کی مقدار کثرت سے ہوتی ہے لہٰذا پالک کا جوس بھی پیلیا کے مریضوں کے لئے ایک مؤثر گھریلو علاج ہو سکتا ہے جب کہ پالک کے پتوں کے ساتھ گاجر کا استعمال بھی مفید ثابت ہے۔

چھاچھ (Buttermilk) چھاچھ جسم میں کسی قسم کی چربی نہیں بناتا اس لئے یہ بھی ہاضمے کے لئے ایک بہترین مشروب ہے جس میں نمک اور کالی مرچ اور زیرے کی ایک چٹکی ڈال کر روزانہ پینے سے یرقان کے مریض کو اس بیماری سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

احتیاط: یرقان کی بیماری میں مریض کو بھوک کم لگتی ہے۔ اس دوران زیادہ ثقیل (بھاری)، مرغن (تلی ہوئی تیز مرچ مصالحے والی) اور پروٹین والی غذاؤں سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے۔ مریض کو سبز پتوں والی اور تازہ سبزیاں بغیر گھی کے اُبال کر کھانی چاہئیں کیونکہ زیادہ گھی کا استعمال بھی خطرناک ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں پینے والی اشیا مثلاً فریش جوس، کچی لسی (یعنی دودھ میں پانی ملا کر)، گلوکوز وغیرہ زیادہ استعمال کریں۔ یرقان کے مریض پھل کا استعمال بھی بکثرت کریں۔

نوٹ: تمام غذائیں استعمال کرنے سے پہلے اپنے طبیب (Doctor) سے مشورہ ضرور کر لیجئے۔ اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطاری مدنی نے کی ہے۔

یہ کوپن نیچے دیئے گئے نمبر پر واٹس ایپ کیجئے یا بذریعہ ڈاک بھیجئے

پورا نام مع ولدیت

فون نمبر

موبائل نمبر

واٹس ایپ نمبر

ای میل ایڈریس

شہر کا نام　　　　تحصیل

ضلع　　　　صوبہ

بدلتے موسم کے اثرات

The effects of changing seasons

محمد رفیق عطاری مدنی*

اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں انسانوں اور جنوں سے ارشاد فرمایا: فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ترجمۂ کنزالایمان: تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے (پ27، الرحمٰن:18)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ سردی، گرمی، بہار اور خزاں کا آنا، ہر موسم کی مناسبت سے مختلف چیزوں کا پیدا ہونا اور ہوا کا معتدل ہونا وغیرہ (یہ سب اللہ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں) تو تم دونوں اپنے ربّ کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔ (صراط الجنان، 9/636 ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! ذکر کی گئی آیت کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ مختلف موسم بھی اللہ پاک کی نعمتیں ہیں۔ دیگر نعمتوں کی طرح ان پر بھی ہمیں اللہ کریم کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ موسم کے اعتبار سے احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنی چاہئیں۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موسموں کی وجہ سے مختلف لوگوں کے مزاج پر اثر ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/613 ملتقطاً) بعض لوگ موسم کے اعتبار سے کھانے پینے اور لباس پہننے میں بے احتیاطی کرتے ہیں اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں اور ان سے حفاظت کے متعلق چند اہم معلومات پیش کی جاتی ہیں:

موسم (Weather) کی تعریف: کسی مقام کے خاص وقت میں درجۂ حرارت، ہوا کے رُخ اور بارش کے اثر سے پیدا ہونے والی کیفیت کو موسم کہا جاتا ہے۔

موسم کی تبدیلی کے اثرات: (1) موسم کی تبدیلی سے دماغی صلاحیتوں پر اثر پڑتا ہے (2) ماہرین کے مطابق ہوا میں نمی کا تناسب زیادہ ہونے کی وجہ سے جلدی بیماریاں (Skin disorders) پیدا ہوتی ہیں (3) سردی کے موسم میں نزلہ زکام ہو جاتا ہے (4) دن میں گرمی کا موسم اور رات میں سردی کا موسم صحت کے لئے خطرناک ہے۔ ہم سب کو چاہئے کہ اس طرح کے موسم میں اپنی صحت کا خیال رکھیں بصورت دیگر نزلہ، زکام، بخار، کھانسی، سر درد، سینے اور آنتوں کے Infection میں مبتلا ہوسکتے ہیں (5) موسم کی تبدیلی کی وجہ سے دمے (ایک بیماری ہے جس میں سانس رک رک کر آتی ہے) کے مریضوں کی سانس کی نالیاں سوج جاتی ہیں اور دمے کا اٹیک بھی ہوسکتا ہے (6) بدلتے موسم کی وجہ سے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے خاص طور پر اگر مریض کی عمر زیادہ ہو (7) موسم کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے جسم کا اندرونی نظام متأثر ہوتا ہے اور مختلف بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں (8) سگریٹ پینے والوں کو بھی موسم سرما میں مختلف انفیکشن ہوسکتے ہیں، کیونکہ سردی سے سانس کی نالیاں سکڑتی ہیں، بلغم زیادہ بنتا ہے اور سرد ہوا کی وجہ سے سانس کی نالیوں کی جھلی کمزور ہو جاتی

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ہے 9 جن لوگوں کو پرانی یا بڑی چوٹ لگی ہو سردی کے موسم میں اس کے درد میں اضافہ ہو سکتا ہے 10 ننگے سر رہنے کی صورت میں بالوں پر براہِ راست پڑنے والی سورج کی گرمی اور سردی کے اثرات نہ صرف بالوں بلکہ پورے چہرے و دماغ کو بھی متأثر کرتے ہیں۔ جس کے باعث صحت بھی متأثر ہو سکتی ہے۔ (عمامے کے فضائل، ص389) 11 سردیوں میں کھانسی ہونے کی بڑی وجہ نزلہ اور زُکام ہے 12 موسم کا زیادہ اثر بچوں اور بڑی عمر کے لوگوں پر ہوتا ہے۔

سردی میں بیماری کی 3 وجوہات: سردیوں کے موسم میں بیمار ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر بعض لوگ ان وجوہات کی بنا پر بیمار ہو جاتے ہیں 1 ماحول کی آلودگی اور پرفیومز وغیرہ کی smell کی وجہ سے 2 کسی خاندانی بیماری کی وجہ سے۔ (یعنی اگر کسی کو خاندانی بیماری ہو تو وہ سردیوں میں بڑھ جاتی ہے) 3 یا ہمارے جسم ہی کے اجزا کی خرابی کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی اجزا میں سے یہ تین اجزا بھی ہیں جنہیں زنک (Zinc)، کاپر (Copper) اور میگنیشم (Magnesium) کہا جاتا ہے۔ خاص کر سردیوں کے سیزن میں ان میں کمی زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے جسم کمزور اور بیمار ہو جاتا ہے۔

سردیوں میں تَپِش (Heat) لینا: سردیوں کے موسم میں تپش حاصل کرنے کے لئے ہیٹر کا استعمال کیا جاتا ہے یا لکڑیاں جلائی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں کھول دیئے جائیں تاکہ اندر کی گرمائش باہر نکلے اور ہوا کا آنا جانا رہے۔ اگر کمرہ بند ہو گا تو گرمائش اندر پھیلے گی جو جسم کے لئے نقصان دہ ہے۔

ہیٹر والے کمرے میں نمی برقرار رکھنے کا طریقہ: جسم کے لئے نمی بہت ضروری ہے۔ ہیٹر چلانے کی وجہ سے وہ نمی ختم ہو جاتی ہے اسے برقرار رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہیٹر کے قریب پتیلی وغیرہ میں پانی رکھا جائے اس سے نمی نکل کر کمرے میں پھیلے گی۔ اس سے کمرے کا ماحول اچھا ہو گا اور فائدہ بھی ہو گا۔

عمامہ باندھنے کا ایک طبی فائدہ: عمامہ شریف سر، کان اور گردن وغیرہ کو گرمی، سردی اور بارش کی وجہ سے ہونے والے نقصانات سے بچاتا ہے۔ اسی طرح اس کا شملہ حرام مغز کو سردی، گرمی اور موسمی تغیرات سے بچاتا ہے۔ (عمامے کے فضائل، 382، 383 ملخصاً)

سفید لباس (White dress) پہننے کا ایک فائدہ: (ایک تحقیق کے مطابق) سفید لباس ہر قسم کے سخت موسمی تغیرات، کینسر، جلدی گلینڈز کے ورم، پسینے کے مسامات کی بندش اور پھپھوند کے امراض جیسی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریوں سے حفاظت کرتا ہے۔

([illegible]، ص603 ملخصاً)

سردی میں یہ چیزیں استعمال کیجئے 1 سردیوں میں انڈے، مچھلی، گاجر، موسمبی اور سردیوں کے دیگر پھل استعمال کرنے چاہئیں 2 جنہیں موافق ہو وہ شہد میں پانی ملا کر استعمال کریں کہ اس سے سردی سے حفاظت رہتی ہے 3 سردیوں میں روزانہ تقریباً 20 منٹ تک دھوپ لینی چاہئے۔

احتیاط کیجئے: اگر جسم کا Temperature 100 سے زیادہ ہو یا کوئی اور علامت نظر آتی ہو جیسے زکام کے ساتھ گلے کا خراب ہونا یا سینے کا بھاری ہونا یا سر میں درد ہونا وغیرہ تو ایسی صورت میں خود سے کوئی دوا استعمال مت کیجئے بلکہ کسی ڈاکٹر سے رجوع کیجئے۔

ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کیجئے: مریض کو چاہئے کہ ڈاکٹر نے جتنے دن تک دوا استعمال کرنے کا کہا ہے اتنے دن تک استعمال کرتا رہے۔ کبھی مریض کو ایسا محسوس (Feel) ہوتا ہے کہ اب طبیعت ٹھیک ہو گئی ہے۔ پھر وہ دوا استعمال کرنا چھوڑ دیتا ہے جبکہ ڈاکٹر کے بتانے کے مطابق ابھی تک دوا استعمال کرنے کے دن باقی ہوتے ہیں۔ مریض کو ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہم گُمان کرتے ہیں کہ بیماری ختم ہو گئی ہے حالانکہ وہ ختم نہیں ہوتی، دوا استعمال کرنے کی وجہ سے اس میں کمی آجاتی ہے۔

اللہ کریم ہم سب کو تمام امراض سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: اس مضمون کی طبی تفتیش مجلسِ طبی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطاری نے کی ہے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" محرم الحرام 1441ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "ایمن (کراچی)، محمد سالار (نوشہرو فیروز)، بنتِ مختار احمد (منڈی بہاؤالدین)" انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے۔

درست جوابات:

(1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(2) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام

1 محمد علیان عطاری (کراچی)، 2 بنتِ ادریس (فیصل آباد)، 3 محمد خالد عطاری (لاہور)، 4 محمد فہد عطاری (جھنگ)، 5 بنتِ ریاض (ننکانہ)، 6 محمد ناصر مجتبیٰ (میانوالی)، 7 سبطین رضا (چکوال)، 8 بنتِ رضا (میر پور میرس)، 9 عبد الشکور (پاکپتن)، 10 شہزاد احمد (رحیم یار خان)، 11 محمد فیضان رحیم (مصطفیٰ آباد (رائیونڈ))، 12 محمد عمران عطاری (فیصل آباد)

مولانا مفتی محمد فہیم مصطفائی صاحب (شیخ الحدیث جامعہ مصطفیٰ، گوجرانوالہ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم و عرفان کا خزانہ ہے، اس میں زندگی کے ہر شعبے کے لئے دینی راہنمائی کی جارہی ہے۔ بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل اور فکرِ آخرت کا خوب جذبہ پیدا کیا جارہا ہے، بالخصوص اسلامی عقائد اور تجارت کے حوالے سے بہت بہترین مواد مل رہا ہے۔ اللہ ربُّ العزت اس ماہنامہ کو مزید عروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت علامہ مولانا محمد قمرالدین چشتی قادری صاحب (بانی و سرپرست جامعہ سعیدیہ قمرالعلوم، ڈیرہ غازی خان): دعوتِ اسلامی دینِ متین کی خدمت میں کوشاں ہے، ان کے ایک ذمہ دار کے ذریعے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" موصول ہوا، مختلف مقامات سے اس ماہنامے کا مطالعہ کیا، اللہ پاک مزید برکت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ پاک کے کرم سے ہر مہینے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دیکھنے اور پڑھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اس میں قابلِ تعریف تحریر شدہ مواد ہونے کے ساتھ ساتھ ڈیزائننگ بھی بڑی دلکش ہوتی ہے۔ خصوصاً ٹائٹل پیج پر حکایات سنانے والے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہمُ العالیہ کے ہاتھ کی تحریر کا عکس اس کے حُسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔ (عبدالحبیب، مدینہ)

میں نے ذُوالقعدۃ الحرام 1440ھ کے شمارے میں "گناہوں کو مٹانے والی نیکیاں" والا مضمون پڑھا تو مجھے چند ایسے اعمال کا پتا چلا کہ جو گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو سدا سلامت رکھے۔ (محمد عمران، فیصل آباد)

"فتحِ مکہ اور رسولُ اللہ کا حِلم" والا مضمون 1440ھ کے رمضان المبارک کے شمارے میں پڑھا تو معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کتنی نرمی فرمایا کرتے تھے اور لوگوں کو کس قدر معاف فرمایا کرتے تھے۔ میں نے نیت کی ہے کہ میں بھی اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس مبارک عادت کو اپناؤں گی۔ (فاطمہ نواز، عمر)

محرمُ الحرام 1441ھ کے شمارے میں مضمون شائع ہوا تھا "رشتے یوں دیکھے جاتے ہیں" نہایت دلچسپ اور فکر انگیز تھا۔ اسے پڑھنے کے بعد دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ اللہ پاک ہر گھر کو ان خرافات سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (بنتِ رفیق خان، راولپنڈی)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر شمارہ ہی دلچسپ اور معلوماتی ہوتا ہے۔ ستمبر 2019 کے شمارے میں دو مضمون "پڑوسی کا مرتبہ" اور "رشتے یوں دیکھے جاتے ہیں" بہت ہی اہم، معلوماتی اور معاشرے میں پائی جانے والی خرابیوں کا تدارک کرنے میں موزوں ہیں۔ (بنتِ عبدالقدیر، ملتان)

جواب دیجئے!

ربیع الاول ۱۴۴۱ھ

سوال 01: جنگِ یمامہ میں کتنے حافظ و قاری صحابۂ کرام شہید ہوئے؟

سوال 02: قصیدہ بردہ شریف کے مصنف کا کیا نام ہے؟

جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734

ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

(ان سوالات کے جوابات ماہنامہ فیضانِ مدینہ اسی شمارے میں موجود ہیں)

بچوں کو معصوم کہنا کیسا؟

مفتی فضیل رضا عطاری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ بچوں کو معصوم کہنا درست ہے یا نہیں؟

شریعت کی اصطلاح میں "معصوم" صرف انبیائے کرام اور فرشتے ہیں ان کے سوا کوئی معصوم نہیں ہوتا اور معصوم ہونے کا مطلب شریعت میں یہ ہے کہ ان کے لئے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو چکا جس کے سبب ان سے گناہ ہونا شرعاً محال ہے۔ اس لحاظ سے انبیائے کرام اور فرشتوں کے سوا کسی کو بھی معصوم کہنا ہر گز جائز نہیں بلاشبہ گمراہی وبددینی ہے۔ یاد رہے کہ اکابر اولیائے کرام سے بھی اگرچہ گناہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھتا ہے مگر ان سے گناہ ہونا شرعاً محال بھی نہیں ہوتا لہٰذا اس حوالے سے بھی کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

اس ضروری تمہید کے بعد جہاں تک سوال کی بات ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عرفِ حادث میں بچوں کو بھی "معصوم" کہہ دیا جاتا ہے لیکن شرعی اصطلاحی معنیٰ جو اوپر بیان کئے گئے اس سے وہ مراد نہیں ہوتے بلکہ لغوی معنیٰ یعنی بھولا، سادہ دل، سیدھا سادھا، چھوٹا بچہ، ناسمجھ بچہ، کم سن، والے معنیٰ میں کہا جاتا ہے۔ اس لئے اس معنیٰ میں بچوں کو معصوم کہنے پر کوئی گرفت نہیں اسے ناجائز بھی نہیں کہہ سکتے۔

بہارِ شریعت میں صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور مَلَک کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیا کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی وبددینی ہے۔ عصمتِ انبیا کے یہ معنیٰ ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا، کہ اللہ عزوجل انہیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔" (بہار شریعت، 1/39)

امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "یہاں سے خلیفہ و سلطان کے فرق ظاہر ہوگئے، نیز کھل گیا کہ سلطان خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے، ولہٰذا کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان نہیں کہا جاتا کہ اس کی کسرِ شان ہے آج تک کسی نے سلطان ابو بکر صدیق، سلطان عمر فاروق، سلطان عثمان غنی، سلطان علی مرتضیٰ بلکہ سلطان عمر بن عبدالعزیز بلکہ سلطان ہارون رشید نہ سنا ہوگا، کسی خلیفہ اموی یا عباسی کے نام کے ساتھ اسے نہ پایئے گا، تو کھل گیا کہ جس کے نام کے ساتھ سلطان لگاتے ہیں اسے خلیفہ نہیں مانتے کہ خلیفہ اس سے بلند و بالا ہے، یہی وہ خلافت مصطلحہ شرعیہ ہے جس کی بحث ہے۔۔۔ عرفِ حادث میں اگر کسی سلطان کو بھی خلیفہ کہیں یا مدح میں ذکر کر جائیں وہ نہ حکمِ شرع کا نافی ہے نہ اصطلاحِ شرع کا منافی۔ جس طرح اجماعِ اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں، جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے، پھر عرفِ حادث میں بچوں کو بھی معصوم کہتے ہیں یہ خارج از بحث ہے جیسے لڑکوں کے معلم تک کو خلیفہ کہتے ہیں۔"

(ملتقطاً فتاویٰ رضویہ، 14/187)

فرہنگ آصفیہ میں معصوم کے درج ذیل معانی لکھے ہیں: معصوم: (1) گناہ سے بچا ہوا۔ بے قصور۔ پاکدامن۔ (2) بھولا۔ سادہ دل۔ سیدھا سادھا (3) چھوٹا بچہ، کم سن بچہ، ناسمجھ بچہ۔ (فرہنگ آصفیہ، 2/1090)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب یہاں لکھئے

ربیع الاول ۱۴۴۱ھ

جواب (1): ....

جواب (2): ....

نام: .... ولد: ....

مکمل پتہ: ....

....

موبائل نمبر: ....

نوٹ: یہ سلسلہ صرف جوابات درست ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن بھیجئے... شامل ہوں گے۔

* دارالافتاء اہلِ سنت ... مدینہ کراچی

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

...جی میں ہونے والے مدنی کام

● اس سال حج کی سعادت پانے والے عاشقانِ رسول کے اعزاز میں 15 ستمبر 2019ء کو محفلِ نعت بسلسلہ "..." کا انعقاد کیا گیا۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ہدیۂ نعت پیش کیا گیا۔ محفلِ نعت میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران، اراکینِ شوریٰ، مبلغینِ دعوتِ اسلامی اور مختلف نعت خوانوں سمیت 1500 سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی ● 16، 17، 18 ستمبر 2019ء کو نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری کی زیرِ صدارت دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا تین دن کا مدنی مشورہ (اجلاس) ہوا جس میں مختلف نکات پر غور کیا گیا۔ مدنی مشورے میں دعوتِ اسلامی کے موجودہ کاموں کی صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے اہداف بھی طے کئے گئے۔ مدنی مشورے کے دوسرے دن امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے خصوصی شرکت کی اور اراکینِ شوریٰ کو اپنے مدنی پھولوں سے نوازا ● 9، 10، 11 ستمبر 2019ء کو مجلس تحفظِ اوراقِ مقدسہ کے ذمہ داران کا تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماعِ پاک میں ملک بھر سے مجلس تحفظِ اوراقِ مقدسہ کے کم و بیش 4650 ذمہ داران نے شرکت کی ● ... ...ن اور مجلس مدنی بستہ کے ذمہ داران کا تین دن کا سنّتوں بھرا تربیتی اجتماع ہوا جس میں کشمیر، اسلام آباد، راولپنڈی، سوات، پشاور، ہزارہ، سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد، پاکپتن، اوکاڑہ، سرگودھا، لیہ، ڈیرہ اسماعیل خان، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر، ٹنڈو، خانپور، رحیم یار خان، سکھر، حیدرآباد، ڈیرہ اللہ یار اور گوادر سمیت پاکستان بھر سے سینکڑوں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ مجلس تحفظِ اوراقِ مقدسہ، مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان اور مجلس مدنی بستہ کے ان اجتماعات میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مدنی مذاکروں، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مدظلہ العالی، اراکینِ شوریٰ اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کے ذریعے شُرَکا کی تربیت کی۔ علاوہ ازیں 30، 31 اگست اور یکم ستمبر 2019ء کو مجلس ازدیادِ حُب، 2، 3 اور 4 ستمبر 2019ء کو مجلس رابطہ برائے شوبز کے تحت بھی تین دن کے اجتماعات منعقد ہوئے ● نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری کی زیرِ صدارت مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ذمہ داران کا مدنی مشورہ (اجلاس) ہوا۔ جس میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے متعلق اہم امور پر بات چیت کی گئی۔ رکنِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی بھی اس میں موجود تھے ● عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں قائم درجہ دورۂ حدیث شریف میں 7 ستمبر 2019ء کو "ختمِ نبوت ڈے" کی مناسبت سے سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں استاذُ الحدیث مولانا محمد حسان عطاری مدنی مدظلہ العالی نے "عقیدۂ ختمِ نبوت" کے عنوان پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ یہ سنّتوں بھرا اجتماع دنیا بھر کے جامعاتُ المدینہ کے اساتذہ و طلبہ اور ناظرین کے لئے مدنی چینل پر براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا ● مجلس مدرسۃ المدینہ کے تحت مدنی مشورہ (اجلاس) ہوا جس میں مدارسُ المدینہ کے ناظمین، معاون ناظمین، مفتشین، کابینہ ناظمین، زون ناظمین، کل وقتی، جز وقتی، کورسز، مجلس مدرسۃ المدینہ بنات کراچی ریجن کی مجلس کے اراکین اور ذمہ داران نے شرکت کی۔ اراکینِ شوریٰ حاجی محمد امین عطاری اور قاری محمد سلیم عطاری نے ذمہ داران کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور شُرَکا کی تربیت فرمائی ● مجلس جامعۃ المدینہ کے تحت جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی کے درجہ دورۂ حدیث شریف میں اساتذہ و ناظمین کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں کراچی میں قائم 64 جامعات المدینہ کے اساتذۂ کرام اور ناظمین نے شرکت کی۔ کراچی ریجن کے ذمہ دار اسلامی بھائی نے شُرَکا کی تربیت اور اہم معاملات پر تبادلۂ خیال کیا اور شُرَکا کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں ہونے والے مدنی کام

● دعوتِ اسلامی کے تحت تین دن "12 مدنی کام کورس" کا انعقاد ہوا جس میں جامعۃ المدینہ کے اساتذۂ کرام اور ناظمین نے شرکت کی۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری نے شُرَکا کو دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہونے کے متعلق خوب ذہن سازی کی ● ... کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں جامعۃ المدینہ کے طلبہ و اساتذۂ کرام اور دیگر ذمہ داران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد حبیب عطاری نے بیان کیا ● ... کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں اجلاس ہوا جس میں مختلف شعبہ جات کے نگران مجالس نے شرکت کی۔ نگرانِ پاکستان انتظامی

کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری نے شرکا کی تربیت کی اور 1440ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اعتکاف کی کارکردگی کا جائزہ لیا جبکہ 1441ھ کے لئے اعتکاف کے اہداف طے کئے • کے تحت مرکزی جامعۃ المدینہ فیصل آباد کے درجہ دورۂ حدیث شریف میں تربیت کا سلسلہ ہوا جس میں طلبۂ کرام نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اسد عطاری مدنی نے آدابِ گفتگو اور علمِ دین کے مقاصد پر سنتوں بھرا بیان کیا۔

مجلس مزارات اولیاء کے ذمہ داران نے ذوالحجۃ الحرام 1440ھ میں 16 بزرگانِ دین کے سالانہ اعراس میں شرکت کی، چند نام یہ ہیں: • تاجدارِ کراچی حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی (کلفٹن کراچی) • حضرت سیدنا حاجی منگھو پیر سلطان حافظ حسن چشتی (منگھو پیر کراچی) • حضرت سیدنا بابو قاسم شاہ بخاری (جزیرہ بابا بھٹ کراچی) • حضرت سیدنا مصری شاہ غازی (خیابانِ بخاری فیز 8 ڈی ایچ اے کراچی) • حضرت بابا بلھے شاہ سید عبد اللہ بخاری (قصور) • حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ (گھکھڑ شریف منڈی بہاؤالدین) • حضرت میاں غلام رسول چشتی صابری دربار عالیہ (ستیانہ روڈ جڑانوالہ فیصل آباد) • صاحبِ سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش (کھڑی شریف کشمیر)۔ مجلس کے تحت مزارات پر قرآن خوانیوں کا سلسلہ ہوا جن میں کم و بیش 1700 عاشقانِ رسول اور بچے شریک ہوئے، 35 مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا جن میں 300 عاشقانِ رسول شریک تھے، محافلِ نعت بھی منعقد کی گئیں جن میں 12500 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مزارات کے اطراف میں 49 مدنی حلقوں، 37 مدنی دوروں، 160 چوک درسوں اور سینکڑوں زائرین پر انفرادی کوشش کے ذریعے نماز اور سنتوں پر عمل کی دعوت کا سلسلہ رہا۔ اس مجلس کے تحت ذوالحجۃ الحرام 1440ھ میں پاکستان بھر میں تقریباً 186 محارم اجتماعات ہوئے جن میں کم و بیش 389 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مدنی انعامات کے 492 رسائل تقسیم کئے گئے اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے تین دن کے لئے تقریباً 1522 اسلامی بھائیوں نے تین دن کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے ذوالحجۃ الحرام 1440ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے سننے والوں کو دعاؤں سے نوازا: (1) یاالله! جو کوئی رسالہ کے صفحات پڑھ یا سن لے اس کو اولاد کے صدمے سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تقریباً 6 لاکھ 63 ہزار 955 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 84 ہزار 672 / اسلامی بہنیں: 2 لاکھ 79 ہزار 283)۔ (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "گھر والے نیک کیسے بنیں" کے 37 صفحات پڑھ یا سن لے اس کو اپنی محبت اور اپنے خوف میں رونے والی آنکھیں عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تقریباً 9 لاکھ 15 ہزار 529 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 63 ہزار 537 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 51 ہزار 992)۔ (3) یاربِّ کریم! جو کوئی رسالہ "پل صراط کی دہشت" کے 35 صفحات پڑھ یا سن لے وہ تیرے فضل و کرم سے بجلی کی سی تیزی سے پل صراط پار کرنے میں کامیاب ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تقریباً 10 لاکھ 18 ہزار 520 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 21 ہزار 486 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 97 ہزار 34)۔ (4) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ " " کے صفحات پڑھ یا سن لے اس پر قبر و آخرت کی منزلیں آسان فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تقریباً 9 لاکھ 82 ہزار 417 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 18 ہزار 336 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 64 ہزار 81)۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں

دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء کے ذِمّہ داران نے ماہِ اگست 2019ء میں کم و بیش 2300 عُلَما و مشائخ اور ائمہ و خطبا سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان:** • استاذُ العلما مفتی محمد ابراہیم قادری (مہتمم جامعہ غوثیہ سکھر) • شیخُ الحدیث مفتی محمد محبُّ اللہ نوری (جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیرپور) • مولانا پیر اجمل رضا قادری (بانی تحریکِ اصلاحِ معاشرہ گوجرانوالہ) • مجاہدُ العلما مفتی احمد میاں برکاتی (مہتمم دارُالعلوم احسنُ البرکات حیدرآباد) • مولانا عبدالعلیم جان سرہندی خلیلی (ناظم دارُالعلوم مجددیہ خلیلیہ عمرکوٹ) • مولانا عبدالغفور غفاری (مدرس مدرسہ فیضُ العلوم بھان سعید آباد سندھ) • مفتی فدا حسین (مدرس جامعہ ضیاءُ العلوم عربیہ اوستہ محمد بلوچستان) • مصنفِ کتبِ کثیرہ مولانا غلام حسن قادری (مدرس مدرسہ حزبُ الاحناف لاہور) • مولانا غلام مصطفٰی مجددی (خطیب جامع مسجد حیات النبی نارووال) • پیر سید شاہد حسین قادری (آستانہ عالیہ چندووال ضلع نارووال) • مفتی محمد حامد فریدی اور مفتی محمد امجد فریدی (مدرس جامعہ صدیقیہ فریدیہ بصیرپور) • مفتی محمد عبدُالقدیر قادری (سینئر مدرس جامعہ رضویہ مظہرُ الاسلام گلستان محدثِ اعظم پاکستان فیصل آباد) • مولانا مفتی ضیاءُ الرحمٰن (مہتمم جامعہ انوارُ القرآن حنفیہ غوثیہ اسکندر آباد ضلع میانوالی) • صاحبزادہ مولانا اخترُ القادری (امام و خطیب جامع مسجد چشتیہ صابریاں عارف والا)۔ **ہند:** • مفتی محمد ہاشم نعیمی (استاذ جامعہ نعیمیہ مراد آباد اترپردیش) • مفتی ولی الدین رضوی (صدر مدرس مدرسہ تمیزیہ اہلسنت آسام) • مفتی محمد قیصر مصباحی (کلکتہ بنگال) • شہزادۂ غازیِ ملّت ہاشمی میاں مولانا سید نورانی میاں اشرفی جیلانی (کچھوچھہ شریف)۔

علمائے کرام کی مدنی مراکز آمد

• مفتی نعیم اختر قادری (مہتمم جامعہ حبیبیہ رضویہ کامونکی) نے فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ • پروفیسر حافظ عطاءُ الرحمٰن رضوی (پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور) نے فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور • رینالہ خورد کے علمائے کرام مفتی محمد عمر فاروقی اور مولانا قاری امین نقشبندی نے فیضانِ مدینہ اوکاڑہ اور مفتی محمد اکبر ہزاروی نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ دارُالسلام ٹنڈوالہیار کا وزٹ کیا۔ مجلس رابطہ کے ذِمّہ داران نے ان عُلَما کو دعوتِ اسلامی اور اس کے شعبہ جات کا تعارف کروایا جس پر عُلَمائے کرام نے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کو سراہا۔ علاوہ ازیں عاشقانِ رسول کے جامعات سے تقریباً 3500 طلبۂ کرام دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شریک ہوئے۔

شخصیات سے ملاقاتیں

دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ کے ذِمّہ داران نے ماہِ اگست 2019ء میں کم و بیش 300 سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: **کراچی:** • وسیم اختر (میئر کراچی) • شفیق احمد (سیکٹر کمانڈر بریگیڈیئر) • کرنل فاروق احمد (ونگ کمانڈر)۔ **راولپنڈی و اسلام آباد زون:** • بیرسٹر چوہدری دانیال • غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے ہوابازی)۔ **لاہور:** • چودھری سرور (گورنر پنجاب) • مجیبُ الرحمٰن شامی (سینئر صحافی و تجزیہ کار)۔ **ملتان زون:** • ڈاکٹر اختر ملک (صوبائی وزیر توانائی) • اقبال لاشاری (ڈی ایس پی ہیڈکوارٹر) • سرفراز (ڈائریکٹر اینٹی کرپشن) • شہریز گجر (ڈی ایس پی) • خالد (ڈی ایس پی)۔ **بہاولپور زون:** • کلیم یوسف (اسسٹنٹ کمشنر لودھراں)۔ **سرگودھا زون:** • رانا شعیب محمود (ڈی پی او خوشاب) • محمد عدیل حیدر (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو) • طارق خان نیازی (ڈپٹی کمشنر چنیوٹ) • کیپٹن حماد پرویز نیازی • بریگیڈیئر ملک اعظم ٹوانہ۔ **سیالکوٹ زون:** • سیف انور (ڈی سی او جہلم) • صابر چھٹہ (ڈی ایس پی جہلم) • طاہر (اسسٹنٹ کمشنر پسرور)۔ **پاکپتن زون:** • احمد کمال مانڈ (ڈپٹی کمشنر ساہیوال) • عبادت نثار (ڈی پی او پاکپتن) • احمد کمال مان (ڈپٹی کمشنر پاکپتن)۔ **رحیم یار خان زون:** • سید برہان الدین (اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچر) • فرخ جاوید (ڈی ایس پی خان پور) • میاں محمد شفیع (ایم پی اے)۔ **ڈیرہ اللہ یار زون:** • محمود نوتیزئی (زونل کمانڈر بلوچستان کانسٹیبلری فورس)۔ **ڈیرہ غازی خان زون:** • اویس دریشک (ایم پی اے راجن پور) • افضل خان (ڈی سی راجن پور)۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

کورسز: مجلس شارٹ کورسز کے تحت اولاد کی بہترین تربیت کرنے کے حوالے سے تین دن پر مشتمل ایک منفرد کورس بنام "تربیتِ اولاد کورس" 12 ستمبر 2019ء سے پاکستان کے بڑے شہروں (کراچی، حیدرآباد، ملتان، فیصل آباد، اسلام آباد اور لاہور) میں کروایا گیا جس میں شریک اسلامی بہنوں کو اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے نکات پیش کئے گئے۔ ◆ 17 ستمبر 2019ء سے پاکستان کے بڑے شہروں (کراچی، حیدرآباد، فیصل آباد، ملتان، لاہور، اور اسلام آباد) میں "فیضانِ عمرہ کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں اسلامی بہنوں کو عمرے کی درست ادائیگی کا طریقہ سکھایا گیا اور مدینۂ منورہ کی حاضری کے آداب سکھائے گئے۔ ◆ K.G تا 8th Class کی بچیوں اور ساڑھے 4 سال سے 7 سال تک کے بچوں کے لئے پاکستان کے 18 جامعاتُ المدینہ اور 31 مدارسُ المدینہ سمیت 724 مقامات پر "فیضانِ حسنین کریمین کورس" کروایا گیا جن میں تقریباً 12 ہزار سے زائد بچوں اور بچیوں نے شرکت کی۔

مدنی انعامات اجتماعات: ◆ مجلس مدنی انعامات کے تحت جولائی اور اگست 2019ء میں پاکستان کے مختلف مقامات کراچی، حیدرآباد، سکھر، ڈگری، میرپور خاص، جیکب آباد، گھوٹکی، نواب شاہ، دادو، بدین، گولارچی، چوہڑ جمالی، سجاول، جاتی، ٹھٹھہ، چھتوچند، لاہور، گوجرانوالہ، ہرنولی، جڑانوالہ، سرگودھا، چنیوٹ، راولپنڈی اور ایبٹ آباد میں تین گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 3500 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

ٹیچرز اجتماعات: شعبۂ تعلیم (اسلامی بہنیں) کے تحت پاکستان کے شہروں، لاہور، حافظ آباد اور گوجرانوالہ میں ٹیچرز اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف سرکاری و نجی تعلیمی اداروں سے تعلق رکھنے والی کم و بیش 400 ٹیچرز اور پرنسپلز نے شرکت کی۔ اجتماعِ پاک میں "ٹیچر کو کیسا ہونا چاہئے؟" کے عنوان پر سنّتوں بھرا بیان کیا گیا جس میں شُرکا کو بنیادی علمِ دین سیکھنے اور اصلاحِ اُمّت میں اپنا کردار ادا کرنے کا ذہن دیا گیا نیز اجتماع میں شریک اسلامی بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے تعارف پر مبنی ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

کورسز: مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن کے تحت 28 جولائی 2019ء سے چٹاگانگ بنگلہ دیش میں "مدنی قاعدہ کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ◆ مجلس شارٹ کورسز (بیرونِ ملک) کے تحت جولائی اور اگست 2019ء میں کویت، ملائشیا، آسٹریلیا، اسپین اور ہند سمیت 185 مقامات پر 3 دن کے "تربیتِ اولاد کورس" منعقد کئے گئے جن میں تقریباً 4216 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ◆ سید پور (اسلام آباد) میں 26 دن کا "مدنی قاعدہ کورس" اختتام پذیر ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ذمّہ دار اسلامی بہن نے کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو درست مخارج کے ساتھ مدنی قاعدہ پڑھنا سکھایا۔

مدنی انعامات اجتماعات: جولائی اور اگست 2019ء میں مجلس مدنی انعامات (بیرونِ ملک) کے تحت مختلف ممالک اور ہند کے مختلف صوبوں اور شہروں میں مدنی انعامات اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں کم و بیش 2755 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ کورسز کے آخر میں کئی اسلامی بہنوں نے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے، ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروانے اور مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے کی نیتیں کیں۔

جشنِ ولادت اس طرح منائیے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اے عاشقانِ رسول! رحمتوں والے آقا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادتِ پاک کے مہینے میں دیگر فرائض و واجبات اور مستحبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ درج ذیل کاموں پر بھی توجہ دیجئے: 1 پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو پانچوں وقت باجماعت مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کیجئے 2 اگر اپنے ذِمّے قضا نمازیں ہوں، زکوٰۃ لازم ہو یا لوگوں کے قرضے ہوں تو جلد تر ادا کیجئے 3 ظاہری، باطنی گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور اپنے ماتحتوں خاص طور پر اپنے گھر والوں، اولاد اور شاگردوں کو بھی گناہوں سے باز رہنے کی تلقین کیجئے 4 تمام عاشقانِ رسول بشمول نگران و ذِمّہ داران ربیعُ الاوّل شریف میں کم از کم تین دن قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں پورا مہینا روزانہ گھر کے اندر (صرف گھر کی اسلامی بہنوں اور محرموں میں) درسِ فیضانِ سنّت جاری کریں، اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں 5 مرد کا داڑھی منڈوانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے (لہٰذا فوراً توبہ کرکے ان گناہوں سے باز آنا واجب ہے)۔ براہِ کرم! ربیعُ الاوّل شریف کی برکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کے لئے ایک مٹھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مستقل شرعی پردہ کرنے کی نیّت کریں 6 پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں کسی خوش آواز عاشقِ رسول کی نعتیں سنئے، بیانات اور نعتیں اتنی دھیمی آواز میں اور اس احتیاط کے ساتھ سنیں کہ کسی عبادت کرنے والے، سوتے ہوئے یا مریض وغیرہ کو تکلیف نہ ہو نیز اذان و اوقاتِ نماز کی بھی رعایت کیجئے (عورت کی آواز میں نعت مت سنئے سنایئے) 7 چراغاں دیکھنے کے لئے عورتوں کا اجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مروّجہ انداز میں مردوں میں اختلاط (یعنی خلط ملط ہونا) انتہائی افسوس ناک ہے 8 کسی غریب بالخصوص سیّد زادے کے گھر ایک دو مہینوں کا راشن ڈلوا دیجئے اور وقتاً فوقتاً ایسے لوگوں کی مدد کرتے رہئے، اللہ پاک نے چاہا تو آپ کے اس عمل کی برکت سے آپ کو سیّدوں کے نانا جان صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے وہ نوازشات نصیب ہوں گی جو آپ کے وہم و گمان سے بھی باہر ہوں گی 9 ہو سکے تو کسی مقروض مسلمان کا سارا قرضہ ادا کر دیجئے ورنہ قرض کی ادائیگی میں اس کی کچھ نہ کچھ مدد کر دیجئے 10 کسی بیمار مسلمان بھائی کا اپنے پلّے سے علاج کروایئے، ہو سکے تو اس کے علاج کا سارا خرچہ ہی اپنے ذِمّے لے لیجئے 11 آج کل بجائے جانے والے دَف (جو کہ عموماً قواعدِ موسیقی کے مطابق ہوتے ہیں) اور میوزک کے ساتھ حمد، نعت، منقبت سننا، سنانا گناہ ہے لہٰذا اس سے بچئے، آقائے دوجہاں صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے آلاتِ موسیقی کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (کنز العمال، 8/157، 99، حدیث: 40682) 12 ربیعُ الاوّل شریف کی چاند رات سے لے کر بارہویں شریف بلکہ تیرہویں تک روزانہ رات عشا کی نماز کے بعد عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مدنی مذاکرہ ہوتا ہے، ہو سکے تو شروع کے 12 دن یہیں فیضانِ مدینہ میں آکر ٹھہر جایئے، یہ نہ ہو سکے تو جن سے بن پڑے روزانہ رات میں شرکت فرمائیں ورنہ کم از کم مدنی چینل پر تو دیکھنے اور سننے کی ضرور کوشش کیجئے۔

اللہ کریم ہمیں ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جشنِ ولادت دھوم دھام سے منانے اور ان کی سیرتِ مبارکہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون "صبحِ بہاراں" رسالے اور دیگر کتب و رسائل سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
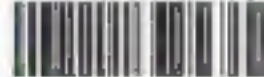
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net